

كذالك نَصَرَفُ الْاَيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَشَكَّرُونَ الْقُرْآنِ

كَذَلِكَ نَصَرَفُ الْاَيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لِقَوْمٍ يَتَشَكَّرُونَ

أرْدُ وشرح إرشاد الصَّرفِ

أزافات

شيخ الصَّرفِ والخوضت مولانا الصَّرفِ خان

مُهْتَمِ مَدْرَسَةِ عَرَبِيَّةِ بِمَجَالِ الْعِلْمِ تَوْحِيدِ أَبَادِ

تَرْتِيْب وَتَرْتِيْب

حَضْرَتِ مَوْلَانَا عَبِيْدُ اللَّهِ خَضْرِي فَاضِلٌ رِيْبِي

نَاشِرِ

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

بکس ۱۴، شہر خضدار بلوچستان پاکستان فون: ۸۶۴۳۱۴

كَلِمَاتُ الْبِقَرَاتِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي

كَنْزُ النِّوَابِ

فِي
لِقَوَائِنِ وَأَمْصَلِ

أُرْدُو شَرْحُ: إِشَادَةُ الصَّرْفِ

ازافات

شیخ الصَّرف والتَّحْقِيقِ مولانا نصر اللہ خان
مہتمم مدرسہ ترقیۃ العلوم توحید آباد

ترتیب و تراویح

حضرت مولانا عبید اللہ خنداری فاضل دیوبند

ناشر

مدرسۃ العلوم الشرعیۃ کوشک

بکس ۱۳۳ شہر خضدار بلوچستان فون ۳۱۳۳۱۴



نام کتاب:	کنز النوار فی القوائین و المصادر
تصنیف:	مولانا عبید اللہ خضداری
طبع اول:	جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع دوم	تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع سوم	تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع چہارم	تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع پنجم	تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)
طبع ششم	تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)
ناشر	مدرستہ العلوم الشرعیۃ
مطبوعہ	الجنت پرنٹنگ پریس کراچی
	فون نمبر: ۳۲۰۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷۷
کتابت	عیسی سرمازی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

منہ کے پتے

- ۱- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰
- ۲- مولانا حافظ محمد احسن مدرسہ توحید آباد پوسٹ حیم آباد تحصیل صادق آباد، حیم یارخان
- ۳- قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
- ۴- مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کونٹ
- ۵- فاروقیہ کتب خانہ مسجد روڈ شہر خضد ریلوچستان

پیش لفظ



اللہ رحمن ورحیم کالاکھ لاکھ احسان ہے جس نے بندۂ حقیر کو کثر النواذیر فی القوانین و المصاڈیر (شرح ارشاد الصراف حصہ قوانین) کے لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ ارشاد الصراف کی آج تک بہت سی شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی جس قدر زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے کم ہے۔ بعض مخلص دوستوں کے اصرار پر میں نے اس کارِ عظیم کے لیے قلم اٹھانے کی جرأت کی۔ بایں ہمہ وہ حرفِ آخر نہیں۔ اس میں صواب وخطا کا احتمال ہے۔ اصلاحی مشورہ قبول کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا۔ کیونکہ راقم کی حیثیت علمی میدان میں ایک طالب علم کی ہے۔ اگرچہ بتقاضائے قلب استعداد و فقدانِ مہارت کہیں غلطی ہوگئی تو مطلع کرنے پر دعا گو ہوں گا۔

تحریر مسائل میں زیادہ تر مدار نواذیر الاصول، فیوض عثمانی ما یغنیك فی الصروف۔ نغزک۔ بہتال رہی ہے۔ خواص الابواب، مصباح اللغات اور مصاڈیر انجاد الصراف سے ماخوذ بتلخیص ہیں اور بعض دیگر کتب سے بھی امداد لی گئی ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں مشغلہ طلب علم کو اہم المشاغل یقین کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اہل علم کے لیے نافع و مفید ثابت ہو۔ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بقدر وسع در اصلاح کوشند
اگر اصلاح نتوانند پوشند

عبیدۃ عبید اللہ عفا اللہ عنہ
خضدار بلوچستان



مُقَدِّمَةُ ارشادِ الصِّرفِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُؤْمِنُونَ بِالتَّصْرِيفِ الْمَنْعُوتِ بِالتَّخْفِيفِ الَّذِي إِنْعَامُهُ
مُحْتَجٌّ عَلَى الْعِبَادِ غَيْرِ مُعْتَلٍ بِعِلَلِ طَاعَاتِ الْعِبَادِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى
مُحَمَّدِ الْمُصَافِحِ تَدْرُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ الْأَمْجَادِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ
هُمْ غَيْرُ مَهْمُوزٍ سَجَايَاهُمْ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ -

امَّا بَعْدُ ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے سات چیزوں کا جاننا ضروری ہے :

(۱) مقامِ علم (۲) تعریفِ علم (۳) موضوعِ علم (۴) غرضِ علم (۵) واضعِ علم (۶) وجہ تسمیہ

کتاب (۷) مصنفِ کتاب

سوال : ان سات چیزوں کا جاننا کیوں ضروری ہے ؟

جواب : مقام کے معنی مرتبہ - مقام کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ پڑھنے میں مزید شوق پیدا ہو۔

تعریف کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ طلبِ مجہولِ مطلق لازم نہ آئے۔

موضوع کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ مقصود اور غیر مقصود میں امتیاز ہو جائے۔

غرض کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ سعی مبتدی عبث نہ ہو۔

واضع کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ اس کی شان و شوکت دل میں بیٹھ جائے اور محنت کرنے میں

مزید دل چسپی پیدا ہو۔

وجہ تسمیہ کتاب کا جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ مذکورہ کتاب کے لیے اس نام کا تجویز کیوں

عمل میں لایا گیا ہے۔

مصنف کا نام جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ اس کے مرتبہ علمیت سے کتاب کی اہمیت معلوم ہو کہ اس کتاب کا

مصنف جو اتنے مرتبہ والا ہے تو اس کی تصنیف کردہ کتاب بھی اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ ایسے ہی علم صرف کے شروع کرنے سے پہلے ان سات چیزوں کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

مقام علم الصرف الصَّوْفُ أَمْرُ الْعُلُومِ علم صرف جمع علوم کے لئے بمنزلہ ماں کے ہے یعنی باعتبارِ ضرورت و اہمیت نہ باعتبارِ شان و فضیلت۔

تعریف علم الصرف الصَّوْفُ عِلْمٌ بِأَصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَيْبِيَةِ الْكَلِمَةِ الثَّلَاثِ مِثْلِ حَيْثِ الْأَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالْتَعْلِيلِ

ترجمہ : علم صرف نام ہے ایسے چند قوانین کا جن کے ذریعے سے تین کلموں کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں باعتبارِ اصل بنا و تعلیل کے۔

موضوع علم الصرف : الْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيغَةِ وَالْبِنَاءِ كَلِمَاتُ لُغَتِ عَرَبٍ بِاعْتِبَارِ صِيغَةٍ أَوْ رِبَاءٍ كَـ

غرض علم الصرف : صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَايَا فِي الصِّيغَةِ ذَهْنٌ كَوَيْجَانَا صِيغَةٍ كِي غَلَطِي سَـ

واضع علم الصرف : حضرت معاذ بن مسلم الہروی رحمۃ اللہ علیہ (بقول اکثر) (قانونچہ شاہ جالی)

وجہ تسمیہ کتاب : ارشاد الصرف کا معنی راستہ دکھلانے والا علم صرف کا۔ اِرْشَادٌ مُصَدَّرٌ

بمعنی اسم فاعل مُرْشِدٌ۔ الصَّوْفُ كَامُضَافٍ لِفِعْلِ عِلْمٍ مَحْذُوفٍ هُوَ۔ تقدیر عبارت یوں ہے

مُرْشِدٌ... عِلْمِ الصَّوْفِ۔ یعنی یہ کتاب علم صرف کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔

مصنف کتاب : حضرت مولانا خدابخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعةً۔ اسکے خلاف بات غیر محقق ہے۔

لہ صرف کے لغوی معنی پھیرنا۔ اصطلاحی معنی تحویل الأصل الواحد (المصدر) الى أمثلة مختلفة مختلفَةٍ لِجُصُولِ الْمَعَانِي الْمُتَوَرَّةِ۔

لہ تعریف کا لغوی معنی مَا يُعْرَفُ بِهِ الشَّيْءُ۔ اصطلاحی معنی مَا يُمَيِّزُ بِهِ الشَّيْءَ عَنِ جَمِيعِ مَا عَدَاهُ۔

لہ موضوع کا لغوی معنی رکھا ہوا۔ اصطلاحی معنی مَا يُبْحَثُ فِي الْعِلْمِ عَنِ عَوَارِضِهِ الدَّائِمَةِ۔

لہ غرض کا لغوی معنی مطلوب۔ اصطلاحی معنی مَا يَكُونُ بَاعِثًا لِلْفِعْلِ۔

چند اصطلاحاتِ مستعملہ

لغت - لغت کا لغوی معنی بولی۔ اصطلاحی معنی مَا يُعْبَرُ بِهِ كُلُّ قَوْمٍ عَنِ أَعْرَاضِهِمْ۔
 اصطلاح - اصطلاح کا لغوی معنی صلح کرنا۔ اصطلاحی معنی اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوصٍ عَلَى أَمْرٍ مَخْصُوصٍ
 صیغہ - صیغہ کا لغوی معنی سونے کو پچھال کر قالب میں ڈالنا۔ اصطلاحی معنی وہ شکل جو حروفِ حرکات
 و سکناات کو ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو جیسے ض۔ ر۔ ب بعد از ترتیبِ حروفِ حرکات و سکناات ضَرَبَ ہوا۔
 منصرف - وہ ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین آئیں۔
 غیر منصرف - غیر منصرف وہ ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئیں۔ یعنی موضعِ جر میں ہمیشہ مفتوح ہوگا۔
 معرب - معرب وہ ہے جس کا آخر "عالم" کے مختلف ہونے ... سے "بدلے"۔
 تنوین - هِيَ نُونٌ سَاكِنَةٌ تَتَّبِعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ لِأَنَّ كَيْدَ الْفِعْلِ يَعْنِي وَهُ نُونٌ سَاكِنٌ
 کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہر فعل کے تاکید کے لئے نہ ہو اور یہ نون صرف پڑھنے میں آتا ہے۔ لکھنے میں نہیں آتا۔

حروفِ جارہ - حروفِ جارہ شترہ ہیں ۔

بَاو۔ تَاو۔ كَاو۔ لَام۔ وَاو۔ مَنذو۔ مَنذ۔ خَلَا
 رُبْتُ۔ حَاشَا۔ مَن۔ عَدَا۔ فَي۔ عَن۔ اَلِي۔ حَتَّى۔ عَلَي

حروفِ نداء - حروفِ نداء پانچ ہیں : يَا۔ اَيَا۔ هَيْتَا۔ اَيُّ۔ ہمزہ مفتوحہ یعنی اُ

اِنَّ وَ لَمْ۔ لَنَّا وَ لَامٌ اَمْرٌ، لَآتِي نَهْيٌ
 حروفِ جازمہ - پنج حرف این جازم فعل اندہر یک بے دعا

اَنَّ وَ لَنْ پَس سَتَّ۔ اِذَنْ اِن چار حرف معتبر
 حروفِ ناصبہ - نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

بدان اَسْعَدَكَ اللهُ تَعَالَى فِي الدَّارَيْنِ کہ کلمات لغت عرب
برسہ قسم است۔ اسم است، وفعل است، وحرف است، اسم
چون رَجُلٌ وَفَرَسٌ، وفعل چون ضَرَبَ وَدَحْرَجَ، وحرف چون مِنْ وَإِلَى

تشریح

- سوال : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حمد سے اپنی کتاب کی آغاز کیوں نہیں کی ؟
جواب : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ہی حمد ہے۔
سوال : مصنفؒ ابتداء میں بدان کا لفظ کیوں لایا ؟
جواب : طالب علم کو ہوشیار اور خبردار کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔
سوال : مصنفؒ نے بدان کہا بہین یا بشنو وغیرہ کیوں نہیں کہا ؟
جواب : بدان کا تعلق دل سے ہے، کسی چیز کا دل سے جاننا سب سے اولیٰ ہے۔
سوال : جب کتاب فارسی زبان میں ہے تو جملہ دعائیہ اَسْعَدَكَ اللهُ الإعرابی زبان میں کیوں لایا ؟
جواب : (۱) عربی زبان میں دعاء خداوند قدوس جلد قبول فرماتے ہیں

- سوال : لغت کے ساتھ عرب کی قید کیوں لگائی جبکہ تمام لغات کے کلمات تین قسم پر ہیں ؟
جواب : عرب کی تخصیص مقصود کے اعتبار سے ہے ورنہ کوئی زبان ان تین قسموں سے خالی نہیں۔

سوال : کلمات کو تین قسموں میں کیوں بند کیا ؟

جواب : کلمات کو تین قسموں میں بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے گا یا نہ اگر نہیں تو وہ حرف ہے اگر بذات خود دلالت کرے گا ”یعنی وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہوگا“ تو پھر دو حال سے خالی نہیں یعنی وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ

سے حدیث پاک میں عربی زبان میں دعاء مانگنے کی ترغیب آئی ہے الدُّعَاءُ بِلِسَانِ الْعَرَبِيَّةِ أَسَدَعُ

کے ساتھ متصل ہوگا یا نہ اگر نہ ہوگا تو وہ اسم ہے اگر ہوگا تو وہ فعل ہے۔

سوال : مصنف نے یہاں اسم کو مقدم کیوں کیا جبکہ دوسروں نے فعل کو مقدم کیا ہے ؟
جواب : یہ مصنف کی مسامحت ہے۔

واسم برسه قسم است ثلاثی و رباعی و خماسی۔ ثلاثی سه حرفی را
گویند چون زید، رباعی چهار حرفی را گویند چون جعفر و خماسی
پنج حرفی را گویند چون سفر جیل۔ و فعل بر دو قسم است ثلاثی و
رباعی۔ ثلاثی چون ضرب و رباعی چون دحج۔

تشریح

قولہ اسم برسه قسم است۔ یہاں سے اسم ممکن جامد کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ یعنی اسم جامد
متمکن باعتبار تعداد حروف اصلیہ کے تین قسم پر ہے (۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی
ثلاثی الخ بضم ثا یہ ثلاثة "بفتح ثا" کی طرف منسوب ہے اور ثلاثی کا ضمہ نسبت کی وجہ سے ہے۔
اسی طرح رباعی۔ خماسی ہر ایک اربعۃ اور خمسۃ کی طرف منسوب ہیں۔

سوال : اسم احادی اور ثنائی بھی ہوتا ہے جیسے کاف خطاب اور ما۔ من پس ان کو
ذکر کیوں نہیں کیا ؟

جواب : یہ اسماء غیر متمکنہ ہیں اور اس جگہ تقسیم اسم متمکن کی ہے۔

سوال : واضع نے اسم سداسی کو وضع کیوں نہیں کیا ؟

لہ مصنف نے ان اقسام کا تقسیم اسم جامد کو قرار دیا نہ کہ مطلق اسم معرب کو اس لئے کہ مصدر خماسی نہیں ہوتا ہے اور اسم معرب کی
اقسام ثلاثی کی طرف تقسیم اس امر کو مقتضی ہے کہ مصدر خماسی ہو۔

جواب : (۱) ایک تو ثقل سے بچنے کی خاطر (۲) التباس سے بچنے کی خاطر کیونکہ کلمہ کی صالح بنا کم از کم تین حرف پر ہوتی ہے تو سدا سی کی صورت یہ وہم پڑتا کہ یہ ایک... کلمہ ہے یا دو... کلمے ہیں۔
قولہ فعل برد و قسم است : فعل سے مراد متصرف ہے۔ فعل اور مصدر اور اسم مشتق دو قسم پر ہیں (۱) ثلاثی (۲) رباعی۔

فعل ثلاثی کی مثال جیسے ضَرَبَ - فعل رباعی کی مثال جیسے دَحْرَجَ -
 مصدر ثلاثی کی مثال جیسے ضَرَبَ - مصدر رباعی کی مثال جیسے دَحْرَجَ
 اسم مشتق ثلاثی کی مثال جیسے ضَارِبٌ - اسم مشتق رباعی کی مثال جیسے مَدْحُوجٌ

سوال واضح نے فعل خماسی کیوں وضع نہیں کیا ؟

جواب اگر فعل خماسی وضع کیا جاتا تو اس کے ساتھ جب ضمیر مرفوع متصل لاحق ہوتا تو وہی دو ضربیاں لازم آتیں جو کہ اسم سدا سی کو وضع کرنے میں لازم آتی تھیں۔

بدان کہ میزان در کلام عرب فاعلین و لام است

تشریح

سوال : میزان کو کلام عرب کے ساتھ خاص کیوں کیا ؟

جواب : میزان کی عرب کے ساتھ تخصیص بوجہ مقصد کے ہے۔

سوال : میزان کی عرض کیا ہے ؟

جواب : میزان سے حروفِ اصلیہ اور زوائد کو جدا کرنا مقصود ہے نہ کہ پہچاننا۔

سوال : میزان کے لئے انیس حروفِ ہجاییں سے فاعلین لام کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے ؟

لہ فعل مع اپنے تمام قسموں کے اور تمام اسماء جو فعل سے مشتق ہوتے ہیں اور مصدر دو قسم پر ہیں : ثلاثی اور رباعی نہ کہ خماسی اس لئے کہ فعل تہرّف اور لُحوقِ ضائر کے لحاظ سے اسم سے ثقیل ہے اور جب کہ فعل خماسی الاصل نہیں لہذا مصدر اور مشتقات جو اس کے تابع ہیں نیز خماسی الاصل نہ ہوں گے۔

جواب : حروف باعتبار مخارج کے تین قسم ہیں شفوی وسطی حلقی۔ میزان کے لئے ان میں سے ایک ایک حرف لیا تو کل تین ہوئے یعنی شفوی میں فا، حلقی میں سے عین، وسطی میں سے لام۔

سوال : شفوی، وسطی، حلقی میں اور حروف بھی تھے پھر ان کی تخصیص کیوں کی گئی؟

سوال : پہلے فا پھر عین پھر لام اس طرح ترتیب دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب : میزان کے لئے ایسے کلمہ کی ضرورت تھی جو اعم الافعال ہو یعنی تمام فعلوں (کاموں) کو شامل ہو۔ جب ان حروف کو اس ترتیب سے رکھا گیا تو کلمہ بن گیا، فعل بمعنی کام تو اب جہان میں جتنے بھی کام ہوں گے سب کو لفظ فعل شامل ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ مقصد ان حروف سے اور اسی ترتیب سے پورا ہوتا تھا اسی وجہ سے میزان کے لئے ان حروف کو اسی ترتیب سے خاص کیا گیا۔

سوال : میزان کے لئے وزن ثلاثی کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

جواب : اگر میزان رباعی ہوتا تو ثلاثی کے وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا اگر خماسی ہوتا تو رباعی کا وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا، ثلاثی کا وزن نکالتے وقت دو حرف کم کرنے پڑتے تو کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

و حروف بردو قسم است حرف اصلی و حرف زائدہ، حرف اصلی آن
است کہ در مقابلہ فا و عین و لام بود چون ضَرْبَ بَرُوزِنِ فَعَلَّ و حرف
زائد آن است کہ در مقابلہ این حرف نبود چون اَکْرَمَ بَرُوزِنِ اَفْعَلَّ

تشریح

حروف دو قسم پر ہیں : (۱) حرف اصلی (۲) حرف زائدہ

حرف اصلی حرف اصلی وہ ہے جو مجرد و مزید فیہ سب گردانوں میں آئیں یعنی ماضی مضارع اسم فاعل اسم مفعول، جہد امر نہی اسم ظرف جیسے ضَرْبَ "اب ضاد را با ساریہ گردانوں میں موجود ہوں گے" یَضْرِبُ مَضْرُوبٌ وغیرہ۔

حکم حرف اصلی یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کے مقابلہ میں فا، عین، لام کو لائیں گے جیسے
ضَرَبَ بِرُوزِنٍ فَعَلًا، يَضْرِبُ بِرُوزِنٍ يَفْعَلُ الخ۔

حروفِ زائدہ وہ ہیں جو اسی باب کی سب گردانوں میں نہ آئیں بلکہ کہیں موجود ہوں اور کہیں موجود نہ ہوں
جیسے يَضْرِبُ کا یا ضَارِبٌ میں نہیں ضَارِبٌ کا الف ضَرَبَ میں نہیں الخ
حکم حرفِ زائدہ یہ ہے کہ وزن نکالتے وقت ان حروف کو فا، عین، لام کے مقابلہ میں نہیں لائیں گے
بلکہ خود اپنی جگہ پر آئیں گے جیسے يَضْرِبُ بِرُوزِنٍ يَفْعَلُ میں یا۔ ضَارِبٌ بِرُوزِنٍ فَاعِلٌ میں الف
خود اپنی جگہ پر آتے ہوئے ہیں۔

حروفِ زائدہ کی پہلی تقسیم

حروفِ زائدہ دو قسم پر ہیں : (۱) اپنے ماقبل کی جنس میں سے ہوگا (۲) یا اپنے ماقبل کی جنس میں سے نہ ہوگا
قسم اول کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کا زائدہ حرفِ ہجا کے اُن تیس حروفوں میں سے ہو سکتا ہے اور وزن نکالتے
وقت میزان میں سے جو حرف اس کے ماقبل کے مقابلہ میں ہے وہی حرف اس زائدہ کے مقابلہ میں آئے گا یعنی
یہ زائدہ اس حرفِ اصلی کے تابع ہوگا جیسے جَلَبَبَ بِرُوزِنٍ فَعَلًا یا اول اصلی ہے اس کے مقابلہ
میں لام ہے، یا دوم زائدہ ہے اس کے مقابلہ میں بھی لام "...." لائیں گے
قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کا زائدہ حرفِ سَلَّمَؤَنِہَا کے حروفوں میں سے ہوگا اور موزوں میں جس شکل
پر حرفِ زائدہ ہے وزن میں بھی اسی شکل پر آئے گا جیسے ضَارِبٌ بِرُوزِنٍ فَاعِلٌ۔

حروفِ زائدہ کی دوسری تقسیم

حروفِ زائدہ کی تین قسمیں ہیں (۱) زائدہ برائے اشتقاق (۲) زائدہ برائے نقل باب (۳) زائدہ برائے الحاق

۱۔ حروفِ زائدہ کے پہچاننے کے تین طریقے ہیں : (۱) اشتقاق (۲) غلبہ (۳) عدم النظر۔

اشتقاق : جو حرف گردان میں کہیں ہو اور کہیں نہ ہو جیسے ضَرَبَا میں الف، ضَرَبُوا میں واو، ضَرَبْتُ میں تا الخ

غلبہ : جو حروف خاص مقام پر زائدہ ہوتے ہیں جیسے تا جو حالتِ وقف میں ما ہو جاتی ہے جبکہ اس تا سے پہلے تین حرف
ہوں جیسے حَبَبَةٌ بِرُوزِنٍ فَعَلَةٌ یا جیسے الف و لون زائدہ تاں جو کہ آخر کلمہ میں زائدہ ہوتے ہیں جبکہ ان سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

زائدہ ہر اے اشتقاق اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے ضَرَبَ (ماضی) سے یَضْرِبُ (مضارع) بناتے وقت یا زیادہ کیا گیا ہے۔

زائدہ ہر اے نقل باب : اس کو کہتے ہیں ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے جیسے کَرُمَ (مجرد) سے اَكْرَمَ (مزید) بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ ہر اے الحاق : اس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہوزن کرتے وقت کسی حرف کا اضافہ کیا جائے جیسے جَلَبَ کو دَحْجَجَ کے ہوزن کرنے کی خاطر دوسری با بڑھا کر جَلَبَبَ کر دیا۔

پہچان قسم اول : جو زائدہ ماضی معلوم کے صیغہ واحد مکرر غائب میں نہ ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تاہم زائدہ ہے جو کہ ضَرَبَ میں نہیں۔

پہچان قسم دوم : جو حرف زائدہ صیغہ واحد مکرر غائب ماضی معلوم مزید میں ہو اور اس کے مادہ مجرد میں نہ ہو، جیسے اَكْرَمَ (مزید) میں ہمزہ کو رَمَ (مجرد) سے زائد کیا گیا ہے۔

پہچان قسم سوم : اس کا کوئی خاص طریقہ نہیں کیونکہ اس کا تعلق زیادہ سماع سے ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں زوائد اشتقاق اور زوائد نقل باب غرض معنوی کے لئے لائے جاتے ہیں اور زوائد الحاق غرض لفظی کے لئے لائے جاتے ہیں یعنی رعایت وزن و سجع الحاق سے صرف وزن کی مطابقت مقصود ہوتی ہے۔

فائدہ : صرف کے ہاں زوائد میں سے زائدہ نقل باب اور زائدہ الحاق کا زیادہ اعتبار ہے۔

و حرف اہلی در ثنائی سہ است فَا وَعَيْنَ وَيَك لَامِ چُون ضَرَبَ بَرُوژِنِ
فَعَلَ و حرف اہلی در رباعی چہار است فَا وَعَيْنَ و دُو لَامِ چُون دَحْجَجَ
بَرُوژِنِ فَعَلَّ و حرف اہلی در خماسی پنج است فَا وَعَيْنَ و سہ لَامِ چُون
بَحْمَرِشْ بَرُوژِنِ فَعَلَّلِ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پہلے تین حرف ہوں جیسے سُلْطَانِ بَرُوژِنِ فَعَلَّوْجِ

عدم النظیر : اگر ہم اس کلمہ کے جملہ حروف کو اہلی سمجھ کر وزن نکال لیں تو ایسا وزن حاصل ہو کہ عربی لغت میں اس جیسا اور کلمہ نہ ہو جیسے قَرْنَفُجْ اس کے جملہ حروف اہلی تصور کرنے کے وقت اس کا وزن ہوگا، فَعَلَّلُ جو کہ عربی لغت میں معدوم ہے تو لہذا معلوم ہوا کہ زائدہ ہے اب وزن ہوگا فَعَلَّلُ۔ یہ ایک درخت کا نام ہے۔

تشریح

حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فا عین ایک لام اور رباعی میں چہار ہیں فا، عین، دو لام اور خماسی میں پانچ ہیں فا، عین، تین لام

سوال : رباعی اور خماسی میں لام کو تکرار سے کیوں لائے فا یا عین کو تکرار سے کیوں نہیں لائے ؟

جواب : زیادتی ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے تو لام آخر میں تھا اس لئے لام کو تکرار سے لائے۔

ثلاثی برد قسم است، ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ۔ ثلاثی مجرد آن است کہ بر سہ حرف اہلی او چیزے زیادہ نہ بود چون ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ و ثلاثی مزید فیہ آن است کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون اَکْرَمَ بروزنِ اَفْعَلَ و رباعی نیز برد قسم است رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ، رباعی مجرد آن است کہ بر چہار حرف اہلی او چیزے زیادہ نہ بود چون دَحْرَجَ بروزنِ فَعَلَلْ و رباعی مزید فیہ آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون تَدَحْرَجَ بروزنِ تَفَعَّلَلْ خماسی نیز برد قسم است خماسی مجرد و خماسی مزید فیہ، خماسی مجرد آن است کہ بر پنج حرف اہلی او چیزے زیادہ نہ بود چون جَحَمَرِشْ بروزنِ فَعَلَّلَلْ خماسی مزید فیہ آن است کہ بر پنج حرف اہلی او چیزے زیادہ بود چون خَحَدَرِشْ بروزنِ فَعَلَّلِلَلْ۔

تشریح

فائدہ : فعل ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید کا دار و مدار ماضی کے صیغہ واحد مکرر غائب پر ہے یعنی صیغہ واحد مکرر غائب ماضی کے تین حرف اصلی ہیں اور کوئی حرف زائد نہیں تو ساری گردان ثلاثی مجرد کہلائے گی جیسے ضَرَبَ اگر تین حرف اصلی سے اور کوئی حرف زیادہ ہے تو ساری گردان ثلاثی مزید کہلائے گی جیسے اَکْرَمَ کیونکہ زوائد اشتقاق

کا مجرد مزید کے مسئلہ میں سے کوئی اعتبار نہیں۔ رباعی مجرد و مزید کی شرح کو ثلاثی مجرد و مزید کی شرح پر قیاس کرو۔

فائدہ : فعلوں میں حروف اصلی و زوائد مل کر چھ تک ہو سکتے ہیں اور اسموں میں سات تک ہو سکتے ہیں۔
فعل ثلاثی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے اَکْرَمَ بَرُوْزَنَ اَفْعَلَ۔ دو حرف زائد ہوں
جیسے تَضَارَبَ بَرُوْزَنَ تَفَاعَلَ تین حرف زائد ہوں جیسے اِسْتَخْرَجَ بَرُوْزَنَ اِسْتَفْعَلَ۔

فعل رباعی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے تَدَخَّرَجَ بَرُوْزَنَ تَفَعَّلَ دو حرف زائد ہوں جیسے
اِحْرَجَمَ بَرُوْزَنَ اِفْعَنَلَ۔

اسم جامد ثلاثی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے حِمَاؤُ بَرُوْزَنَ فِعَالٌ۔ دو حرف زائد ہوں جیسے
سُلْطَانٌ بَرُوْزَنَ فُعْلَانٌ تین حرف زائد ہوں جیسے قَلَسُوْةٌ بَرُوْزَنَ فَعَنَلُوْةٌ۔
تین حرف اصلی اور چار زائد کی اسم جامدہ میں مثال اب تک نظر سے نہیں گزری

اسم جامد رباعی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے صُنْدُوْقٌ بَرُوْزَنَ فُعْلُوْلٌ دو حرف زائد ہوں
جیسے عَنَكِبُوْتُجٌ بَرُوْزَنَ فَعَلَلُوْتُجٌ تین حرف زائد ہوں جیسے عَبُوْثَرَانٌ بَرُوْزَنَ فَعَوَلَلَانٌ۔
اسم جامد خماسی کی امثلہ : ایک حرف زائد ہو جیسے خَنَدَرِيْسٌ بَرُوْزَنَ فَعَلَلِيْلٌ دو حرف زائد ہوں
جیسے اِصْطَفَلِيْنَ بَرُوْزَنَ فِعَلَلِيْنَ بمعنی گاجر۔

اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد : اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ تھے یعنی تین حرکتیں
فَا کلمہ میں فتمہ، فتح، کسرہ باقی سکون بوجہ ابتدا محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمالات فتمہ، فتح، کسرہ،
سکون۔ لام کلمہ چونکہ محل اعراب ہے لہذا اس کے حرکت کا اعتبار نہیں۔ تو فَا کلمہ کی تین احتمالوں کو عین

سہ فتبیہ : کوئی فعل چھ حرف سے تجاوز نہیں کرے گا تائے تانیث، علامت تثنیہ و جمع وغیرہ غیر معتبر مانی گئی ہیں۔ پس
اِسْتَخْرَجْتُ يَسْتَخْرِجَانِ يَسْتَخْرِجُوْنَ جیسے کلمات سے جو چھ حرف زائد پر مشتمل ہیں اعتراض وارد نہیں ہوگا ۱۲
سہ جاننا چاہئے کہ سات حروف سے مراد ما سوائے تَا تانیث اور اَل تانیث اور يَا نسیت اور يَا تصغیر اور علامت تثنیہ و جمع
ہیں۔ لہذا مَسْتَخْرِجَانِ مَسْتَخْرِجَاتٍ جیسے کلمات سے کہ یہ آٹھ یا نو حرف تک پہنچ گئے ہیں کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا ۱۲

کلمہ کی چار احتمالات سے ضرب دینے سے بارہ احتمالات بنتے ہیں مگر استعمال میں دس ہیں وہ یہ ہیں :

فَعْلٌ جیسے قَلَسٌ ۱۱ فَعْلٌ جیسے قَرَسٌ ۱۲ فَعْلٌ جیسے كَتَفَعْلٌ ۱۳ فَعْلٌ جیسے عَضِدٌ ۱۴ فَعْلٌ جیسے جَبَرٌ ۱۵ فَعْلٌ جیسے عَيْبٌ ۱۶ فَعْلٌ جیسے اِسْلٌ ۱۷ فَعْلٌ جیسے فُضِلٌ ۱۸ فَعْلٌ جیسے صُرِدٌ ۱۹ فَعْلٌ جیسے عُنُوٌ ۲۰

دو احتمال بوجہ ثقل کے استعمال نہیں ہوئے وہ یہ ہیں : فَعْلٌ ضمہ فا و کسرہ عین، فَعْلٌ کسرہ فا ضمہ عین

اوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ : ثلاثی مزید "اسم جامد" عند المحققین غیر محدود ہیں، صرف نام سیبویہ نے تین سو اٹھ بتلائے ہیں۔

اوزان اسم جامد رباعی مجرد : اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان باعتبار قیاس کے اڑتالیس وزن ہوتے ہیں اس لئے کہ فاکلمہ کی تین احتمال ہیں اور عین کلمہ کی چار احتمال پس تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن ہوتے ہیں۔ اور پھر لام اول کے چار احتمال ہیں پس بارہ کو چار میں ضرب دینے سے اڑتالیس وزن ہوتے، لیکن استعمال میں پانچ وزن ہیں۔ فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ ۱۲ فَعْلَلٌ جیسے زَبْرَجٌ ۱۳ فَعْلَلٌ جیسے بَرَشْنٌ ۱۴ فَعْلَلٌ جیسے دَرَهْمٌ ۱۵ فَعْلَلٌ جیسے قِمَطَرٌ ۱۶

اوزان اسم جامد رباعی مزید فیہ : اسم جامد رباعی مزید کے اوزان کو محققین نے کثرت کی وجہ سے ضبط نہیں کیا ہے۔

اوزان اسم جامد خماسی مجرد : اسم جامد خماسی مجرد میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے ہیں وہ یوں کہ لام ثانی کے چار احتمالات رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزان سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے احتمالات ہو جاتے ہیں لیکن استعمال میں صرف چار اوزان ہیں۔ فَعْلَلَلٌ جیسے سَفْرَجَلٌ ۱۲ فَعْلَلَلٌ جیسے قُدْعَمَلٌ ۱۳ فَعْلَلَلٌ جیسے جَحْمَرَشٌ ۱۴ فَعْلَلَلٌ جیسے قِرْطَعَجٌ ۱۵

اوزان اسم جامد خماسی مزید فیہ : اسم جامد خماسی مزید فیہ کے اوزان پانچ ہیں۔ فَعْلَلَلُولٌ جیسے

۱۱ یہ چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن تین ماٹھ ایک رتی ایک بڑ پانچ ہوتی ہے ۱۲ یہ ایک پرندہ ہے جسے لٹوا کہتے ہیں ۱۳

غَضْرَفُوْطٌ ، فُعَلِّلَيْلٌ جِیے خُذَّ عَيْدِيْلٌ ، فِعْلَلُوْلٌ جِیے قِرْطَبُوْسٌ ، فَعَلَّلَالِي جِیے
 چھپکلی ۱۲ باطل چیز ۱۲ ناقہ بزرگ و مصیبت ۱۲
 قَبَعَثْرِي ، فَعَلَّلِيْلٌ جِیے خُنْدَرِيْسِيْ . دِیگر اوزان شاذ ہیں۔
 پچھرا شتر لاغر ۱۲ پرانی شراب ۱۲

بدانکہ جملہ اقسام اسم و فعل از ہفت اقسام بیرون نیست - بیت
 صحیح است و مثال است و مضاعف : لفیف و ناقص و مہوز و اجوف
 صحیح آن است کہ مقابلہ فا و عین و لام اسم یا فعل حرف علت و ہمزہ و تضعیف
 نہ بود چون ضَرِبَ ضَرْبًا بَرُوْزًا فَعَلَ فَعَلٌ و حرف علت سہ است
 و آو ، الف ، یا - چون جمع کنی وائے شود - مہوز آن است کہ دروے ہمزہ
 مقابل فا یا عین یا لام اسم یا فعل بود و آن برسہ قسم است مہوز الفاء و
 مہوز العین و مہوز اللام - مہوز الفاء آن است کہ مقابلہ فاکلمہ اسم یا فعل
 ہمزہ بود چون اَمَرَ اَمْرًا بَرُوْزًا فَعَلَ فَعَلٌ و مہوز العین آن
 است کہ در مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود چون سَأَلَ سَأَلًا بَرُوْزًا
 فَعَلَ فَعَلٌ ، مہوز اللام آن است کہ در مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود
 چون قَرَأَ قَرَاءً بَرُوْزًا فَعَلَ فَعَلٌ .

تشریح

قوله اسم و فعل : یہاں اسم سے مراد اسمائے متمکنہ اور فعل سے افعال متصرفہ ہیں یعنی اسماء متمکنہ
 اور افعال متصرفہ باعتبار اقسام حروف سات قسم ہیں -

اصول چار ہیں ۱ صحیح ۲ معتل ۳ مضاعف ۴ مہوز فروع دس ہیں : ۱ مہوز الفاء ۲ مہوز العین ،
 ۳ مہوز اللام ۴ مثال ۵ اجوف ۶ ناقص ۷ مضاعف ثلاثی ۸ مضاعف باہمی ۹ لفیف مقرون ۱۰ لفیف مفروق -
 سوال : اس تقسیم میں صرف اصول یا صرف فروع کا لحاظ کیوں نہیں کیا ، اصول کے ساتھ بعض فروع کو ذکر کر دیا ؟
 جواب : مصنف نے اصول کا لحاظ تو کیا ہے مگر معتل کے فروع کو بھی ذکر کر دیا کیونکہ یہ فروع استعمال میں اصول

کے مثل تھے اس لئے ان کو بھی اصول کا درجہ دیا
صحیح : وہ کلمہ ہے کہ جس کے فا، عین لام کے مقابلہ میں ہمزہ حرف علت دو حرف صحیح ایک جنس کے نہ
 ہوں جیسے ضَرَبَ ضَرْبٌ بَرُوزن فَعَلَ فَعْلٌ
 وجہ تسمیہ صحیح : صحیح کو صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ صحیح کا معنی تندرست چونکہ یہ کلمہ حرف علت ہمزہ وغیرہ کی بیماریوں
 سے سالم ہوتا ہے اس لئے اس کو صحیح کہتے ہیں۔ اور اس کا دوسرا نام سالم ہے لیکن صحیح سالم سے عام ہے۔
 حرف علت : حرف علت تین ہیں ! واو ۱ آلف ۲ یا ۳

مہوز : مہوز وہ کلمہ ہے کہ جس کے فا، عین، لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو پھر مہوز تین قسم پر ہے :
 (۱) مہوز الفا (۲) مہوز العین (۳) مہوز اللام۔

مہوز الفا : مقابلہ فار کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے اَمْرٌ اَمْرٌ بَرُوزن فَعَلَ فَعْلٌ
مہوز العین : مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے سَأَلَ سَأَلَ بَرُوزن فَعَلَ فَعْلٌ
مہوز اللام : مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل کے ہمزہ ہو جیسے قَرَأَ قَرَأَ بَرُوزن فَعَلَ فَعْلٌ
 وجہ تسمیہ مہوز : مہوز کو مہوز اس لئے کہتے ہیں کہ مہوز کا معنی ہمزہ دیا ہوا چونکہ اس میں بھی ہمزہ ہوتا ہے اور
 مہوز کا معنی کوز پُشت، چونکہ جس کلمہ میں ہمزہ ہوتا ہے اس کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

و مضاعف آن است کہ دو حرف اصلی او از یک جنس بود، مضاعف بردو قسم
 است، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی آن است کہ در مقابلہ
 عین و لام اسم و فعل دو حرف از یک جنس بود چون مَدَّ و مَدَّ بَرُوزن فَعَلَ
 و فَعَلَ کہ در اصل مَدَّ و مَدَّ بود۔ و مضاعف رباعی آن است کہ در
 مقابلہ فا و لام اول عین و لام ثانی اسم و فعل دو حرف از یک جنس بود چون
 زَلَّ زَلَّ الا بَرُوزن فَعَلَ فَعْلًا۔

ل الف اور ہمزہ کا فرق : الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور ہمزہ تینوں حرکتوں
 کو قبول کرتا ہے اور ساکن بمع جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے اَمْرٌ اَمْرٌ سَأَلَ سَأَلَ ۱۲

تشریح

قولہ مضاعف : وہ کلمہ جس کے اندر دو حرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہوں
مضاعف کی دو قسمیں ہیں : (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی : وہ کلمہ ثلاثی ہے جس میں دو حرف صحیح ایک جنس کے حرف اصلی کے مقابلہ میں ہوں جیسے مَدَّ
مَدَّ بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ کہ اصل میں مَدَّ مَدَّ دَخَّ۔

مضاعف رباعی : وہ کلمہ رباعی ہے جس میں دو حرف صحیح ایک جنس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہوں
کے ہوں جیسے زَلَّزَلْ زَلَّزَلَا بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَّ لَا۔

وجہ تسمیہ : مضاعف کو مضاعف اس لئے کہتے ہیں کہ مضاعف کا معنی ہے دو گنا کیا ہوا چونکہ اس میں
بھی دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں اس مناسبت سے اس کو مضاعف کہا جاتا ہے۔

و مثال آن است کہ در مقابلہ فاکلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون
وَعَدَّ وَعَدَّ بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ۔ واجوف آن است کہ
در مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون قَوْلٌ وَقَالَ
بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ و ناقص آن است کہ در مقابلہ لام کلمہ اسم
یا فعل حرف علت بود چون رَمَى رَمَى بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ
و لقیف آن است کہ دو حرف اصلی او حرف علت باشند۔ و لقیف
بر دو قسم است : لقیف مقرون ، لقیف مفروق۔ لقیف مقرون آن است
کہ در مقابلہ عین و لام اسم یا فعل حرف علت بود چون طَمَّ و طَمَّوْی
بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ و لقیف مفروق آن است کہ در مقابلہ فا و لام
کلمہ حرف علت بود چون وَشَى وَشَى بَرُوژنِ فَعَلَّ فَعَلَ۔

تشریح

مثال : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں حرف علت کا ہو۔ پھر مثال کی دو قسمیں ہیں (۱) مثال واوی (۲) مثال یائی
 مثال واوی : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے وَعَدَ وَعَدَّ وَعَدَّ بَرُوزَن فَعَلَّ فَعَلَّ -
 مثال یائی : وہ کلمہ جس کے فاء کے مقابلہ میں یاہ ہو جیسے يَسْرُ يَسْرَ بَرُوزَن فَعَلَّ فَعَلَّ -
 وجہ تسمیہ : مثال کو مثال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں ہم مثل ہونا۔ تو یہ قلت تعلیل کی وجہ سے صحیح کی
 ہم مثل ہے۔ اس مناسبت سے اس کو مثال کہتے ہیں۔

سوال : مثال الفی کیوں نہیں لائے جبکہ الف بھی حرف علت میں سے ہے ؟

جواب : الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداءً بالسکون محال ہے اس لئے مثال الفی ہو نہیں سکتا۔

اجوف : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ پھر اجوف کی دو قسمیں ہیں (۱) اجوف واوی (۲) اجوف یائی

اجوف واوی : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے قَوْلٌ قَوْلٌ بَرُوزَن فَعَلَّ فَعَلَّ

اجوف یائی : وہ کلمہ جس کے عین کے مقابلہ میں یاہ ہو جیسے بَيْعٌ بَيْعٌ بَرُوزَن فَعَلَّ فَعَلَّ

وجہ تسمیہ : اجوف کو اجوف اس لئے کہتے ہیں کہ اجوف کا معنی ہے کھوکھلا چونکہ اس کلمہ کے درمیان

(عین) میں حرف علت ہوتا ہے جو تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے۔ بہر حال حرف علت ثابت نہیں

رہتا تو اس مناسبت کی وجہ سے اس کو اجوف کہتے ہیں۔

ناقص : وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں حرف علت ہو پھر ناقص دو قسم پر ہے (۱) ناقص واوی (۲) ناقص یائی
 ناقص واوی : وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں واؤ ہو جیسے دَعَوُا دَعَوُا بَرُوزْنَ فَعَلَ فَعَلَ ۔
 ناقص یائی : وہ کلمہ جس کے لام کے مقابلہ میں یا ہر جیسے رَمَى رَمَى بَرُوزْنَ فَعَلَ فَعَلَ ۔
 وجہ تسمیہ : ناقص کو ناقص اس لئے کہتے ہیں کہ ناقص کا معنی ہے نقص والا چونکہ لام کے مقابلہ میں حرف علت
 ہوتا ہے جو کہ تحلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس مناسبت
 کی وجہ سے اس کو ناقص کہتے ہیں ۔

سوال : اجوف الفی اور ناقص الفی کا ذکر کیوں نہیں کیا جبکہ الف بھی حروف علت میں سے ایک حرف ہے ۔

جواب : صاحب دستور المبتدی نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ افعال متصرفہ اور اسانے متمکنہ میں الف
 اصلی کبھی نہیں ہوتا ہے بلکہ واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہوتا ہے۔ اجوف ناقص الفی ہو سکتے ہیں لیکن استعمال میں نہیں
 لفیف : وہ کلمہ جس کے اندر دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں پھر لفیف کی دو قسمیں ہیں (۱) لفیف
 مقرون (۲) لفیف مفروق ۔

لفیف مقرون : وہ کلمہ جس کے عین و لام کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ہوں جیسے طَوَّيْ
 طَوَّيْ بَرُوزْنَ فَعَلَ فَعَلَ

لفیف مفروق : وہ کلمہ جس کے فار و لام کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ہوں جیسے وَشِيْ وَشِيْ وَشِيْ بَرُوزْنَ فَعَلَ فَعَلَ
 وجہ تسمیہ : لفیف کا معنی لپیٹا ہوا چونکہ حروف اصلی اس میں زیادہ حرف علت ہی ہوتے ہیں تو گویا کہ
 کلمہ حروف علت میں لپیٹا ہوا ہے ۔

سوال : لفیف مقرون کی مذکورہ بالا تعریف وَّيْلٌ يَوْمٌ جیسے کلمات پر صادق نہیں آتی باوجودیکہ یہ کلمات
 مقرون ہی ہیں ؟

جواب : لفیف مقرون کی مذکورہ بالا تعریف اکثری ہے کلی نہیں ۔ اصل میں تعریف یوں ہے کہ وہ کلمہ
 جس کے اندر دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں بلا فصل یعنی حروف علت کے درمیان اور کوئی حرف نہ
 ہو پھر عام ہے فاعین کے مقابلہ میں ہوں جیسے وَيْلٌ يَوْمٌ باقی ” فعل میں دو حرف علت فاعین کے
 مقابلہ میں نہیں آتے ہیں کذا فی شرح الشافية “ یا فاعین لام کے مقابلہ میں ہوں جیسے يَوْمٌ بَرُوزْنَ فَعَلَ

باز اسم برد و قسم است اسم جامد، اسم مصدر۔ اسم جامدان است کہ از
وے چیزے اشتقاق کردہ نشود چون رَجُلٌ و فَرَسٌ و اسم مصدر آن است
کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ شود در آخر معنی پارسى آن دال و نون یا
تا و نون باشد چون الضَّرْبُ زدن و القَتْلُ و کشتن۔

تشریح

باز اسم برد و قسم است یہ اسم ممکن کی تیسری تقسیم ہے باعتبار مشتق و غیر مشتق ہونے کے اور اس
میں تین اقوال ہیں۔

قول اول : اسم دو قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مصدر۔ وہ مشتق کو فعل کے تابع کرتے ہیں۔

قول دوم : اسم دو قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مشتق۔ وہ مصدر کو مشتق کہتے ہیں۔

قول سوم : اسم تین قسم پر ہے (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق۔ عند المحققین یہی قول اصح ہے۔

اسم جامد : جو فعل کے لئے ماخذ نہ ہو اور وہ خود بھی مصدر سے نہ بنا ہو اور صرف ذات پر
دلالت کرے جیسے رَجُلٌ بمعنی مرد۔

اسم مصدر : جو فعل کے لئے ماخذ ہو اور صرف صفت پر دلالت کرے جیسے ضَرْبٌ بمعنی مارنا۔

اسم مشتق : جو مصدر سے بنا ہو بالواسطہ یا بلا واسطہ اور ذات مع الصفت پر دلالت کرے جیسے
ضاربٌ بمعنی مارنے والا مَضْرُوبٌ بمعنی مارا ہوا۔

بدانکہ عرب از ہر مصدر دو ازادہ چیزے اشتقاق میکنند ماضی و مضارع
و اسم فاعل و اسم مفعول و تجر و نفی و امر و نہی و اسم زمان و اسم مکان و اسم آلہ
و اسم تفضیل۔ ماضی زمان گذشتہ را گویند، مضارع آیند را گویند اسم فاعل نام کنندہ کار را گویند
اسم مفعول نام کردہ شدہ را گویند، جمدان کار ماضی نفی انکار مستقبل امر فرمودن کا ہے
نہی بازداشتن از کارے، اسم زمان نام وقت کردن کارے، اسم مکان جائے
کردن کارے، اسم آلہ آنچه کا ہے بوسے کنند، اسم تفضیل نام بہتر کار کنندہ را گویند۔

تشریح

سوال : مصنف نے فعل تعجب کا ذکر کیوں نہیں کیا ؟

جواب : (۱) وہ فعل غیر متصرف تھا اس لئے ذکر نہیں کیا (۲) القلیل کا معدوم کے پیش نظر فعل تعجب کو حصر میں نہیں لایا یاقی صغیر و کبیر میں طلباء عزیزان کی سہولت کے لئے مذکور ہے۔

فائدہ : ہر مصدر سے بارہ چیزوں کے اشتقاق کی بات صرف مبتدیوں کی سہولت کے لئے ہے وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے آٹھ چیزیں، تین فعل پانچ اسماء یعنی ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل۔ اور غیر ثلاثی مجرد سے چھ چیزیں تین فعل تین اسم یعنی ماضی، مضارع، امر۔ اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف کی اشتقاق کی جاتی ہیں

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل چون الضرب زدن الخ

قولہ باب باب کا لغوی معنی دروازہ، اصطلاحی معنی گروہ الفاظ۔ جس طرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جن کا آپس میں تعلق ہو خاندان، قوم کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح علم الصرف میں وہ کلمات جو ایک ماخذ سے مشتق ہوں اور ان کی آپس میں لفظی و معنوی مناسبت بھی ہو تو ان پر لفظ باب کا اطلاق ہوتا ہے۔

قولہ اول ثلاثی مجرد میں اولیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اس کو پہلا باب کہا گیا، جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا

قولہ صرف بمعنی گردان، قولہ صغیر۔ وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ہو۔

سوال : آپ نے فرمایا کہ صغیر وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ذکر ہو تو پھر ضرباً کو دو دفعہ کیوں ذکر کیا ہے ؟

جواب : ضرباً (مصدر) کو دو دفعہ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ مصدر بھی معلوم و مجہول ہوتا ہے پہلے ضرباً کا معنی مارنا دوسرے ضرباً کے معنی مارا جانا

سوال : ضارب سے پہلے فہو اور مضروب سے پہلے فذاک اور الامر کے بعد منہ وغیرہ

کیوں لائے گئے ہیں؟

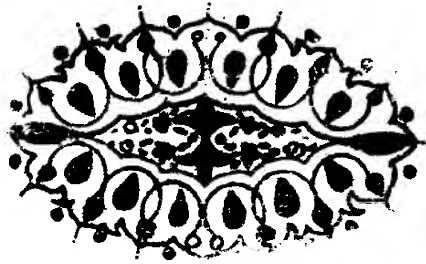
جواب: ربط معنوی کی خاطر گویا کہ کہنے والا خبر دے رہا ہے کہ اس مرد نے مارا اور مارتا ہے۔ پس وہ مارنے والا ہے اور مارا گیا، مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا پس وہ مارا گیا۔ صیغہ امر اس باب سے اِضْرِبْ ہے اور نہی اس باب سے لَا تَضْرِبْ ہے۔ لفظ مِنْهُ چونکہ امر میں آچکا ہے لہذا فہم متعلم پر اعتماد کرتے ہوئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

سوال: اسم فاعل سے پہلے فَهُوَ اور اسم مفعول سے پہلے فَذَاكَ کیوں لائے اس کے برعکس کیوں نہ لائے۔
جواب: ذَاكَ اسم اشارہ بعید کے لئے ہے اور مفعول فعل سے بنسبت فاعل کے بعید ہوتا ہے تو اس مناسبت کی وجہ سے اسم مفعول کے ساتھ ذَاكَ اور اسم فاعل کے ساتھ هُوَ لائے۔

فائدہ: اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہما کے کل چھ قیاسی صیغے ہیں تین مذکر تین مؤنث کے لئے۔ ان میں غائب مخاطب متکلم پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت کا ذات مہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں۔ باقی مکتھر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔

فائدہ: اسم ظرف و اسم آلہ میں تذکیر تانیث نہیں ہوتی کیونکہ جگہ اور وقت اور آلہ مذکر و مؤنث نہیں ہوا کرتے ہیں۔

فائدہ: تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل ہے اور مصدر اس کی فرع ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔





قوانین کے پڑھنے سے پہلے چند نوائے معلوم کرنا ضروری ہے۔ فائدہ اول لفظ قانون غیر عربی لفظ لغت میں قانون کہتے ہیں مسطر الكتاب کو یعنی وہ آلہ جس سے سطریں سیدھی کی جائیں۔ اصطلاح میں قاعدة کلیة منطبقہ علی جمیع جزئیات موضوعہا یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات پر ہر جگہ سچا آئے جیسا کہ نحو کا قاعدہ ہے فاعل کا مرفوع ہونا یعنی فاعل جہاں بھی ہوگا مرفوع ہوگا۔

فائدہ دوم جب بھی قانون کا نام لیا جائے گا تو اس کی اتفاقی مثال سے لیا جائیگا یعنی جو اس کی اتفاقی مثال ہے وہ اس

قانون کا نام ہے۔

فائدہ سوم حکم دو قسم پر ہے (۱) وجوبی (۲) جوازی۔ حکم وجوبی وہ ہے جس پر صرف ایک طریقہ سے عمل کیا جائے۔ حکم جوازی وہ ہے جس پر متعدد طرق سے عمل کیا جائے۔ فائدہ چہارم شرط دو قسم پر ہے (۱) وجودی (۲) عدمی۔ وجودی وہ شرط ہے جس کا ہونا ضروری ہو۔ عدمی وہ شرط ہے جس کا نہ ہونا ضروری ہو۔ پھر ہر ایک ان میں سے دو قسم پر ہے (۱) وجودی کامل (۲) وجودی ناقص (۳) عدمی کامل (۴) عدمی ناقص۔ وجودی کامل ایک شرط کی موجود ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔ وجودی ناقص ایک شرط کے موجود ہونے سے حکم قانون جاری نہ ہو۔ عدمی کامل ایک شرط کے نہ ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔ عدمی ناقص چند شرائط نہ ہونے کے بعد حکم قانون جاری ہو۔

۱۔ مناسب لغوی و اصطلاحی معنی کے درمیان جس طرح مسطر سے سطور طرز ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اسی طرح انسان بھی

قانون کے ذریعے سے میں غلطی کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ **ع۔** هُوَ اَشْرَفُ مَا تَبَّ عَلَى الشَّيْءِ ۱۲

عنه الشَّيْءُ مَا يَتَوَقَّفُ عَلَيْهِ وَجُودُ الشَّيْءِ ۱۳

فائدہ پنجم : مثال کی دو قسمیں ہیں (۱) احترازی (۲) اتفاقی۔ مثال احترازی وہ ہے جس میں شرط ملگم ہو۔
مثال اتفاقی وہ ہے جس میں شرط پائی جائے۔

قانون : اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است
و در اسم وقتیکہ از یک جنس باشد۔



اس قانون کا نام ہے ضَرْبِن کا پہلا قانون اس کے لئے ایک حکم ہے فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔
فعل کی شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی جمع ہوں۔ مطلقاً احترازی مثال ضَرْبِت یہاں ایک علامت تانیث ہے۔ اتفاقی مثال ضَرْبَتْنِ ایک علامت تانیث کو حذف کر کے ضَرْبِن پڑھنا واجب ہے۔
اسم کی پہلی شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث ہوں۔ احترازی مثال ضَارِبَةٌ یہاں ایک علامت تانیث ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دو علامت ایک جنس کی ہوں۔ احترازی مثال ضَرْبِيَاتٌ یہاں یا الف سے بدل ہے اور تا کی جنس سے نہیں۔ اتفاقی مثال ضَارِبَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔
اعتراض : اثنتا عشرۃ کے اندر دو علامت از یک جنس موجود ہیں اور حکماً کلمہ بھی ایک قانون کیوں عاری نہیں کیا گیا؟ جواب : اِثْنًا اصل میں اثنیاً تھا حقیقت میں یا ہے عارضی طور پر اسے تاکر دیا گیا ہے عارضی چیز کا کوئی اعتبار نہیں

۲ قانون : اجتماع اربع حرکات متوالیات در یک کلمہ و ممنوع است

اس قانون کا نام ضَرْبِن کا دوسرا قانون اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ایک

لے علامت تانیث نزد صرفیاں آٹھ ہیں چار فعل میں، چار اسم میں فعل یہ چار ہیں (۱) تا ساکنہ جیسے ضَرْبِت (۲) فون مفتوحہ جیسے ضَرْبِن، تا متحرک کسورہ جیسے ضَرْبِت (۳) یا ساکنہ جیسے نَضْرِبِن۔ اسم میں یہ چار ہیں (۱) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلِي (۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے حَمْرَاءُ (۳) تا متحرک جیسے ضَارِبَةٌ (۴) تا مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا۔ شافیہ۔ لے سوال دو علامت تانیث میں تاکر حذف کیا قانون کو حذف کیوں نہیں۔ جواب : اگر نون کو حذف کرتے تو واحد مؤنث سے التباس ہوتا۔ ف مفروق تائے تانیث الف د تا کی جگہ میں گر جاتی ہے تاکر ایک شے پر دو علامتوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے جیسے کہ ضَارِبَةٌ کی تا ضَارِبَاتٌ میں گر گئی۔

حرکت کا حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ چار حرکات ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ۔ یہاں تین حرکات ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ پے در پے ہوں یعنی ان کے درمیان کوئی ساکن نہ ہو۔ احترازی مثال تَدَخَّرَجَ یہاں آ درمیان میں ساکن ہے تیسری شرط یہ ہے کہ چار حرکات ایک کلمہ میں ہوں خواہ حقیقتاً ایک کلمہ ہو یا حکماً۔ احترازی مثال ضَرَبَكَ یہ نہ حقیقت میں ایک کلمہ ہے نہ حکماً۔ اتفاقی مثال حقیقۃ کی دَخَّرَجَ سے دَخَّرَجَ حکماً کی ضَرَبَنَّ سے ضَرَبَنَّ پڑھنا واجب ہے۔

اعترض : ضَرَبَةٌ میں جملہ شرائط کے موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں ہوا ؟
 جواب : ضَرَبَةٌ میں تا کی حرکت عارضی ہے کیونکہ بوقتِ وقف تھا بن کر ساکن ہو جاتی ہے۔
 اعترض : عَلَبَطُ (گوسفند) هُدْبَةٌ (شیرخفتہ) میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا
 جواب : اصل میں عَلَابَطُ هُدَابِدُ تھے الف درمیان میں ساکن ہے بوجہ سخت حذف کی گئی ہے

قانون بہرہ و اوائے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش مضموم
 آن را حذف ما قبلش را ساکن می کنند و جوباً مگر واو و هو

۳

اس قانون کا نام ہے ضَرَبْتُمْ أَنْتُمْ کا اس کے لئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو کو حذف اور ما قبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال ضَرَبْتُمْ یہاں یا ہے دوسری شرط یہ ہے کہ واو آخر میں۔
 احترازی مثال أَنْزَلْتُمُوہُ تیسری شرط یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُو یہاں فعل کے آخر میں ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ اسم بھی غیر متمکن ہو۔ احترازی مثال اَدْلُو یہ اسم متمکن ہے۔

لے کلمہ دو قسم پر ہے حقیقی حکمی۔ کلمہ حقیقی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہو جیسے دَخَّرَجَ۔ کلمہ حکمی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع نہ کیا ہو بلکہ ہر ایک کلمہ کو جدا جدا معنی کے لیے وضع کیا ہو سیکر ان کا آپس میں اتصال اتنا شدید ہو کہ وہ حکماً ایک کلمہ کہا جاسکے کبھی بھی جدا نہ ہوں جیسے ضَرَبَنَّ کہ ضَرَبَ فعل اور نون فاعل ہے۔ فعل فاعل کے درمیان اتصال شدید ہے۔

۳ اسم دو قسم پر ہے متمکن اور غیر متمکن۔ متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول کرے۔ یہ معرب ہوتا ہے۔ غیر متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول نہ کرے یہ معنی ہوتا ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ واؤ کا مقابل مضموم ہو۔ احترازی مثال ضَرَبْتُوُ چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ صالح بنا رہے کہ نہ ہو۔ احترازی مثال هُوَ یہ صالح بنا رہے کہ نہ ہے۔ صالح بنا نام فعل وہ جس کے حروف بوقت وضع کم از کم تین ہوں۔ اتفاقی مثال ضَرَبْتُمُوْا اَنْتُمُوْا سے ضَرَبْتُمْ اَنْتُمْ پڑھنا واجب ہے۔

④ **قانون** در ہر ماضی مجہول حروف متحرکہ را حرکت ضمہ و ما قبل آخر را کسرہ باقی را بر حال خود می دانند و جو بیا۔

اس قانون کا نام ہے ماضی مجہول کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ حکم یہ ہے کہ حروف متحرکہ کو حرکت ضمہ ما قبل آخر کو کسرہ باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ ماضی معلوم سے ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ جبکہ ماضی مجہول بنا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال ضَرَبَ اِحْدُوْدَبَ سے ضَرَبَ اِحْدُوْدِبَ پڑھنا واجب ہے۔
نوٹ: یہ قانون جامع ہے جملہ ابواب کے لیے۔

⑤ **قانون** در ہر مضارع مجہول بر حرف اول ضمہ و ما قبل آخر را فتح خواندن واجب است۔

اس قانون کا نام مضارع مجہول کا قانون، اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ حکم یہ ہے کہ حرف اول پر ضمہ ما قبل آخر پر فتح پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال يَضْرِبُ جبکہ مضارع مجہول بنانے کا ارادہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال يَضْرِبُ سے يَضْرِبُ، يَعْزُبُ سے يَعْزُبُ، يَكْرُمُ سے يَكْرُمُ پڑھنا واجب ہے۔

⑥ **قانون** در ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالباً بروزن فاعل می آید و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید با و ردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین و کسرہ دادن ما قبل آخر را اگر بنا شد تنوین ممکن در آخرش در آند و جو بیا

اس قانون کا نام ہے اسم فاعل کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کیلئے ایک ایک شرط۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو فاعل کے وزن پر غالباً پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب ہو۔
 احترازی مثال یُکْرِمُ مِدْحَرَجٌ۔ اتفاقی مثال یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ پڑھنا واجب ہے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو اسی باب کے مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ وہ یہ کہ حرف مضارع کی جگہ میم مضمومہ ماقبل آخر کو کسرہ آخر میں تنوین تکن علامت اسمیت کی لانا۔
 شرط یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ اتفاقی مثال یَصْرِفُ مِدْحَرَجٌ سے مُصْرِفٌ مِدْحَرَجٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون : ہر مدہ زائدہ واقع شود در مجر بدوم جا وقت بنا کردن جمع اقصیٰ و تصغیر آن را بواو مفتوحہ بدل کنند و جو بوا۔

اس قانون کا نام ہے مدہ زائدہ کا قانون۔ اس کے سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے مقدمہ میں تین فائدے ہیں : فائدہ اول واؤ کہتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ الف کہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ یا کہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو۔ ان تینوں حرفوں کو کبھی کبھی مدہ سے اور کبھی کبھی لین سے اور کبھی کبھی علت تام سے تعبیر کرتے ہیں مدہ ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن حرکت ماقبل کی موافق ہو، جیسے اَوْ تَيْنَا۔ لین ان کو اس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن حرکت ماقبل کی مخالف ہوں جیسے حَوْفٌ سَيْفٌ۔ علت تام ان حروف کی ہر حالت کو کہیں گے چاہے ساکن ہو یا متحرک، ماقبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف۔ فائدہ دوم جمع اقصیٰ وہ جمع مکسر ہے جس سے اور جمع بنا نہ ہو سکے، اس کو جمع منتهی المجموع اور جمع المجموع کہتے ہیں جیسے اقْوَالٌ یہ جمع مکسر ہے قَوْلٌ کی پھر اس جمع کی جمع اَقَاوِيلٌ ہے۔ جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ پہلے دو حرف مفتوح تیسری جگہ پر الف علامت اقصیٰ کی لائیں گے۔ اگر الف کے بعد دو حرف ہیں تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔

۱۔ اسم فاعل ثلاثی مجرد سے اکثر فاعل کے وزن پر آتا ہے۔ کبھی کبھی غیر فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے جبکہ مبالغہ کے معنی کے لیے ہو جیسے عَلِمَ يَعْلَمُ سے عَلِيمٌ یہ صفت مشبہ نہیں بلکہ اسم فاعل مبالغہ کے معنی کے لیے ہے کیونکہ یہ متعدی باب ہے، صفت مشبہ لازمی باب سے آتا ہے۔ نہ الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔

کیونکہ وہ محل اعراب ہے جیسے مَضْرِبٌ سے مَضَارِبٌ۔ اگر الف اقصیٰ کے بعد تین حرف ہوتے تو پہلا کسور دوسرا ساکن تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے مَضْرُوبٌ سے مَضَارِيبٌ۔ جمع اقصیٰ کے اوزان یہ ہیں: مَفَاعِلٌ مَفَاعِلٌ اَفَاعِلٌ اَفَاعِلٌ فَوَاعِلٌ۔

فائدہ سوم: تصغیر تصغیر کہتے ہیں وہ کلمہ جس کے اند تہ تبدیلی کی جائے بغرض حصول معنی پیار، قلت، حقارت، شفقت وغیرہ جیسے قُرَيْشٌ، رُجَيْلٌ، ضُوَيْرِبٌ، بُنِيٌّ۔ صیغہ تصغیر بنانے کا طریقہ یہ ہے حرف اول پر ضمہ، دوسرے پر فتح، تیسری جگہ پر یاء ساکن علامت تصغیر لائیں گے۔ اگر یا کے بعد ایک حرف ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ اگر یا کے بعد دو حرف ہوں گے تو پہلا کسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے مَضْرِبٌ سے مَضْيِرِبٌ اگر یا ساکن کے بعد تین حرف ہوں گے تو پہلا کسور، دوسرا ساکن، تیسرا اپنے حال پر رہے گا جیسے مَضْرُوبٌ سے مَضْيِرِيْبٌ اگر کوئی مانع ہو تو اس کے خلاف واقع ہوگا جیسے ضَرْبِيٌّ سے ضَرْبِيٌّ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں حکم یہ ہے کہ مدہ کو او مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مدہ ہو احترازی۔ مثال: قَوْلٌ بِنَيْعٍ یہ لین ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ مدہ بھی زائد ہو۔ احترازی مثال بَابٌ يَبِيْرٌ بُوْسِيٌّ۔ یہ اصلی ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مکبر میں ہوں یعنی اسم ہیں۔ احترازی مثال صَادَبٌ ضَوْرَبٌ یہ فعل ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ مدہ دوسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال ضَرْبِيٌّ مَضْرُوبٌ شَرِيْبٌ پانچویں شرط یہ ہے کہ جمع اقصیٰ و صیغہ مصغر بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال صَادَبٌ مَضَارِبَةٌ

۱۱ مَضْرِبٌ جب اس کی جمع اقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دو حرف کو فتح یعنی تِمَّ ضَادُ کو تو مَضْرِبٌ ہو جائے گا۔ بعدہ سیوم جالف علامت

جمع اقصیٰ کی لائیں گے تو مَضَارِبٌ۔ الف کے بعد دو حرف تھے تو پہلے (را) کو کسورہ دے کر مَضَارِبٌ پڑھیں گے۔ ۱۲

۱۲ مَضْرُوبٌ جب اس کی جمع اقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دو حرف کو فتح یعنی تِمَّ مَنَادُ کو تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لائیں گے تو

مَضَارُوبٌ ہوا۔ الف کے بعد تین حرف تھے تو پہلے (را) کو کسورہ، دوسرے (واو) کو سکون، پھر میعاد کی قانون سے مَضَارِيبٌ پڑھیں گے۔

۱۳ مَضْرِبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اول میم پر فتح، دوم (ضاد) پر فتح، تیسری جگہ یا ساکن لائے یا کے بعد دو حرف تھے پہلے

(ر) کو کسورہ، دوسرے (با) کو اپنے حال پر چھوڑیں گے تو مَضْيِرِبٌ ہو جائے گا۔

۱۴ مَضْرُوبٌ جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اول (میم) پر فتح، دوم (ضاد) پر فتح، تیسری جگہ یا ساکن علامت تصغیر لائے

تو مَضْيِرُوبٌ ہوا پھر یا کے بعد والے حرف (را) پر کسورہ، بعدہ بقانون مِعَادٌ مَضْيِرِيْبٌ ہوا۔ ۱۲

اتفاق مثال الف مدہ کی ضاربۃ سے ضواریب منورۃ یا مدہ کی ضاربۃ سے ضواریب منورۃ واومدہ کی طومار سے طوامیر طویمیر۔
باب ماضیہ مضربۃ فعل

سوال : الف اور یا کو تو واؤ سے تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن واؤ کو واؤ سے کیسے تبدیل کیا جائے گا؟
جواب : تبدیلی دو قسم کی ہے۔ ایک ذات میں، دوسری وصف میں۔ ذات میں تبدیلی کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا جیسے الف مدہ یا مدہ کو واو مفتوحہ سے۔ وصف میں تبدیلی کہتے ہیں حرف کی ایک حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کرنا جیسے واومدہ کی سکون کو فتح سے

قانون : ہر اسم مفعول از ثلثی مجرد بر وزن مفعول می آید و از غیر ثلثی مجرد بر وزن فعل مضارع مجہول می آید باوردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین، تنوین ممکن در آخرش در آرنند و جو یا۔

اس قانون کا نام ہے اسم مفعول کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے ایک شرط۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسم مفعول کو مفعول کے وزن پر آئے گا و جو یا۔ شرط یہ ہے کہ باب ثلثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال یکرۃ اتفاق مثال یضرب سے مضروب۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم مفعول کو اسی باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی سے حرف اتین کی جگہ میم مضمومہ آخریں تنوین لائیں۔ شرط یہ ہے کہ ثلثی مجرد کا باب نہ ہو۔ احترازی مثال یضرب اتفاق مثال یکرۃ سے مکرۃ۔ مدحج سے مدحج۔

قانون : ہر نون تنوین وقت دخول الف لام و اضافت و نون تشنیہ و جمع در وقت اضافت حذف کردہ شود و جو یا

اس قانون کا نام ہے نون تنوین و تشنیہ جمع کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم تین شرائط کامل ہیں۔ حکم یہ ہے کہ نون تنوین، نون تشنیہ جمع کا حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ بس کلید کے آخریں نون تنوین ہے

انجاد الصرف والے نے فرمایا ہے کہ واؤ میں یہ شرط درست نہیں کہ تہ ہو بلکہ عام ہے جیسے جوهرة کو کب یا قول نور سے قویل کوئیو۔ جواہر کو اکب ۱۲

اس کے اول میں الف لام داخل ہو۔ احترازی مثال **حَمْدٌ** اتفاقی مثال **الْحَمْدُ** دوسری شرط یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہے اس کی اصناف دو کے کلمہ کی طرف ہو۔ احترازی مثال **عَلَامَةٌ** اتفاقی مثال **عَلَامَةٌ** **عَلَامَةٌ** زاید نون تشنیہ جمع کی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون تشنیہ جمع ہے اس کی اصناف دو کے کلمہ کی طرف ہو۔ احترازی مثال **صَارِبَانِ صَارِبُونَ** اتفاقی مثال **صَارِبَانِ صَارِبُونَ** **صَارِبَانِ صَارِبُونَ** -

قانون : ہر نون تنوین کے مقابلش مفتوح است در حالت وقت آن را بالف بدل کردن کثیر و ساقط کردن قلیل است و اگر مقابلش مضموم یا مکسور است در حالت وقت آن را بحرف علت بدل کردن قلیل و ساقط کردن کثیر است -

اس قانون کا نام ہے نون تنوین کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر ایک حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ نون تنوین کو الف سے بدلنا اکثر ہے، ساقط کرنا قلیل ہے پہلی شرط یہ ہے کہ نون تنوین ہو۔ احترازی مثال **صَارِبَانِ** یہ نون تشنیہ ہے دوسری شرط یہ ہے کہ نون تنوین کا مقابل مفتوح ہو۔ احترازی مثال **عَفُورٌ** **إِلَى حِينٍ** یہاں مقابل مضموم و مکسور ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ حالت وقت کی ہو۔ احترازی مثال **حَكِيمًا** **الَّذِي** یہاں حالت وقت نہیں۔ اتفاقی مثال **حَكِيمًا** کو **حَكِيمًا** پڑھنا کثیر اور حکیم پڑھنا قلیل ہے دوسرا حکم یہ ہے کہ نون تنوین کو حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے پہلی شرط یہ ہے کہ نون تنوین ہو۔ احترازی مثال **صَارِبَانِ** یہ تشنیہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نون تنوین کا مقابل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال **حَكِيمًا**۔ تیسری شرط یہ ہے کہ حالت وقت کی ہو۔ احترازی مثال **قَدِيرٌ** **الَّذِي** یہاں حالت وقت نہیں۔ اتفاقی مثال **عَفُورٌ** **إِلَى حِينٍ** کو **عَفُورٌ** **إِلَى حِينٍ** پڑھنا قلیل اور **عَفُورٌ** **إِلَى حِينٍ** پڑھنا کثیر ہے۔

لے اگر کلمہ کے آخر میں تانینٹ خالص اسمیہ زائدہ ہے تو اس کو وقف کی حالت میں اسے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے **رَحْمَةً** **مُسْلِمَةً** کو **رَحْمَةً** **مُسْلِمَةً** پڑھنا واجب ہے۔ نوادر فیوض، صرف بھترال۔ انجاد

قانون ۱۱ : ہر نون خفیفہ ماقبل مضموم یا مکسور یا شدہ در حالت وقف
ببفتہ و محذوف باز آید و جو با و گرنہ بالف مبدل شود۔

۱۱

اس قانون کا نام ہے نون خفیفہ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے دو شرطیں ہیں۔
پہلا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو اگر محذوف شدہ حرف کو واپس لانا واجب ہے۔ پہلی شرط نون خفیفہ کا ماقبل
مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ بِنُ یہاں مفتوح ہے دوسری شرط یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔
احترازی مثال اِضْرِبْ بِنُ بَلْکَرًا اِضْرِبْ بِنُ بَلْکَرًا یہاں وقف بکر کی را پر ہے۔ اتفاقاً مثال اِضْرِبْ بِنُ۔ اِضْرِبْ بِنُ
نون خفیفہ کو حذف کر کے محذوف شدہ حرف کو واپس لا کر اِضْرِبْ بِنُ اِضْرِبْ بِنُ پڑھنا واجب ہے۔
دوسرا حکم یہ ہے کہ نون خفیفہ کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ نون خفیفہ کا ماقبل
مفتوح ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ بِنُ یہاں مفتوح نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ حالت وقف کی ہو۔
احترازی مثال اِضْرِبْ بِنُ الْقَوْمِ اتفاقاً مثال اِضْرِبْ بِنُ سے اِضْرِبْ بِنُ۔ اِذْنَ سے اِذَا۔
نون خفیفہ ماقبل مفتوح کو الف سے بدلنا غیر فصیح ہے۔ مصنف ارشاد نے مبتدی کی رعایت
فرما کر غیر فصیح لغت پر اکتفا فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

قانون ۱۲ : ہر نون اعرابی وقت دخول جواز و نواصب و لُحُوق نون ثقیلہ
و خفیفہ و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود و جو با۔

۱۲

اس قانون کا نام ہے نون اعرابی کا قانون۔ نون اعرابی وہ نون ہے جو فعل مضارع کے آخر میں ضمہ کے

لہ نون خفیفہ ضمہ و کسر کے بعد حالت وقف میں گر جائیگا اور حرف ساکن (واو۔ یا) جو اجتماع سائین کی وجہ سے محذوف ہو گئے تھے علت حذف کے زائل ہونے کی وجہ سے
لوٹ آئیں گے۔ اس وقت اگر وہ موقوف علیہ اور غیر موقوف علیہ میں التباس لازم آتا ہے لیکن التباس قرینہ سے دور ہو جائیگا۔ بھرتال، نواذر، فیوض، انجاد ۱۷

لہ فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے سات صیغوں میں نون اعرابی ہوتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) تشنیہ مذکر غائبین (۲) جمع مذکر غائبین
(۳) تشنیہ مؤنث غائبین (۴) تشنیہ مذکر مخاطبین (۵) جمع مذکر مخاطبین (۶) واحدہ مؤنثہ مخاطبہ (۷) تشنیہ مؤنثہ مخاطبین
فائدہ۔ (فعل مضارع میں نون زائدہ تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) نون اعرابی جو صرف سات صیغوں میں ہوتا ہے (۲) نون
ضمیری جو ماضیہ دو صیغوں میں ہوتا ہے۔ جمع مؤنث غائبیات جمع مؤنث مخاطبات (۳) نون تائید جو تمام صیغوں کے آخر
میں لاحق ہوتا ہے۔

عوض میں آئے۔ اس کے لیے ایک حکم پانچ شرطیں کامل ہیں۔ حکم یہ ہے کہ نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر حروفِ جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُونَ اتفاقاً مثال لَعْرَضْرِبَا لَعْرَضْرِبُوا دوسری شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس پر حروفِ نواصب میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُونَ اتفاقاً مثال لَنْ یَضْرِبَا لَنْ یَضْرِبُوا تیسری شرط جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُونَ۔ اتفاقاً مثال لَیَضْرِبَانِ لَیَضْرِبُونَ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُونَ اتفاقاً مثال لَیَضْرِبَانِ لَیَضْرِبُونَ پانچویں شرط یہ ہے کہ جس کلمہ میں نون اعرابی ہے اس سے امر حاضر معلوم بنا کی جائے۔ احترازی مثال تَضْرِبَانِ تَضْرِبُونَ اتفاقاً مثال اِضْرِبَا اِضْرِبُوا۔

قانون : ہر نون ساکن و تنوین را در حرف یَزْمَلُونَ ادغام می کنند و جو با و نون متحرک را جواز البشرطیکہ در یک کلمہ نباشد در حروف یمون بغتہ و در لر بغیر غتہ

۱۳۳

اس قانون کا نام ہے یَزْمَلُونَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے دو شرطیں ہیں (یَزْمَلُونَ کے حروف چھ ہیں ی۔ ز۔ م۔ ل۔ و۔ ن) پہلا حکم یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کو جنس مابعد کی کرنا۔ اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ نون ساکن، نون تنوین کے بعد حروف یَزْمَلُونَ میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ شَرٍّ زَيْدٌ شَاهِدٌ یہاں نون کے بعد حرف شین ہے دوسری شرط نون ساکن، نون تنوین اور ان کے بعد والی حروف یَزْمَلُونَ جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال بُنْيَانٌ قِنَوَانٌ اتفاقاً مثال لَنْ يَضْرِبَ لَنْ يَضْرِبَ۔ دَافِعٌ يَخْرُجُ سَ دَافِعٌ يَخْرُجُ۔ باقی امثلہ برحاشیہ

۱۔ جب نون تاکید مضارع کے آخر میں لاحق ہو تو نون اعرابی اور واو یا بوجہ التقاء ساکنین حذف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت لام مفتوحہ اکثر ابتدا میں لائی جاتی ہے۔ ۲۔ امثلہ لَرٌ بِغِرْغَتَةٍ مِنْ كِدْتَا۔ مِنْ رَبِّهِمْ۔ طِينٌ لَذِيبٌ۔ رَجُلٌ رَشِيدٌ۔ امثلہ یمون بغتہ: مِنْ مَاءٍ۔ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ مِنْ تَارٍ۔ حَصِيمٌ مُسِيحٌ۔ غَشَاوَةٌ وَكَلْبٌ۔ رَسُولٌ نَاصِرٌ

دوسرا حکم یہ ہے کہ نون متحرک کو جنس ما بعد کے کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا جائز ہے بقانون متجانسین۔ پہلی شرط یہ ہے کہ نون متحرک کے بعد حروف یرملون میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال اللّٰذِیْنَ جَاهِدُوْا یٰہَا نون کے بعد جم ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نون متحرک اور اس کے بعد والہ حرف جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال فُنِیْ اتفاقی مثال آمَنْ یَزِیْدُ سے آمَنْ یَزِیْدُ۔ آمَنْ رَفِیْقٌ۔ آمَنْ مُحَمَّدٌ۔ آمَنْ لَبِیْدٌ۔ آمَنْ وَوَلِیْدٌ۔ آمَنْ نَصِیْرٌ۔

قانون : ہر نون ساکن و تنوین کے واقع شود قبل یا مطلقاً آن را میم بدل کنند و جو با و قبل از حروف حلقیہ ظاہر خواندہ می شوند و جو با و قبل از الف نمی آیند و در باقی حرف اخفا کردہ آیند۔

۱۴

اس قانون کا نام ہے اقلاب اظہار اخفا کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کے بعد حرف با ہو۔ احترازی مثال مِنْ ذٰلِہُمْ عَقُوْدٌ کَیْمٌ یہاں حرف رہے اتفاقی مثال ایک کلمہ یَنْبَغِیْ دو کلمہ کی مِنْ اَبْعَدُ۔ لَفِیْ شِقَاقِ اَبْعِیْدُ۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن و نون تنوین کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احترازی مثال مِنْ اَبْعَدُ۔ لَفِیْ شِقَاقِ اَبْعِیْدُ یہاں حرف با سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال مِنْ حَاکِمٍ۔ اَنْعَمْتَ۔ عَلَیْمٌ حَکِیْمٌ۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ نون ساکن نون تنوین کو مخفی کر کے پڑھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون ساکن، نون تنوین کے بعد حروف اخفا میں سے ایک حرف ہو۔

۱۔ حرف حلقی شش بود اے نورعین ہمزہ با و حا و خا و عین وغین
امثلہ نون تنوین قبل حروف حلقی : زَیْدٌ اَمِیْرٌ۔ زَیْدٌ هَالِكٌ۔ زَیْدٌ حَاکِمٌ۔ زَیْدٌ خَادِمٌ۔
زَیْدٌ عَالِمٌ۔ زَیْدٌ غَالِبٌ۔ امثلہ نون ساکن قبل حرف حلقی۔

مِنْ غَالِبٍ۔ مِنْ عَالِمٍ۔ مِنْ خَادِمٍ۔ مِنْ حَاکِمٍ۔ مِنْ هَالِكٍ۔ مِنْ اَمِیْرٍ۔

احترازی مثال مِنْ حَمْدٍ عَلِيمٍ حَكِيمٍ یہاں حرف حاء سے پہلے ہے۔ اتفاقی مثال مَنْ تَقَدَّتْ - كُنْتُمْ زَيْدٌ كَرِيمٌ۔

(۱۵)

قانون : ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنامی کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارع مابعدش ساکن ماند ہمزہ وصلی مضموم در اولش در آورند و جو با بشہ طیکہ مضارع اونیز مضموم العین باشد و گرنہ ہمزہ مکسورہ و اگر مابعدش متحرک ماند مضمون شد بوقف آخر

اس قانون کا نام ہے امر حاضر معلوم کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے پہلا حکم یہ ہے کہ تاحرف مضارعتہ کی جگہ ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تامضارعتہ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تَنْصَرِفُ یہاں متحرک ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مضارع معلوم مضموم العین ہو۔ احترازی مثال تَنْصَرِبُ یہاں مضموم نہیں۔ اتفاقی مثال تَنْصُرُوْ سے اَنْصُرُوْ دوسرا حکم یہ ہے کہ تاحرف مضارعتہ کی جگہ ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تاحرف مضارعتہ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ احترازی مثال تَنْصَرِفُ دوسری شرط یہ ہے کہ مضارع مضموم العین نہ ہو۔ احترازی مثال تَنْصُرُوْ اتفاقی مثال مکسور العین کی تَنْصَرِبُ سے اِضْرِبُ مفتوح العین کی تَعْلَمُ سے اِعْلَمُ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تامضارعتہ کو حذف کر کے آخر کو وقف کرنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ تامضارعتہ کا بعد والا حرف متحرک ہو۔ احترازی مثال تَنْصَرِبُ تَنْصُرُوْ۔ اتفاقی مثال تَنْصَرِبُ تَنْصَرِفُ سے صَارِبٌ صَرِفٌ

لہ حروف اخفاء :

تَا و تَاءٌ و جِمْ و دَالٌ و ذَالٌ و زَاوٌ سَيْنٌ و شَيْنٌ : صَادٌ و ضَادٌ و طَاٌ و ظَاٌ و فَاوٌ و كَافٌ و قَافٌ بِيْنِ

مِنْ تَقَدَّتْ	مِنْ جَاءَكَ	مِنْ دَافِقٍ	مِنْ ذَاكِرٍ	مِنْ زَاكِرٍ	مِنْ سَاكِرٍ	مِنْ شَاكِرٍ	مِنْ صَابِرٍ	مِنْ ضَابِرٍ	مِنْ طَاهِرٍ	مِنْ ظَاهِرٍ	مِنْ فَاخِرٍ	مِنْ كَرِيمٍ	مِنْ قَائِمٍ	
كَلَامَةً تَدْعَى	مَطَاعٍ تَعَامِلِينَ	فَصْبَرٌ جَمِيلٌ	عَدَابًا دُونَ	جَوَادٍ دَاجِرٍ	شَجَاعٍ زَاجِرٍ	أَسْمَاءٍ سَعِيدِيَّتُهَا	سَبِيحٍ شَدَادٍ	قَوْمًا صَابِرِينَ	قُوَّةً ضَعْفَاءَ	قَوْمًا ظَالِمُونَ	أَكْبَرِيٍّ ظَالِمٍ	رَجُلٌ يَفِيءُ	رَسُولٌ كَرِيمٌ	رَجُلٌ قَسِيمٌ

فائدہ: امر حاضر معلوم ہمیشہ مضارع مخاطب معلوم سے بنایا جاتا ہے وہ اس طرح کہ اگر مضارع معلوم میں وجوبی قانون سے تعلیل ہوتی ہے تو تعلیل کے بعد والی صورت سے امر حاضر معلوم بنا کر یں گے جیسے تَعِدُّ دراصل تَوَعِدُ میں فاکلمہ وجوبی قانون سے حذف شدہ ہے۔ حکم سوم جاری کر کے امر عِدُّ پڑھیں گے اگر مضارع میں خلاف قانون یا جوازی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو قبل از تعلیل والی صورت سے امر بنا کر یں گے جیسے مُكْرِمٌ اصل میں تَاكْرِمٌ تھا ہمزہ خلاف قانون حذف ہے۔ اب اس کی اصل تَا كْرِمٌ سے امر حاضر اَكْرِمٌ پڑھیں گے۔ جوازی قانون سے تعلیل شدہ کی مثال جیسے کہ تَا حَبْلٌ دراصل تَوَجَلُّ سے اَوْجَلُّ

قانون: چون نون تاکید ثقیلہ بانون ضمیری متصل شود الف فاصلہ میان ایشان در آرد و جوباً

۱۶

اس قانون کا نام ہے الف فاصلہ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ایک شرط ہے۔ حکم یہ ہے کہ نون ضمیری اور نون تاکید کے درمیان الف فاصلہ لانا واجب ہے۔ بشرط یہ ہے کہ نون تاکید نون ضمیری سے متصل ہوں۔ احترازی مثال لِيَكُوْنَنَّ یہاں نون تاکید اصلی سے متصل ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرَبَنَّ سے اِضْرَبَنَّ پھر فتح نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے "بہ مشابہت نون ثننیہ" تو اِضْرَبَنَّ ہو جائے گا۔

قانون: ظرف صحیح مہوز اجوف کہ مضارع او بر وزن يَفْعَلُ ومثال مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ می آید و صحیح مہوز اجوف کہ مضارع او از غیر يَفْعَلُ و ناقص و لفیف و مضاعف مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ می آید و ما سوائے ایشان شاذ است و از غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آید و جوباً۔

۱۷

اس قانون کا نام ہے ظرف کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں کا مل تیسرے

ف: نون تاکید ثقیلہ و ضعیفہ دونوں غیر عاملہ ہیں۔ تاکید فعل کے لیے ہیں۔ مضارع منفی بلا و ما میں قلیل آتے ہیں جیسے مَا يَضْرِبَنَّ وَلَا يَضْرِبَنَّ اور حمز میں تو بہت قلیل آتے ہیں جیسے لَمْ يَعْلَمَنَّ، امر اور نہی میں کثیر مستعمل ہیں اور اسم میں کبھی کبھی ضرورت شوری کے لیے آتے ہیں۔

حکم کے لیے ایک شرط۔

نوٹ : پہلے دو حکم صرف ابواب ثلاثی مجرد کے لئے ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح مہوز، اجوف، مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال نَصَرَ يَنْصُرُ۔ اتفاتی مثال صحیح کی ضَرْبُ يَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ بر وزن مَفْعِلٍ۔ مہوز کی اذْذِيَاذُذُ سے مَاذُذُ اجوف کی طَوْحَ يَطْوِجُ۔ مَطْوِجٌ دوسری شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو مطلقاً احترازی مثال ضَرْبُ يَضْرِبُ یہ باب مثال نہیں اتفاتی مثال وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔ يَسِرُ يَسِيرٌ سے مَيْسِرٌ دوسرا حکم یہ کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب صحیح، مہوز، اجوف۔ مضارع يَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال ضَرْبُ يَضْرِبُ اتفاتی مثال صحیح کی نَصَرَ يَنْصُرُ سے مَنَصْرٌ مہوز کی اَمَرَ يَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ۔ قَالَ يَقُولُ سے مَقُولٌ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب ناقص، لئيف مضاعف کا ہو۔ مطلقاً احترازی مثال نَصَرَ يَنْصُرُ اتفاتی مثال ناقص کی دَعَا يَدْعُو سے مَدْعَىٰ کہ اصل میں مَدْعَىٰ تھا لئيف کی وَتِي يَتِي سے مَوْقِي کہ اصل میں مَوْقِي تھا مضاعف کی مَدَّ يَمُدُّ سے مَمْدٌ کہ اصل میں مَمْدٌ تھا۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے شرط یہ ہے کہ شش اقسام میں ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔ احترازی مثال ضَرْبُ يَضْرِبُ یہ ثلاثی مجرد ہے۔ اتفاتی مثال ثلاثی مزید کی يَضَارِبُ سے مَضَارِبٌ۔ رباعی مجرد کی يَدْحُرُجُ سے مَدْحَرَجٌ

فائدہ : ابواب ثلاثی مجرد کی طرف مذکورہ قانون کے خلاف آئے تو اس کو شاذ کہتے ہیں۔ شاذ کے تین قسم ہیں (۱) شاذ موافق قانون مخالف استعمال جیسے سَجَدٌ يَسْجُدُ مَسْجِدٌ (۲) شاذ موافق استعمال مخالف قانون جیسے سَجَدٌ يَسْجُدُ مَسْجِدٌ (۳) شاذ مخالف استعمال قانون جیسے سَجَدٌ يَسْجُدُ مَسْجِدٌ یہ قبیح ہے۔

۱۔ مطلقاً کا مطلب یہ ہے مثال واوی ہو یا یائی۔ مضارع مفتوح العين ہو خواہ مکسور العين خواہ مضموم العين اس نسبت سے اتفاتی کل چوتھائیں ہوں گی۔ جیسے يُوْعِدُ سے مَوْعِدٌ، يُوْجَلُ سے مَوْجِلٌ، يُوْسَمُ مَوْسِمٌ، يَمِينُ سے مَيْمِينٌ، يَمِينُ سے مَيْمِينٌ

۲۔ مطلقاً کا مطلب ناقص واوی ہو یا یائی بہرہ صورت عين کلمہ مضارع۔ لئيف بھی مقرون ہو یا مفروق بہرہ حرکات عين کلمہ مضارع۔ مضاعف ثلاثی بہرہ حرکات عين کلمہ مضارع۔ امثلاً خود سوچ کر نکالیں۔

۱۸ **قانون :** ہر الف کہ حرکت ماقبلش مخالف شود آن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند و جو با۔

اس قانون کا نام ہے **صَوْرِبِ مَضَارِبِ** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے اور دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ الف کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ الف ہو۔ احترازی مثال **قَوْلٌ سَبِيحٌ** یہاں الف نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو۔ احترازی مثال **قَالَ بَاعَ** یہاں حرکت ماقبل موافق ہے۔ اتفاقی مثال **صَارَبَ** سے **صَوْرِبَ** **مَضَارِبَ** سے **مَضَارِبَ** **مُضَارِبَ**۔

۱۹ **قانون :** ہر الف مقصورہ سیوم جا بدل از واو یا اصلی کہ امالہ کردہ نشود وقت بنا کردن تشنیہ و جمع مؤنث سالم آن را بواو مفتوحہ بدل کنند و جو با و غیر اینہا را بیا و مدودہ اصلی را ثابت گزارند و تانیثی را بواو بدل کنند و جو با و در غیر ایشان ہر دو وجہ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے الف مقصورہ و الف مدودہ کا قانون اس کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے **فائدہ :** (۱) وہ الف جو اسم کے آخر میں آئے اس کی دو قسمیں ہیں علام مقصورہ علام مدودہ۔ مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد جیسے **عَصَا حَبَلِي**۔ مدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو چاہے اصلی ہو یا زائد جیسے **قُرَاءٌ حَمْرَاءُ** الف مدودہ کی تین قسم ہیں۔ (۱) تانیثی جیسے **حَمْرَاءُ** (۲) اصلی یعنی مقابلاً کلمہ کے غیر تبدیل ہو جیسے **قُرَاءٌ** (۳) غیر اصلی جیسے **عِلْبَاءُ صُرْبَاءُ**۔ **عِلْبَاءُ** میں الف مدودہ زوائد الحاق میں سے ہے **قُرْطَاس** کے ہونے کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہے۔ اس کے لیے پانچ حکم ہیں دو حکم الف مقصورہ کے لیے تین حکم الف مدودہ کے لیے پہلا حکم یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تشنیہ و جمع مؤنث سالم

۱۰ **صَادِبَ** جب اس سے ماضی مجہول بنائیں تو حرف اول کو ضمہ دیں گے تو اب الف کی ماقبل کی حرکت مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل یعنی واؤ سے تبدیل کر کے ماقبل آخر کو کسرو دے کر **صَوْرِبَ** پڑھیں گے۔

۱۱ **مَضَارِبَ** جب اس کی جمع افضل و تصغیر بنائیں گے تو الف کی حرکت ماقبل والی مخالف ہوگئی تو اس الف کو موافق حرکت ماقبل حرف علت یعنی یا سے تبدیل کر کے **مَضَارِبَ** **مُضَارِبَ** پڑھیں گے۔ **فائدہ :** **بَحْرَاءُ** یہ اصل میں دو الف تھے ایک تانیث کا دو سر مد صوت کا چونکہ دوسرے الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوا (بقانون دعاء) اس وجہ سے وہ ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اس کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں ہر جماعت کے لیے دو شرطیں ہیں پہلی جماعت کی شرط اول۔ الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال ضُرْبِيْ یہاں الف چوتھی جگہ پر ہے شرط دوم۔ الف مقصورہ واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ احترازی مثال رَحِيْ اصل میں رَحَى تھا الف مقصورہ بدل یا سے ہے۔ اتفاقی مثال عَصَا سے عَصَوَانِ عَصَوَاتٍ دوسری جماعت کی شرط اول۔ الف مقصورہ اصلی ہو۔ احترازی مثال عَصَا یہ الف مقصورہ بدل از واؤ ہے۔ رَحِيْ یہ بدل از یا ہے۔ شرط دوم۔ ایسا الف مقصورہ جس میں امالہ نہ ہو سکے۔ احترازی مثال بَلِيْ کیونکہ اس میں امالہ ہو سکتا ہے۔ اتفاقی مثال اِلِيْ "جب کسی کا نام رکھ دیں" سے اِلْوَانِ اِلْوَاتٍ۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ الف مقصورہ کو تشنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ پہلے حکم کے دونوں جماعتوں کی شرطیں نہ پائی جاتیں۔ احترازی مثال عَصَا۔ اِلِيْ اتفاقی مثال يَلِيْ (سوم جا باشد) ضُرْبِيْ (چہارم باشد) مُصْطَفِيْ (پنجم جا باشد) مُسْتَدْعِيْ (ششم جا باشد) سے بَلِيَانِ بَلِيَاتٍ ضُرْبِيَانِ ضُرْبِيَاتٍ، مُصْطَفِيَانِ مُصْطَفِيَاتٍ، مُسْتَدْعِيَانِ مُسْتَدْعِيَاتٍ جبکہ یہ کسی کے علم ہوں۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ الف مدودہ کو تشنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت ثابت رکھنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ الف مدودہ اصلی ہو یعنی مقابلہ لام کلمہ کے اور بدل شدہ بھی نہ ہو۔ احترازی مثال حَمْرَاءُ یہ تائیدی ہے۔ اتفاقی مثال قَرَاءُ سے قَرَأْنَ قَرَأَتْ چوتھا حکم یہ ہے کہ الف مدودہ کو تشنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ الف مدودہ تائیدی ہو۔ احترازی مثال قَرَاءُ یہ اصلی ہے اتفاقی مثال حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ حَمْرَاوَاتٍ پانچواں حکم یہ ہے کہ الف مدودہ کو تشنیہ و جمع مؤنث سالم بناتے وقت دو وجہ پڑھنا جائز ہے یعنی ثابت رکھنا یا واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔ شرط یہ ہے کہ سابقہ حکموں کی شرطیں نہ پائی جائیں یعنی اصلی و تائیدی نہ ہو۔ احترازی مثال قَرَاءُ حَمْرَاءُ اتفاقی مثال بَرَاءُ الحَاقِيْ عِلْبَاءُ سے عِلْبَاوَانِ عِلْبَاوَاتٍ یا عِلْبَاوَانِ عِلْبَاوَاتٍ برائے بدل از واؤ کِسَاءُ سے كِسَاءُ اِنْ كِسَاءَاتٍ یا كِسَاءَوَانِ كِسَاءَوَاتٍ

اس میں کٹاؤ نہ تھا

۱۔ امالہ کہتے ہیں الف کو یا کی بُودے کر پڑھنا نہ مکمل الف ہونہ مکمل یا ادا ہو بلکہ درمیان میں ہی رہے اور فتح ماقبل کو کسرہ کی بودیکر پڑھنا، نہ مکمل فتح پڑھا جائے نہ مکمل کسرہ۔ اس طرح کی ادائیگی کے لیے قراہ حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنے ہوں گی۔

مبذیات کے ان چھ کلموں میں امالہ ہو سکتا ہے جبکہ یہ کسی کے نام ہوں مَتَى۔ اَتَى۔ ذَا یہ تین اسم ہیں بَلِيْ۔ يَا۔ لَآ یہ تین حرف ہیں

برائے بدل از یا رداء سے رداء ان رداءات یا رداء ان رداءات پڑھنا جائز ہے

قانون : ہر کلمہ حلقی العین کہ بروزن فعل باشد سوائے اصل در آن سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در شہد شہد شہد شہد و در فخذ فخذ فخذ فخذ جائز است و اگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ و در اسم سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز است چنانچہ در علم علم و در کتب کتب کتب کتب جائز است و در وزن فعل فعل و در فعل فعل و در فعل فعل و در فعل فعل خواندن جائز است۔

(۲۰)

اس قانون کا نام ہے حلقی العین کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط۔ پہلا حکم یہ ہے کہ سوائے وزن اصلی کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ حلقی العین ہو یعنی عین کلمہ میں حرف حلقی ہو احترازی مثال علم یہ حلقی العین نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ کلمہ فعل کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال سئل یہ فعل کے وزن پر نہیں اتفاقی مثال شہد سے شہد شہد شہد فخذ سے فخذ فخذ فخذ فائدہ: فعل کی صورت حقیقتاً ہو یا حکماً حقیقتاً وہ کلمہ جس کے تین حروف ہوں اور فعل کے وزن پر ہوں جیسے شہد فخذ حکماً وہ کلمہ جس کے بعض حروف کا ابتداء یا انتہاء اعتبار کیا جائے تو فعل کی شکل حاصل ہو ابتداء جیسے وہی سے وہی۔ انتہاء جیسے یشتہر سے یشتہر الخ مشتہر سے مشتہر الخ دوسرا حکم یہ ہے کہ فعل میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل وزن کے دو وجہ پڑھنا جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ کلمہ حلقی العین نہ ہو۔ احترازی مثال شہد یہ حلقی العین ہے دوسری شرط یہ ہے کہ فعل کی صورت ہو حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال ضرب یہ فعل کی صورت نہیں۔ اتفاقی مثال حقیقتاً فعل کی علم سے علم۔ یکتب سے یکتب اسم کی حقیقت کتب سے کتب کتب۔ مکتب سے مکتب مکتب تیسرا حکم یہ ہے کہ سوائے اصل کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے شرط یہ ہے کہ ان چاروں اوزانوں میں سے کوئی وزن ہو۔ احترازی مثال فخذ۔ اتفاقی مثال ا۔ فعل سے فعل جسے عصد سے عصد فائدہ: لام امر جب واویا یا اشم تامل ہو جاتے ہیں وہاں فعل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے لام کو اس کے پڑھتے ہیں جیسے واویا کو

- ۲- فِعْلٌ سے فِعْلٌ جیسے اِبْلٌ سے اِبْلٌ ۳- فَعْلٌ سے فَعْلٌ جیسے عُنُقٌ سے عُنُقٌ
۳- فَعْلٌ سے فَعْلٌ جیسے قُفْلٌ سے قُفْلٌ۔

قانون : ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین
باشد یاد در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد
در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اتین را بغیر یا تے حرکت کیرہ
می دہند جواز او در آبی یا بی یا تے رانیز۔

(۲۱)

اس قانون کا نام ہے اِعْلَمَ تَعْلَمَ نَعْلَمُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں کامل -
حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو بغیر یا کے "غیر اہل حجاز کے نزدیک" حرکت کسرو کی دینا جائز ہے،
پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین، مضارع مفتوح العین ہو۔ احترازی مثال ضَرَبَ يَضْرِبُ
یہاں ماضی مفتوح العین و مضارع مکسور العین ہے۔ اتفاقی مثال عَلِمَ يَعْلَمُ تَعْلَمُ سے نَعْلَمُ۔ اَعْلَمُ سے
اِعْلَمُ۔ نَعْلَمُ سے نَعْلَمُ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ابتداء میں ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال
اَكْرَمَ يَكْرُمُ تَكْرُمُ۔ اتفاقی مثال اَكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ تَكْتَسِبُ سے اَكْتَسَبَ۔ اَكْتَسَبَ سے اَكْتَسَبُ۔ نَكْتَسِبُ سے
نَكْتَسِبُ تَكْتَسِبُ تَكْتَسِبُ سے نَكْتَسِبُ۔ اتفاقی مثال اَكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ تَكْتَسِبُ سے اَكْتَسَبُ۔ اَكْتَسَبَ سے اَكْتَسَبُ۔
صَوَّرَ يَصَوِّرُ تَصَوِّرُ۔ اتفاقی مثال اَصْفَرَّ يَصْفَرُّ تَصْفَرُّ۔ اَصْفَرَّ سے اَصْفَرُّ۔
نَتَصَرَّفُ سے نَتَصَرَّفُ۔

فائدہ :

قانون : ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مفاعِلٌ آن را یہ ہمزہ
بدل می کنند و جو با زائدہ را مطلقاً و اصلی را بشرط تقدم حرف علت بر
الف مفاعِلٌ

(۲۲)

۱- تَفَعَّلُ ۲- تَفَاعَلُ ۳- تَفَعَّلُ

۱- تَفَعَّلُ ۲- تَفَاعَلُ ۳- تَفَعَّلُ

اس قانون کا نام ہے شَرَاِئِفُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے، حرفِ علت اصلی ہو تو اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ اگر زائد ہو تو اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جانت ضروری ہے۔

فائدہ: وزن تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) صرفی (۲) صُورِی (۳) عروضی۔

صرفی: وہ ہے جس میں تعداد حروف، حرکات، سکناات، اصل، زائد کا اعتبار ہو یعنی حروف اصلی مقابلہ اصلی زائدہ مقابلہ زائدہ حرکت مقابلہ حرکت، ساکن مقابلہ ساکن جو جیسے شَرَاِئِفُ بروزن مَفَاعِلُ صوری: وہ ہے جس میں تعداد حروف حرکات سکناات کا اعتبار ہو اصل وزائدہ کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے شَرَاِئِفُ بروزن مَفَاعِلُ

عروضی: وہ ہے جس میں تعداد حروف کا اعتنا ہو ساکن مقابلہ ساکن، متحرک مقابلہ متحرک ہو لیکن بعینہ وہی حرکت نہ ہو جو موزون میں ہے۔ جیسے شَرِيفٌ بروزن فُحُولٌ موزون میں حرف اول پر حرکت فتح ہے اور وزن میں حرکت ضمہ ہے۔ حکم یہ ہے کہ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ حرف علت زائدہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ حرف علت الف کے بعد ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ یہاں الف کے بعد نہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ الف مَفَاعِلُ کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ اَيَّاسٍ۔ یہاں حرف علت الف مَفَاعِلُ سے پہلے ہے اتفاقاً مثال شَرَاِيفٌ عَجَائِزٌ رَسَائِلٌ پڑھنا واجب ہے۔

حرف علت اصلی کی پہلی شرط حرف علت الف کے بعد ہو احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ دوسری شرط یہ ہے کہ الف مفاعل کے بعد ہو۔ احترازی مثال اَوَاعِدُ اَيَّاسٍ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ الف مَفَاعِلُ

سے پہلے بھی حرف علت کا ہو۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَايِعُ یہاں الف مَفَاعِلُ سے پہلے حرف علت نہیں۔ اتفاقاً مثال قَوَائِلُ بَوَائِعُ پڑھنا واجب ہے۔ الف کی مثال نہیں، کیونکہ الف اصلی ہوتا ہی نہیں۔

فائدہ: وزن نکالتے وقت صرفی وزن استعمال ہوتا ہے۔ زیر بحث قانون کی شرطوں میں وزن صوری استعمال ہوتا ہے باقی عروضی کہیں بھی استعمال نہیں ہوتا ہے نہ وزن نکالتے وقت نہ زیر بحث قانون کی شرطوں میں

۱۔ مثال حرف علت زائدہ واقع ہو بعد الف مفاعل و قبل الف مفاعل بھی حرف علت ہو جیسے طَوَائِقُ سے طَوَائِقُ جمع طَوَقٌ طَوَائِدُ سے طَوَائِدُ جمع طَوَيْلَةٌ حَوَائِلُ سے حَوَائِلُ جمع حَوَالَةٌ۔ سوال: جَدَاوِلُ میں حرف علت بعد الف مفاعل ہے اس حرف علت کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا؟ جواب: ہم نے کہا حرف علت زائدہ ہو یہ اصلی کے حکم میں ہے یہ جَعَا فَرَسٌ ملحق ہے سوال: طَوَائِقُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد ہے ہمزہ سے تبدیل کیوں نہیں کیا جواب: ہم نے کہا حرف علت الف مفاعل کے بعد ہر یہ الف مفاعل کے بعد ہے



قانون : ہمزہ زائدہ کہ واقع شود در اول کلمہ وصلی باشد یا قطعی حکم وصلی اینکہ در درج کلام و متحرک شدن مابعد بیفتد و حکم قطعی عکس این است ہمزہ قطعی نہ قسم است ، ہمزہ باب افعال و واحد تکلم و اسم تفضیل و جمع و اعلام و بنا و فعل تعجب و استفہام و ندا و اسوائے ایشان وصلی اند۔

اس قانون کا نام ہے ہمزہ وصلی و ہمزہ قطعی کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لئے دو شرطیں کامل ہیں۔ دوسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

فائدہ : ہمزہ جو اول کلمہ میں زائد ہوگا اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی ہمزہ وصلی وہ ہے جو درمیان میں آکر گر جائے۔ اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے ملانے۔ اور ہمزہ وصلی ضرورت لفظی کی خاطر لایا جاتا ہے۔ بعد از ضرورت قرارت میں حذف ہو جاتا ہے۔ ہمزہ وصلی اصل میں مبنی بر کسرہ ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ اور کہیں کہیں عین کلمہ کی مناسبت سے ہمزہ وصلی مضمومہ بھی آتا ہے جیسے اَنْضِرْ اور کہیں کہیں ثقل سے بچنے کے لیے ہمزہ وصلی مفتومہ بھی آتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ ہمزہ قطعی وہ ہے جو درمیان میں آکر نہ گریے اور ضرورت لفظی کی خاطر نہ لایا گیا ہو۔ پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں ہمزہ ابتدائے کلام میں ہے۔ اتفاقی مثال اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہاں متحرک نہیں۔ اتفاقی مثال سَلِّ کہ اصل میں اِسْتَلِّ تھا۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ہمزہ قطعی ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبْ یہ وصلی ہے۔ اتفاقی مثال ہمزہ باب افعال کی جیسے اَكْرَمْ و احد تکلم کی اَضْرِبْ اسم تفضیل کی جیسے اَضْرَبْ ہمزہ جمع جیسے اَشْرَافُ ہمزہ اعلام جیسے اِسْمَاعِيلُ ہمزہ بنا جیسے اِنَّ اَنْ ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبِيْہَ ہمزہ استفہام جیسے اَنْذَرْتُمْ ہمزہ ندا جیسے اَعْبَدُ اللّٰہَ ہمزہ کا مابعد متحرک اور درج کلام ہو جیسے وَاَعِدُّوْا اَصْلٰی وَاَعِدُّوْا تھا۔

فائدہ : جہاں ہمزہ وصلی کی پہلی شرط پائی جائے گی وہاں ہمزہ قرارہٴ حذف ہوگا کتابتہً باقی رہے گا جیسے

لے اِسْتَلِّ بقانون یَسَلُّ اِسْتَلُّ ہوا بقانون زیر بحث سَلِّ ہوا۔ لے باب افعال یعنی خواہ مصدر ہو، خواہ ماضی، خواہ امر۔ لے ہمزہ بنا وہ کلمہ جہاں ہمزہ ہے وہ مبنی ہو اگر ہمزہ کو حذف کر دیا جائے تو کلمہ کا معنی فاسد ہو جیسے اِنَّ اَنَا اَنْتَ۔ الخ

وَأَعْلَمُوا اور جہاں دوسری شرط پائی جائے گی وہاں ہمزہ قرارۃ و کتابتہ دونوں میں حذف ہوگا جیسے
سَلْبِيَّ اسْتَرَأْتِيْلَ۔

سوال : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ہمزہ وصلی بصورت درج کلام ہونے کے باوجود قرارۃ و کتابتہ دونوں میں کیوں حذف ہے ؟

جواب : اس مقام میں کثرت قرارت اور کتابت کی وجہ سے قرارت و کتابت دونوں میں حذف کیا گیا ہے اس پر
شاید جہاں یہ ضرورت نہیں وہاں کتابتہ باقی ہے جیسے اِقْتَرًا بِاسْمِ رَبِّكَ

۲۴) قانون : ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی بود در مضارع معلوم
او حرف اتین را حرکت ضمّہ می دھند و جو با۔

اس قانون کا نام ہے یُكْرِمُ يُصَرِّفُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔ حکم یہ ہے
کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔ شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی کے صرف
چار حرف ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ یہ تین حرف ہیں اِكْتَسَبَ یہ پانچ حروف ہیں اتفاقاً مثال اَكْرَمَ
صَرَفَ سے یُكْرِمُ يُصَرِّفُ۔

۲۵) قانون : ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد
در مضارع معلوم او ما قبل آخر را بر حال خود می دارند و جو با و اگر
تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ می دہند سو آئے ابواب ثلاثی مجرد۔

اس قانون کا نام ہے یُكْرِمُ يُصَرِّفُ کا۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط۔
پہلا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ما قبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو

۱۔ یہ قانون ثلاثی مجرد کے ابواب کے لیے نہیں کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب سماع پر موقوف ہیں یعنی عرب والے جہاں کسرہ دیں گے
ما قبل آخر کو تو وہاں سماعاً کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔ باقی یہ قانون قیاسی ابواب کے لیے ہے۔

کہ اس کی ماضی کے اول میں تائے زائدہ مطرودہ ہو۔ احترازی مثال اَکُوْرَمَ یہاں تا نہیں۔ اتفاقاً مثال تَصْرَفُ تَضَارِبُ سے یَتَصْرَفُ یَتَضَارِبُ۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں ما قبل کو کسرو دینا واجب ہے شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کے اول میں تا زائدہ مطرودہ نہ ہو۔ احترازی مثال تَصْرَفَ یہاں تا زائدہ ہے۔ اتفاقاً مثال اَکُوْرَصْرَفَ دَحْجَ سے یَکْرُمُ یُصْرَفُ یَدْحَرْجُ۔

قانون: ہر تائے مضارع کہ داخل شود بر تائے تَفَعَّلُ یا تَفَاعَلُ
یا تَفَعَّلُ در مضارع معلوم او حذفِ یکے جائز است۔

(۲۶)

اس قانون کا نام ہے تَصْرَفُ تَضَارِبُ تَدْحَرْجُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں دو تاؤں میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے شرط یہ ہے کہ تا مضارع داخل ہو تا زائدہ مطرودہ پر۔ احترازی مثال تَرُكُ یہاں تا زائدہ پر داخل نہیں۔ اتفاقاً مثال تَصْرَفُ تَضَارِبُ تَدْحَرْجُ سے تَصْرَفُ تَضَارِبُ تَدْحَرْجُ۔
نوٹ: اِنْتَدَّ یَتَقَدُّ کے قانون کو مثال کے قوانین میں ملاحظہ فرمادیں۔

۱۔ امام سیبویہ و بصریین کے نزدیک تائے ثانیہ کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ پہلی تا علامت مضارع ہے وَالْعَلَامَةُ لَا تُحذفُ، ابن ہشام کو فیوں کے نزدیک پہلی تا کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ تا ثانیہ علامتِ باب ہے اور رعایتِ باب الیٰ ہے سوال: دو تاؤں میں سے ایک کو حذف کرنے کی وجہ کیا ہے؟ جواب: دو تا زائدہ کے ابتداء کلام میں جمع ہونے سے نقل پیدا ہوتا ہے تو اس نقل سے بچنے کی خاطر ایک کو حذف کرتے ہیں سوال: یہی وجہ تو مضارع مجہول میں بھی ہے تو وہاں حذف کیوں نہیں کرتے ہیں؟ جواب: اگر مضارع مجہول تفعّل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو با تفعیل کے مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر باب تفاعل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب مفاعله کے مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر با تفعیل میں تائے ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو باب فعلہ کی مضارع مجہول سے التباس ہو جاتا ہے، اگر پہلی تا کو حذف کرتے ہیں تو انہی ابواب کے مضارع معلوم محذوف التباس سے التباس ہو جاتا ہے۔

قانون : اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب
افتعال تائے ویر اجنس فاکلمہ کردہ جواز جنس در جنس ادغامی کنندہ جویا

۲۷

اس قانون کا نام اِسْمَعِ اِسْتَبَّہ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ تا افتعال کو جنس فاکلمہ کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔ پہلی شرط یہ ہے کہ سین شین ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ یہاں سین شین نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ سین شین مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال سَمِعَ شَبَّہ اتفاقی مثال اِسْتَمَعَ اِسْتَبَّہ سے اِسْمَعَ اِسْتَبَّہ۔

قانون : اگر یکے از صاد، ضاد و ط و ظا کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ
باب افتعال تائے ویر ط اکنندہ و جویا پس اگر مقابلہ فاکلمہ ط است
ادغام واجب است اگر ظا است اظہار و ادغام دو طرفہ یعنی ط اظا
کردن و عکس و جائز است اگر صاد ضاد باشد اظہار و ادغام ایک طرفہ
یعنی ط ارضا و ضاد کردن جائز است نہ عکس او۔

۲۸

اس قانون کا نام ہے اِظْلَمَ اِظْلَمَ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں ایک حکم عمومی تین حکم خصوصی ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ تا افتعال کو ط کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ صاد ضاد ط اظا میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ یہاں مذکورہ چار حرفوں میں سے کوئی نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ ان چار حرفوں میں سے کوئی ایک مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال صَبْرَضْرَبَ طَلَمَ ظَلَمَ یہاں باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِطْلَبَ اِظْلَمَ

لہ اِسْمَعَ اِسْتَبَّہ تا کو جنس فاکلمہ کیا تو اِسْمَعَ اِسْتَبَّہ ہوئے پھر جنس کو جنس میں ادغام کیا متجانسین سے تو اِسْمَعَ اِسْتَبَّہ ہوئے۔

اِصْتَبَرَ اِصْتَرَبَ سے اِطْلَبَ اِظْلَمَ اِضْطَرَبَ اِضْطَبَرَ دوسرا حکم یہ ہے کہ طا کو ط میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون تجانس پہلی شرط یہ ہے کہ طا مقابلہ فاکلمہ کے ہو۔ احترازی مثال اِزْتَبَطَ یہاں مقابلہ لام کے ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال طَلَمَ یہ باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ اتفاقی مثال اِطْلَبَ سے اِطْلَبَ۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ اظہار جائز و ادغام دو طرفہ۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ظا ہو۔ احترازی مثال اِطْلَبَ یہاں ظا ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال اِظْلَمَ اِظْلَمَ اِظْلَمَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِظْلَمَ اِظْلَمَ اِظْلَمَ کی اِظْلَمَ اِظْلَمَ اِظْلَمَ چوتھا حکم یہ ہے کہ اظہار و ادغام یک طرفہ جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ صاد ضاد ہو۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ یہاں صاد ضاد نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال صَبَرَ ضَرَبَ اتفاقی مثال اظہار کی صَطَبَرَ اِضْطَبَرَ۔ ادغام کی اِصْبَرَ اِضْرَبَ۔

قانون : اگر یکے از دال، ذال، زاء واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال تائے ویرا دال کردہ و جو با دال را در دال ادغامی کنند و جو با و ذال مثل ظا و زامثل صاد ضاد است۔

(۲۹)

لہ اِطْلَبَ اصل میں اِطْلَبَ تھا پہلے حکم عمومی میں سے تا افتعال کو ط کیا تو اِطْلَبَ ہو پھر اسی حکم سے طا کو ط میں ادغام کیا تو اِطْلَبَ ہو لہ ظا نائے افتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال و جو با طا ہو جائے گی جیسے اِظْلَمَ اب یہاں تین صورتیں ہیں جائز پہلی صورت۔ فک ادغام (اظہار) جیسے اِظْلَمَ۔ یہ وجہ بہتر اور کثیر الاستعمال ہے دوسری صورت ادغام یعنی طا کو ظا کر کے ظا کو ظا میں ادغام کریں جیسے اِظْلَمَ یہ صورت بھی کثیر الاستعمال ہے اس لیے کہ اس میں اس امر پر دلالت ہے کہ اس کا فاکلمہ ظا ہے نہ کہ طا مہملہ، لیکن یہ صورت خلاف قیاس ضرور ہے۔ تیسری صورت ادغام یعنی ظا معجمہ کو طا مہملہ کر کے طا کو ط میں ادغام کریں جیسے اِظْلَمَ یہ قلیل الاستعمال و موافق قیاس ہے لہ صاد ضاد جب فافتعال کی جگہ واقع ہو تو تائے افتعال ط سے و جو با تبدیل ہو جائے گی جیسے اِصْطَبَرَ اِضْطَبَرَ۔ اب یہاں دو صورتیں ہیں جائز پہلی صورت۔ فک ادغام (اظہار) جیسے اِصْطَبَرَ اِضْطَبَرَ یہ صورت احسن اور اکثر ہے۔ دوسری صورت ادغام بقلب طا بجنس ماقبل یعنی طا کو صاد ضاد کر کے صاد کو صاد میں اور ضاد کو ضاد میں ادغام کریں جیسے اِصْبَرَ اِضْرَبَ باقی اس کے برعکس جائز نہیں یعنی صاد ضاد کو طا کر کے طا کو ط میں ادغام کریں جیسے اِطْبَرَ اِطْرَبَ کیونکہ اس صورت میں حرف صغیر صاد اور حرف ضوی مشعر (ضاد) کا ادغام غیر میں لازم آتا ہے حالانکہ یہ صرف اپنی مثل میں ادغام ہو سکتے ہیں مثلاً صاد ضاد میں اور ضاد ضاد میں۔ اور یہ ادغام خلاف قیاس بھی ہے۔ فافہم وانصف

اس قانون کا نام ہے اِدْعَمَ اِذْ كَرَّ اِزْجَرَ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں۔ ایک حکم عمومی،
 تین حکم خصوصی۔ ہر حکم کے لیے دو دوش شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ تا افتعال کو دال کرنا واجب ہے۔
 پہلی شرط دال ذال ان تین حروف میں سے ایک حرف ہو۔ احترازی مثال اِكْتَسَبَ یہاں کوئی نہیں
 دوسری شرط مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال ذَكَرَ ذَكَرَ زَجَرَ یہاں باب افتعال نہیں۔
 اتفاقی مثال اِدْعَمَ اِذْ تَكَرَّرَ اِزْجَرَ سے اِدْعَمَ اِذْ كَرَّ اِزْجَرَ
 دوسرا حکم یہ ہے کہ دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین پہلی شرط یہ ہے کہ دال ہو۔
 احترازی مثال اِكْتَسَبَ یہاں دال نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی
 مثال دَعَمَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِدْعَمَ سے اِدْعَمَ۔ تیسرا حکم یہ ہے کہ اظہار جائز
 و ادغام دو طرفہ پہلی شرط یہ ہے کہ ذال ہو۔ احترازی مثال اِكْتَسَبَ یہاں ذال نہیں دوسری شرط
 یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ذَكَرَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی
 اِذْ كَرَّ اِدْعَمَ کی اِذْ كَرَّ اِذْ كَرَّ۔ چوتھا حکم یہ ہے کہ اظہار و ادغام یک طرفہ جائز ہے پہلی شرط
 یہ ہے کہ زا ہو۔ احترازی مثال اِكْتَسَبَ یہاں زا نہیں دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال
 کے ہو۔ احترازی مثال زَجَرَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار کی اِزْجَرَ ادغام کی اِزْجَرَ۔

۱۔ فاکلمہ کا افتعال میں جب دال ہملہ، ذال معجمہ یا زائے منقوطہ واقع ہوں تو تائے افتعال دال ہملہ سے وجو با بدل جاتی ہے کیونکہ دال
 تائے مخرج میں قریب ہے اور ذال اور زائے سے صفت میں موافق ہے

۲۔ ذال مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ہو تو تائے افتعال وجو با دال ہو جائے گی جیسے اِذْ تَكَرَّرَ سے اِذْ كَرَّ اب یہاں تین صورتیں جائز ہیں
 پہلی صورت فک ادغام (اظہار) جیسے اِذْ كَرَّ، دوسری صورت ادغام یعنی ذال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کریں جیسے
 اِذْ كَرَّ۔ یہی صورت احسن اقویٰ اور موافق قیاس ہے تیسری صورت ادغام یعنی دال ذال کر کے ذال کو دال میں ادغام کریں جیسے
 اِذْ كَرَّ۔ یہ صورت خلاف قیاس ہے۔

۳۔ زا جب مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو تو تائے افتعال وجو با دال ہو جائے گی جیسے اِذْ تَجَرَّ سے اِذْجَرَ۔ اب یہاں
 جواز کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت فک ادغام (اظہار) جیسے اِذْجَرَ یہ زیادہ فصیح ہے جیسے قول باری تعالیٰ مَرْدَجَرٌ۔
 دوسری صورت ادغام یعنی دال کو زاکر کے زاکو زائے میں ادغام کریں جیسے اِذْجَرَ یہ خلاف قیاس ہے۔ برعکس جائز نہیں یعنی زاکو دال
 کر کے دال کو دال میں ادغام کریں جیسے اِذْجَرَ کیونکہ حرف صغیر «زا» کا ادغام غیر صغیر «دال» میں متعین ہے۔

قانون : اگر ثا واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال اظہار
و ادغام دو طرفہ جائز است مگر تارا ثنا کردن اولی است۔

۳۰

اس قانون کا نام اِثْبَتَ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ
اظہار جائز اور ادغام دو طرفہ جائز پہلی شرط یہ ہے کہ ثنا ہو۔ احترازی مثال اِکْتَسَبَ یہاں ثنا نہیں۔
دوسری شرط مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال ثَبَّتَ یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اظہار
کی اِثْبَتَ ادغام اولی کی اِثْبِتَ۔ عدم اولی کی اِثْبَتَ وجہ اولویت اتباع ذائد باصلی بہتر ہے نہ عکس او۔
یعنی تا کو ثنا کرنے کے بعد اجتماع مشلین اور کون اول کی وجہ سے ادغام بالاتفاق واجب ہے۔

قانون : اگر یکے از ذہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ
باب افتعال تائے ویرا عین کلمہ کردہ جوازاً ادغام می کنند و جوباً
و اگر تا واقع شود ادغام جائز است و اگر یکے از حروف مذکورہ واقع
شود مقابلہ فاکلمہ باب تَفْعُلُ یا تَفْعَالُ تائے آنہا را عین فاکلمہ
کردہ جوازاً ادغام می کنند و جوباً و اگر تا باشد ادغام جائز است

۳۱

اس قانون کا نام ہے خَصَمَ كَظَمَ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں
پہلا حکم یہ ہے کہ تائے افتعال کو جنس عین کلمہ کی کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے
بقانون متجانسین۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ان دس (صَاد، ضَاد، طَاء، ظَاء، دَال، ذَال، زَاء، سِين، شِين، ثَاء)
حرفوں میں سے کوئی حرف ہو۔ احترازی مثال اِجْتَمَعَ اِقْتَرَبَ یہاں ان دس حرفوں میں سے کوئی نہیں۔
دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ میں عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ احترازی مثال اِطْتَلَمَ اِظْتَلَمَ یہاں مقابلہ
فاکلمہ افتعال کے ہے۔ اتفاقی مثال اِخْتَصَمَ اِظْتَمَ سے خَصَمَ كَظَمَ۔

لہ امثلہ از ادغام : اِكْتَسَرَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِفْتَضَلَ، اِنْتَلَمَ، اِكْتَلَمَ، اِعْتَدَلَ، اِعْتَدَدَ،
اِعْتَزَلَ، اِنْتَشَرَ۔ امثلہ جنسیت : اِكْسَرَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِفْتَضَلَ، اِنْتَلَمَ، اِكْتَلَمَ،
اِعْدَدَلَ، اِعْدَدَدَ، اِعْزَزَلَ، اِنْتَشَرَ۔ امثلہ بعد از ادغام : كَسَرَ، كَسَّرَ، خَصَمَ (قبیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرا حکم یہ ہے کہ تا کو تا میں ادغام کرنا جائز ہے بقانون متجانسین۔ پہلی شرط تا ہو۔ اخترازی مثال
 اِجْتَمَعَ یہاں تا نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ باب افتعال کے ہو۔ اخترازی مثال قَتَلَ
 یہ باب افتعال نہیں۔ اتفاقی مثال اِقْتَتَلَ سے قَتَلَ تیسرا حکم یہ ہے کہ تا باب تَفَعَّل و تَفَاعَل کو فاکلمہ کی جنس کرنا
 جائز ہے بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے بقانون متجانسین۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مذکورہ دس
 حرفوں میں سے کوئی ایک ہو۔ اخترازی مثال تَجَنَّبَ تَجَانَبَ یہاں ان میں سے کوئی نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے
 مقابلہ فاکلمہ یا تَفَعَّل یا تَفَاعَل کے ہو۔ اخترازی مثال تَحَدَّبَ تَحَادَبَ یہاں عین کلمہ میں ہے فاکلمہ میں نہیں
 اتفاقی مثال تَشَاقَلْ تَشَقَّلْ سے اِثْنَا قَلْ اِثْقَلْ چوتھا حکم یہ ہے کہ تا کو تا میں ادغام کرنا جائز ہے۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ تا ہو۔ اخترازی مثال تَشَقَّلْ تَشَاقَلْ یہ تا زائدہ علامت باب ہے اصلی نہیں۔
 دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب تَفَعَّل تَفَاعَل کے ہو۔ اخترازی مثال تَقَاتَلَ تَقَاتَلَ یہاں تا مقابلہ عین
 کلمہ کے ہے۔ اتفاقی مثال تَتَوَكَّأَ تَتَوَكَّأَ سے اِتَّارَكَ اِتَّارَكَ دوہم جنس کی ادغام کی وجہ استراء
 بالکون محال تھا تو ہمزہ وصلی ابتدا میں لائے۔

قانون : اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ در اوون بعد از لام تعریف
 واقع شود لام را جنس ایشان کردہ آید و جو با و اگر یکے از ایشان بعد از
 لام ساکن غیر تعریف واقع شود لام را جنس ایشان کردہ جواز ادغام
 می کنند و جو با سوائے را چر کہ درین جا واجب است۔

(۳۲)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) فَضَّلَ - نَطَمَ - كَطَمَ - عَدَّلَ - عَدَّرَ - عَزَّلَ - نَشَّرَ - مزید وضاحت۔ امثلہ حَضَمَ - حَضَمَ اصل میں
 اِخْتَصَمَ تھا تا افتعال کو جنس صاد سے بدل کیا تو اِخْتَصَمَ ہوا پس دو صاد جمع ہوئیں اور ما قبل ان کا ساکن تھا اور قاعہ ہے کہ دو متجانسین کے
 متحرک کی صورت میں جبکہ ان کا ما قبل ساکن ہو تو حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیتے ہیں لہذا پہلے صاد کی حرکت جو فتح ہے خاکو دے دی پھر صاد کو صلا میں
 ادغام کر دیا تو اِخْتَصَمَ ہوا اب ہمزہ باعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا تو حَضَمَ بفتح لیا ہوا۔ یہ لغت افصح، اشہر موافق قیاس ہے اور بعض اہل
 صرف پہلے صاد کی حرکت فتح خاکو نہیں دیتے بلکہ گرا دیتے ہیں اور خاکو کسرو عارضی دیتے ہیں خاکے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ گر گیا تو حَضَمَ بکسر لیا ہوا۔
 ان دونوں صورتوں میں عین کلمہ مفتوح رہے گا یہی دونوں وہ ہیں جنہوں میں بھی واقع ہوں گی جیسے حَضَمَ حَضَمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا ان دونوں صورتوں
 میں عین کلمہ کسور رہے۔ باقی امثلہ کو اس پر قیاس کریں۔

۱۰ جہاں دو حرف متجانسین متحرک آخر کلمہ میں نہ ہوں تو ادغام واجب نہیں۔ کذا فی الرضی بحوالہ دستور المبتدی۔ واللہ اعلم بالصواب
 ۱۱ تَشَقَّلْ تَشَاقَلْ تائے زائدہ کو فاکلمہ میں سے بدلا تو تَشَقَّلْ تَشَاقَلْ ہوئے دوہم جنس کو ادغام کی صورت میں پہلے کو ساکن کیا تو ابتدا
 ساکن ممکن نہ تھا لہذا شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِثْنَا قَلْ اِثْقَلْ ہوئے۔ باقی امثلہ کو ان دونوں پر قیاس کریں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس قانون کا نام ہے حروف شمسی و قمری کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے دو شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا واجب ہے اور ادغام کرنا بھی واجب۔

پہلی شرط یہ ہے کہ حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ اخترازی مثال اَلْحَمْدُ یہاں حروف شمسی میں سے کوئی نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد ہو۔ اخترازی مثال بَلْ سَوَّلَتْ یہاں لام تعریف کے بعد نہیں۔ اتفاقی مثال اَلرَّحْمٰنُ اصل میں اَلرَّحْمٰنُ تھا لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس کیا تو اَرَّحْمٰنُ ہوا بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کیا تو اَرَّحْمٰنُ ہوا۔ لام تعریف کتابت میں آئے گا قرابت میں نہیں۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز، جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب۔ پہلی شرط یہ ہے کہ حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ اخترازی مثال بَلْ فَعَلَ یہاں حروف شمسی نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد ہو۔ اخترازی مثال اَلرَّحْمٰنُ یہاں لام تعریف کے بعد ہے اتفاقی مثال بَلْ سَوَّلَتْ حرف شمسی کو لام ساکن غیر تعریف کی جنس کر کے بَلْ سَوَّلَتْ پڑھنا جائز۔ بعدہ جنس کو جنس میں ادغام کر کے بَسَّوَلَتْ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد حرف شمسی آئے تو پھر لام کو راک کی جنس کرنا واجب اور راکو راک میں ادغام کرنا بھی واجب ہے جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا سے قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

سوال: بَلْ رَانَ میں جمیع شرطیں موجود ہونے کے باوجود ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: بَلْ رَانَ میں لام اور راکے درمیان وقف واجب ہے اور ادغام بھی واجب ہے لیکن ادغام کی صورت میں وقف نہیں رہتا ہے۔ تو ایک واجب سے رجوع کر کے دوسرے واجب پر عمل کرنا لغو ہے اس لیے وقف کو برقرار رکھا گیا۔

وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں ایسے ہی حروف شمسی کے داخل ہونے سے لام تعریف کی چھپ جاتی ہے اور جیسے چاند کے آنے سے ستارے باقی رہتے ہیں ایسے ہی حروف قمری کے داخل ہونے سے لام تعریف باقی رہتی ہے۔

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) امثاله تفعل بغیر ادغام: تَسْمَعُ تَشْجَعُ لَصَعَدَ لَطَهَرَ زُرَيْنَ دَذَكَرَ تَدَشَرَ لَطَلَمَ
امثله جنسیت: سَسْمَعُ سَشْجَعُ صَصَعَدَ صَطَهَرَ زُرَيْنَ دَذَكَرَ دَدَشَرَ ظَطَلَمَ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قانون : ہر مضارع مشدّد الآخر وقت دخول جوازم و بنا کردن
 امر حاضر معلوم در آن سه وجه خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضموم
 العین نہ باشد و گرنہ در آن چہار وجه خواندن جائز است .

۳۳

اس قانون کا نام ہے لَمْ یَحْمَرْ لَمْ یَحْمَرْ لَمْ یَحْمَرْ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین تین
 شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ مضارع میں تین وجوہ پڑھنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مضارع
 کا آخر مشدّد ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ دوسری شرط کوئی حرف جوازم میں سے داخل ہو یا امر حاضر معلوم

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) امثلہ جنسیت بعد از ادغام : (سَمِعَ - اشْتَجَعَ - اصْعَدَ - اصْتَوَعَ - اطَهَرَ - اَزَّيْنًا - اذْكَرًا - اذْثَرًا - اظْلَمَ -

س امثلہ تفاعل بغیر ادغام : سَمِعَ - تَشَابَهَ - تَصَابَرَ - تَضَارَبَ - تَطَالَبَ - تَطَاهَرَ - تَدَارَكَ - تَذَاكُرًا - تَزَاوَرَ -

امثلہ جنسیت : سَمِعَ - شَشَابَهَ - صَصَابَرَ - ضَضَارَبَ - طَطَالَبَ - ظظَاهَرَ - دَدَارَكَ - ذَذَاكُرًا - زَزَاوَرَ -

امثلہ بعد از ادغام : (سَمِعَ - اشْتَابَهَ - اصْتَابَرَ - اصْتَارَبَ - اطَالَبَ - اِظَاهَرَ - اذَارَكَ - اذَاكُرًا - اِزَاوَرَ -

س لام تعریف وہ ہے جس سے پہلے الف ہو لام تعریف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے الْحَمْدُ۔ لام غیر تعریف وہ ہے جس سے
 پہلے الف نہ ہو جیسے بَلُّ رَفَعَهُ اللهُ -

جملہ حروف تہجی دو قسم پر ہیں ایک شمسی دوسری قمری۔ حروف شمسی تیرہ ہیں : صاد، ضاد، طاء، ظا، دال، ذال، زاء، سین،
 شین، ثا، ثا، ظا، ظا، زاء، نون۔ باقی قمری ہیں۔

س امثلہ حروف شمسی بعد از لام تعریف : السامِعُ - الشاکِرُ - الصّابِرُ - الشّوَرُ - الطّالِبُ - الظّالِمُ -

الذّاحِلُ - الذّاکِرُ - الزّاجِرُ - التّاجِرُ - الثّابتُ - الرّحْمَنُ -

امثلہ جنسیت : السَمِعُ - اشْتَاكُرُ - اصْصَابِرُ - اضْضَارِبُ - اطْطَالَبُ - اظْظَاهِرُ - ادَدْ اذْ اذِلُ - اذْ ذَاكِرُ

اَزْ زَاوِرُ - اَنْتَاوِرُ - اَنْثَابِتُ - اَزْ رَحْمَنُ - اَنْنُوْدُ -

امثلہ بعد از ادغام : السَمِعُ - الشّاکِرُ - الصّابِرُ - الصّارِبُ - الطّالِبُ - الظّالِمُ - الذّاحِلُ - الذّاکِرُ -

اَزْ زَاوِرُ - اَلتّاجِرُ - اَلثّابِتُ - اَلرّحْمَنُ - اَلشّوَرُ -

س امثلہ حروف شمسی بعد از لام غیر تعریف : بَلُّ سَامِعٌ - بَلُّ شَاكِرٌ - بَلُّ صَابِرٌ - بَلُّ صَارِبٌ - بَلُّ طَالِبٌ - بَلُّ ظَالِمٌ -

بَلُّ ذَاكِرٌ - بَلُّ زَاوِرٌ - بَلُّ تَاوِرٌ - بَلُّ ثَابِتٌ - بَلُّ رَاْحِمَةٌ - بَلُّ نَاوٍ -

امثلہ جنسیت : بَلُّ سَمِعٌ - بَلُّ شَاكِرٌ - بَلُّ صَابِرٌ - بَلُّ صَارِبٌ - بَلُّ طَالِبٌ - بَلُّ ظَالِمٌ -

امثلہ بعد از ادغام : بَلُّ سَمِعٌ - بَلُّ شَاكِرٌ - بَلُّ صَابِرٌ - بَلُّ صَارِبٌ - بَلُّ طَالِبٌ - بَلُّ ظَالِمٌ -

بنائیں۔ احترازی مثال یَحْمَرُ یَحْمَرُ یہاں حرف جوازم داخل نہیں ہوا اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا۔
 تیسری شرط یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَمْدُ یہاں مضارع مضموم العین ہے۔ اتفاقی
 مثال یَحْمَرُ سے لَمْ یَحْمَرُ لَمْ یَحْمَرُ سے امر حاضر معلوم جیسے اِحْمَرُ اِحْمَرُ دوسرا حکم یہ ہے
 کہ مضارع معلوم میں چار وجوہ پڑھنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ مضارع کا آخر مشدّد ہو۔ احترازی مثال لَمْ یَصْرَبْ
 دوسری شرط یہ ہے کہ کوئی حرف جوازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کرے۔ احترازی مثال مَدَّ یَمْدُ یہاں
 جوازم داخل نہیں اور امر حاضر معلوم بھی بنا نہیں کیا گیا تیسری شرط یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو یا احترازی مثال لَمْ یَحْمَرُ یہاں
 مضموم العین نہیں۔ اتفاقی مثال یَمْدُ سے لَمْ یَمْدُ لَمْ یَمْدُ لَمْ یَمْدُ د۔ نَمْدُ سے مَدَّ مَدَّ اَمْدُ د۔
 ف: معتل کے قواعد جاننے سے پہلے امور اربعہ کا جاننا ضروری ہے: ۱ اعلال کے لغوی معنی ۲ اصطلاحی معنی ،
 ۳ اقسام اعلال ۴ حروف اعلال۔ اعلال لغت میں مطلق تبدیلی کو کہتے ہیں اصطلاح میں حرف علت کے تغیر کو
 کہتے ہیں۔ اعلال کے تین قسم ہیں: اعلال بال حذف، اعلال بال قلب، اعلال بال اسکان۔ اعلال کے حروف تین ہیں: واو۔ الف۔ یا

قانون : ہر واو کے واقع شود مقابلہ فاکلمہ مصدرے کہ بر وزن
 فَعْلٌ باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد کسرہ اش
 را نقل کردہ بمابعد دادہ آنرا حذف کردہ عوضش تائے متحرکہ در
 آخرش در آورد و جو با بکلیتہ اِقَامَةُ و آن این است

۳۳

اس قانون کا نام ہے عِدَّةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔
 حکم یہ ہے کہ واو کی حرکت کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور اس کو حذف کرنا واجب ہے۔
 حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لانا واجب ہے بقانون اِقَامَةُ اِسْتِقَامَةُ۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال یُسَدُّ یہاں یا ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ
 فاکلمہ کے ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے تیسری شرط یہ ہے کہ صیغہ
 مصدر کا ہو۔ احترازی مثال وَزَّوْ وِشْرٌ یہ مصدر نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ یہ مصدر فِعْلٌ
 کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَصَلٌ یہ فِعْلٌ کا وزن نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو
 اسی باب کے مضارع معلوم میں حذف ہو چکا ہو۔ احترازی مثال وَجَلٌ اس باب میں مضارع معلوم
 یَوْجَلُ سالم ہے۔ اتفاقی مثال عِدَّةٌ کہ اصل میں وَعِدَّةٌ تھا۔

قانون: در مصدر ہر حرفیکہ بحزب التقلاتے تنوینی بیفتد عوض تائے متحرکہ
در آخرش درآرند و جوباً مگر لُغَةً وَمِائَةً شاذاند۔

اس قانون کا نام ہے اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔
حکم یہ ہے کہ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لانا واجب ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ صیغہ مصدر میں کوئی حرف گرا ہو۔ احترازی مثال یَعِدُ یہاں مضارع میں حرف
واو گرا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ یہ حذفیت التقلاتے تنوینی کی وجہ سے نہ ہو۔ یعنی دوسرا ساکن
نون تنوین نہ ہو۔ احترازی مثال هُدًى اَصْلٌ مِیْنْ هُدًى تھو۔ اتفاقی مثال جہاں ساکن ثانی نون تنوین نہیں
مثال اِقْوَامٍ سے اِقَامَةٌ اِسْتِقْوَامٍ سے اِسْتِقَامَةٌ۔ اور جہاں دوسرا ساکن بالکل نہ ہو جیسے وَعَدٌ
سے عِدَّةٌ۔۔۔

اعتراض: لُغَةً وَمِائَةً اصل لُغَوٌ مَائٌ تھے قال کے قانون سے لُغَانٌ مَائٌ ہوتے
پس التقلاتے ساکنین ہوا۔ در میان الف و نون تنوین کے پہلا ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہو گیا اور
اس کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لائے تَوَلُّغَةً وَمِائَةً ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ دوسری شرط کے منقود ہونے کے باوجود تا کا الٹا
کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ اعتراض قلت توجہ فی عبارت المصنف کا نتیجہ ہے کیونکہ مصنف نے خود تصریح فرمادی کہ یہ شاذ
ہیں یعنی موافق استعمال مخالف قانون، اس کو شاذ احسن کہتے ہیں۔

قانون: ہر دو ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ما
قبلش مکسور آن واور ایسا بدل کنند و جوباً بشرطیکہ باعث تحریکیش
موجود نباشد۔

اے هُدًى اصل میں هُدًى تھو قَالَ بَاعَ کے قانون سے هُدًى ہوا، دوسرا ساکن جمع ہوتے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو هُدًى
ہو گیا یہاں زیر بحث قانون جاری نہ ہو گا کیونکہ ساکن ثانی نون تنوین ہے۔ اِقَامَةٌ اَصْلٌ مِیْنْ اِقْوَامٍ تھو لُغَانٌ کے قانون سے اِقَامٌ
ہوا۔ دونوں الف ساکن ہو گئے اور دوسرا ساکن نون تنوین نہیں۔ امام اخفش پہلے الف کو حذف کرتے ہیں۔ امام سیبویہ دوسرے الف کو حذف کرتے
ہیں۔ بجز حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لائے تو اِقَامَةٌ ہوا۔ اسی پر اِسْتِقَامَةٌ کو قیاس کرو۔ اسی تا کو اضافت کے وقت حذف
کردینا جائز ہے جیسے اِقَامِ الصَّلَاةِ۔ عِدِ الْأَمْرِ۔ اصل میں اِقَامَةٌ عِدَّةٌ تھے۔

اس قانون کا نام مِيعَادٌ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واؤ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ ہو۔ احترازی مثال یُسْرٌ یہاں واؤ نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ساکن ہو۔ احترازی مثال عِوَمٌ یہاں متحرک ہے تیسری شرط یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال اِجْلُوْا زٌ یہاں مدغم ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اِنْقَدَّ اصل میں اَوْتَقَدَّ تھا، یہاں مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے واؤ ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ مُّوْجِبٌ یہاں مفتوح و مضموم ہے چھٹی شرط یہ ہے کہ اس واؤ کے حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اِوْذَةٌ اصل میں اِوْذَةٌ تھا ز کو ز میں ادغام کرنے کی صورت میں واؤ کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔ اتفاقی مثال مَوْعَدٌ مَوْعَدَةٌ سے مِيعَادٌ مِيعَادَةٌ۔

قانون: ہر واؤ ویائے ساکنہ غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب افتعال یا تَفْعَلُ یا تَفَاعَلُ آن راتا کردہ در تا ادغام می کنند و جو بار اکثر لغت اہل حجاز در تَفْعَلُ و تَفَاعَلُ مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است۔

(۳۷)

اس قانون کا نام اِنْقَدَّ اِنْسَرَّ کا قانون ہے۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں۔ پہلا حکم واؤ اور یا کوتا اور تا کوتا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَهَدَ اِنْتَسَبَ یہاں واؤ اور یا نہیں۔ دوسری شرط واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال اِیْمَدَ اُوْتِیْرَ اصل میں اِیْمَدَ اُوْتِیْرَ اُتْمَرَ تھے۔ یہاں واؤ اور یا ہمزہ سے بدل شدہ ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہوں۔ احترازی مثال اِجْتَوَبَ اِخْتِیْرَ۔ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال اِنْقَدَّ اِنْسَرَّ جو کہ

لہ اِنْقَدَّ اِنْسَرَّ اصل میں اَوْتَقَدَّ اِیْنَسَرَ تھے واؤ اور یا کوتا کیا اِنْتَقَدَّ اِنْتَسَرَ ہوتے بعدہ تا کوتا میں ادغام کیا تو اِنْقَدَّ اِنْسَرَّ ہوتے یہ لغت فصیح ہونے کی وجہ درجہ و وجوب کو پہنچی ہوتی ہے۔

نوٹ: اَوْتَقَدَّ کو بقانون میعاد یا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ کسرہ ماقبل معرض زوال میں اور واؤ کی تا کے ساتھ قریب الخرج ہونے کی علت قوی ہے لہذا راجح یا گیا اور ہمارا قانون میعاد کا تو تم دور ہو گیا۔

اصل میں اَوْتَقَدَّ اَيْتَسَّرَ تھے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ واؤ اور یا کو تا کرنا جائز اور تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا ہوں۔ احترازی مثال تَضَرَّبَ تَضَارَبَ یہاں واؤ اور یا نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال تَوَدَّبَ تَوَوَدَّبَ اصل میں تَوُوَدَّبَ تَوُوَدَّبَ تھے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاعلہ باب تَفَعَّلَ یا تَفَاعَلَ کے ہوں۔ احترازی مثال تَقَوَّلَ تَحَيَّرَ تَقَاوَلَ تَبَايَعَ یہاں مقابلہ میں کلمہ کے ہیں۔ اتفاقی مثال تَوَعَّدَ تَيْسَّرَ سے اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ تَوَاعَدَ تَيَاسَّرَ سے اِتَّاعَدَ اِتَّاسَّرَ۔

قانون : ہر دال ساکن مابعدش تائے متحرکہ غیر تا افتعال باشد
آن راتا کردہ در تا ادغام می کنند و جو با بشرطیکہ وحدت کلمہ
باشد و گرنہ جائز است ہم چنین تائے ساکن مابعدش دال متحرک
باشد آن را دال کردہ در دال ادغام می کنند و جو با بشرطیکہ
وحدت کلمہ باشد و گرنہ جائز است۔

۳۸

اس قانون کا نام ہے وَعَدَتْ کا قانون۔ اس کے لیے چار حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے چار شرائط ہیں باقی حکموں کے لیے تین تین شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ دال کو تا کر کے تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ دال ساکن ہو۔ احترازی مثال وَعَدَ یہاں ساکن نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دال کے بعد تائے متحرکہ ہو۔ احترازی مثال وَعَدَنَ یہاں تا بالکل نہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ یہ تا باب افتعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِدْتَعَمَ یہاں دال ساکن کے بعد

لہ مثال تَفَاعَلَ اِتَّاعَدَ اِتَّاسَّرَ اصل میں تَوَاعَدَ تَيَاسَّرَ تھے واؤ اور یا کو تا کیا تو تَتَّاعَدَ تَتَّاسَّرَ ہوتے بعدہ تا کو تا میں ادغام کیا تو ابتدا بالسکون محال تھا اس لیے ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّاعَدَ اِتَّاسَّرَ ہوتے مثال تَفَعَّلَ اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ اصل میں تَوَعَّدَ تَيْسَّرَ تھے واؤ اور یا کو تا کیا تَتَّعَدَ تَتَّسَّرَ ہوتے بعدہ تا کو تا میں ادغام کیا تو ابتدا میں ہمزہ وصلی لائے اِتَّعَدَ اِتَّسَّرَ ہوتے فائدہ : ہمزہ وصلی وہاں لائیں گے جہاں ابتدا بالسکون محال ہو جیسے امثلہ بالا میں۔ اور جہاں ابتدا بالسکون محال نہ ہو وہاں ہمزہ وصلی نہیں لائیں گے جیسے يَتَوَاعَدُ يَتَوَعَّدُ سے يَتَّاعَدُ يَتَّعَدُ الخ یہ لغت بالکل شاذ اور بالکل قلیل ہے۔

تا افتعال ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دال ساکن اور اس کا مابعد ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال
 قَدْ تَبَيَّنَ یہاں دال اور اس کا مابعد جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال وَعَدْتُ سے وَعَدْتُ
 دوسرا حکم یہ ہے کہ دال کوتا کر کے تاکوتا میں ادغام کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دال ساکن
 ہو۔ احترازی مثال وَعَدْتُ دوسری شرط دال کے بعد متحرک ہو۔ احترازی مثال وَعَدْتُ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ دال اور اس کا مابعد متحرک جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال وَعَدْتُ
 یہاں جدا کلمہ نہیں۔ اتفاقی مثال قَدْ تَبَيَّنَ سے قَدْ تَبَيَّنَ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تاکوتا دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ
 تاساکن ہو۔ احترازی مثال سَكَتَ یہاں ساکن نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تاکوتا کے بعد دال
 متحرک ہو۔ احترازی مثال قَالَتْ اَدْعُوا یہاں تاکوتا کے بعد دال ساکن ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ
 تاکوتا اور اس کا مابعد دال ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَنْفَلْتُمْ دَعَوِ اللّٰہِ یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔
 اتفاقی مثال اَلْمَسْدُ سے اَلْمَسْدُ پڑھنا واجب ہے۔ چوتھا حکم یہ ہے کہ تاکوتا دال کر کے دال کو دال
 میں ادغام کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط تاکوتا ساکن ہو۔ احترازی مثال سَكَتَ دوسری شرط یہ ہے کہ تاکوتا
 کے بعد دال متحرک ہو۔ احترازی مثال قَالَتْ اَدْعُوا۔ تیسری شرط تاکوتا اور اس کا مابعد دال جدا جدا کلمہ میں ہوں۔
 احترازی مثال اَلْوَسْدُ یہاں جدا کلمہ میں نہیں۔ اتفاقی مثال اَنْفَلْتُمْ دَعَوِ اللّٰہِ سے اَنْفَلْتُمْ دَعَوِ اللّٰہِ
 پڑھنا جائز ہے

قانون ہر واو مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ مابعدش
 دیگر واو متحرک نباشد یا مضموم مخفف بحکمت لازمی مقابلہ عین کلمہ
 باشد مجزہ می شود جوازاً بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔

۳۹

اس قانون کا نام ہے اِعْدَا اِسْحَاحُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم ہے بشرطوں کی دو جماعتیں ہیں،
 پہلی جماعت کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دوسری جماعت کے پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو کو مجزہ
 سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جماعت اول پہلی شرط یہ ہے کہ واو مضموم یا مکسور ہو۔

۱۔ اگر ادغام کے بعد ایک کلمہ کا دوسرا کلمہ کے ساتھ التباس ہو تو ادغاماً منع ہے بشرطیکہ متقاربین ایک کلمہ میں ہوں جیسے وَطَدٌ (مضبوط کرنا)
 اور وَطَدٌ (بیخ کاٹنا) پس اگر ان کی طا اور تاکوتا دال میں ادغام کیا جائے تو یہ دونوں وَطَدٌ (دوستی) سے ملتیس ہو جائیں گے تو معلوم نہیں
 ہوگا کہ ان کی پہلی دال اصلی ہے یا یا قتا سے بدلی ہوئی ہے یا تاسے۔ یہ لغت اہل نجد کا ہے۔

احترازی مثال وَعَدَ یہاں مفتوح ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واؤ اول کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ یہاں درمیان کلمہ میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس واؤ کا مابعد اور واؤ متحرک نہ ہو۔ احترازی مثال وُوَيْعِدُ یہاں واؤ کے مابعد اور واؤ متحرک ہے۔ اتفاقی مثال وَعِدَ وَشَاحٌ وُوَعِدَ سے اُعِدَ اِشَاحٌ اُوَعِدَ پڑھنا جائز ہے۔ جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ واؤ مضموم ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ یہاں مکسور ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مخفف ہو۔ احترازی مثال تَحَوَّلٌ یہاں مشدّد ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اس واؤ کی حرکت لازمی ہو۔ احترازی مثال رَاوُونَ اصل میں رَاوِيُونَ تھا۔ یہاں واؤ کی حرکت ضمتہ عارضی ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوُ یہاں مقابلہ لام کلمہ کے ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ مضارع معلوم میں نہ ہو۔ احترازی مثال يَقُولُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔ اتفاقی مثال قَوْلٌ اَدْوَرٌ سے قَوْلٌ اَدْوَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

قانون : ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ يَمْنَعُ یا کہ ماضی
اوپنیافتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن يَفْعَلُ باشد
در مضارع معلوم اوفا کلمہ را حذف کنند و جواباً و از باب فِعْلٍ يَفْعَلُ
در دو باب وَسِعَ يَسْعُ وَطِئَ يَطِيءُ نیز۔

۴۰

اس قانون کا نام يَعِدُ ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں فا کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اس کے لیے ایک حکم ہے اور شرطوں کی تین جماعتیں۔ ہر جماعت کے لیے دو شرطیں ہیں

۱۔ یہاں واؤ کے بعد اور واؤ متحرک کی نفی ہے جیسے قَوْلٌ اگر اس واؤ کے بعد اور واؤ بالکل نہیں یا او ساکن ہے تو ان دونوں صورتوں میں قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے وَعِدَ وُوَعِدَ سے اُعِدَ اُوَعِدَ پڑھنا جائز ہے
فائدہ: کبھی واؤ مفتوح کو بھی ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے اَنَا اَسْمَاءُ جو اس کو فَعْلَاءُ کے وزن پر مانتے ہیں کہ اصل میں وَحَدٌ وَنَاءٌ وَسَمَاءٌ تھے۔ اسی طرح کبھی واؤ مضمومہ سے بدل جاتی ہے جیسے تَجَاهٌ تَكَلَّانٌ تَرَائِثٌ کہ اصل میں وَجَاهٌ وَكَلَّانٌ وَرَائِثٌ تھے۔ واؤ مفتوحہ اور تا کا ہمزہ سے بدلنا نشانہ قیاسی نہیں جسب سماع ہے لہذا حکم مذکور کو منتقص نہیں ہوگا کیونکہ قانون اکثری ہے نہ کملی۔

۲۔ واضح ہو کہ اس جگہ واؤ وسط کا ہمزہ سے بدلنے کا ذکر ہمزہ مضمومہ در اول کلمہ کے بعد ہے ورنہ اس کا ذکر قوانین اجوف میں ہونا چاہیے تھا۔

جماعت اول: پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یاتی ہے دوسری شرط یہ ہے کہ مَنَعَ یَسْتَعُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسَمَ یَوْسَمُ یہ مَنَعَ یَسْتَعُ کے وزن پر نہیں۔ اتفاقی مثال وَضَعَ یَوْضَعُ سے یَضَعُ

جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یاتی ہے دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کم استعمال ہوتا ہو۔ احترازی مثال وَسَمَ یَوْسَمُ اس باب کی ماضی اکثر مستعمل ہے۔ اتفاقی مثال یُوذَرُ یُوذَعُ سے یَذَرُ یَذَعُ۔

جماعت سوم: پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یہ مثال یاتی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مضارع مکسور العین ہو۔ احترازی مثال وَسَمَ یَوْسَمُ یہاں مضموم العین۔ اتفاقی مثال یُوْعِدُ سے یَعِدُ یُوْرِمُ سے یِرِمُ مضارع مکسور العین ہو، ماضی عام ہے مکسور العین ہو یا مفتوح العین ہو۔

فائدہ: عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر دو ایسے باب ہیں کہ سماعاً فاکلمہ مضارع میں حذف کیا گیا ہے وہ دو یہ ہیں وَسِعَ یَوْسَعُ وَطِئَ یُوْطِئُ سے یَسَعُ یَطِئُ۔

قانون: دو واؤ متحرک کہ جمع شوند در اول کلمہ واو اولے را بہمزہ بدل کنند و جوباً۔

(۳۱)

اس قانون کا نام ہے اَوْعِدُ اَوْیَعِدُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں حکم یہ ہے کہ پہلی واؤ کو ہمزہ سے

لے مثال واوی کی قید لگا کر مثال یاتی کو نکال دیا لغیف سے احتراز نہیں یعنی قانون لغیف میں جاری ہوگا۔ باقی یَشِسُ یا یَسِسُ اصل میں یَشِسُ تھے۔ مضارع حذف یا کے ساتھ یا ابدال الف کے ساتھ مذکورہ قانون کے شذوذ ہیں۔

فائدہ: جہاں ابدال اور حذف کا آپس میں تعارض ہو وہاں حذف کو ترجیح دے؛ لے گی۔ برائے تخفیف کلام جیسے اَوْعِدُ یہاں یَعِدُ کا قانون جاری کریں گے نہ کہ مَبْعَادُ کا

لے مصنف نے اس قانون کے ذکر میں شیخ ابن حاجب کے مذہب پر اکتفا کیا ہے۔ وگرنہ محققین کا مذہب یوں ہے اگر دوسری واؤ مدہ بدل حرف زائدہ ہے تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے وُورِی ماعنی مجہول میں دوسری واو الف سے تبدیل شدہ ہے اصل میں تھا وَاوِی اگر دوسری واؤ مدہ نہیں جیسے اَوْعِدُ اصل میں وَاوَعِدُ تھا یا دوسری واؤ تبدیل شدہ نہیں جیسے اَوْعَادُ اصل میں وَاوَعَادُ تھا بروزن طومار۔ - یا دوسری واؤ بدل از حرف صحیح ہے جیسے اُولِی اصل میں وُؤلی تھا نزد کو ضیہ ہمزہ کو داؤ کیا تو وُؤلی ہوا اب دو واؤ جمع ہوئے ان تینوں صورتوں میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دو واؤ ہوں۔ احترازی مثال وَعَدَ یہاں ایک واؤ ہے دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں متحرک ہوں۔ احترازی مثال وُورِي یہاں ایک متحرک ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دونوں واؤ کٹھے ہوں یعنی یکجا ہوں۔ احترازی مثال وَلَوْلَ وَقُوَقَ یہاں جمع نہیں چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں واؤ ابتداء کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال قَوَوْ یہاں آخر میں ہیں۔ اتفاقی مثال وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ وُوِعِدُ سے اَوِيعِدُ

قانون: ہر باب مثال واوی از عَلِمَ يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفا باشد در مضارع معلوم او سوائے اصل سے وجہ خواندن جائز است چنانچہ در يُوَجَلُ يَاجَلُ يَبْجَلُ يَجَلُ خواندن است۔

(۴۲)

اس قانون کا نام ہے يَاجَلُ يَبْجَلُ يَجَلُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال يَسَرَ یہ باب مثال یائی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال وَسَمَّ يَسْمُ یہ شرف يَشْرُفُ کے وزن پر ہے تیسری شرط یہ ہے کہ فاکلمہ اس کا حذف نہ ہو۔ احترازی مثال وَسِعَ يَسَعُ یہ محذوف الفا ہے۔ اتفاقی مثال وَجَلُ يُوَجَلُ سے يَاجَلُ يَبْجَلُ يَجَلُ۔

قانون: ہر یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاکلمہ باب افتعال ما قبلش مضموم آن را بواو بدل کنند و جوباً بشرطیکہ در جمع اَفْعَلُ فَعَلَاءُ و صفتی و فَعُلَى صفتی و اسم مفعول ثلاثی مجرد اِجوف یائی نباشد اگر باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند و جوباً۔

(۴۳)

پہلا واؤ ہمزہ ہو جاتا ہے و جوباً۔ اس لیے دو ہم مثل متحرک حرفوں کا شروع کلمہ میں جمع ہونا ثقیل ہے خصوصاً دو حرف علت کا اور پھر دو واؤں کا جو حرف علت میں زیادہ ثقیل ہیں تو اس ثقل کو دور کرنے کی خاطر پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں جیسے وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔ سوال: دوسری واؤ کو ہمزہ سے کیوں تبدیل نہیں کرتے جبکہ ثقل کا سبب واؤ ثانی ہے جواب: دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنے کی صورت میں مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ واؤ عطف یا واؤ قسم کے دخول کے وقت بھی ثقل باقی رہتا ہے۔

اس قانون کا نام ہے یوسر کا قانون۔

فائدہ : وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اس کی تین قسمیں ہیں : اسمی، تفضیلی، صفتی۔

۱۔ اسمی کہتے ہیں وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر کسی کا نام ہو جیسے اَحْمَدُ یہ نام ہے اور اَفْعَلُ کا وزن ہے

۲۔ تفضیلی کہتے ہیں وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر جس میں زیادتی والے معنی کا اعتبار ہو،

جیسے اَضْرَبُ بمعنی بہت مارنے والا مرد۔ اس میں اسمی صفتی معنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔

۳۔ صفتی کہتے ہیں وہ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر جس میں صفتی معنی کا اعتبار ہو جیسے اَبْيَضُ بمعنی وہ ذات جس میں سفیدی ہے۔ اس میں علم اور زیادتی کے معنی کا اعتبار نہیں ہوتا ہے۔

وزن فَعْلَى کی بھی تین قسمیں ہیں : اسمی وہ ہے کہ فَعْلَى کے وزن پر کوئی علم ہو۔ جیسے طُوبَى یہ ایک درخت کا نام ہے۔ تفضیلی وہ وزن فَعْلَى کا جس میں صرف زیادتی والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے ضَرْبَى بمعنی بہت مارنے والی عورت۔ صفتی وہ وزن فَعْلَى کا جس میں صرف صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے حَيْكَلَى بمعنی ناز و نخرے سے چلنی والی عورت

وزن فَعْلَاءُ کی دو قسمیں ہیں : اسمی، صفتی۔ اسمی وہ ہے جو فَعْلَاءُ کے وزن پر کوئی علم ہو جیسے صَحْرَاءُ دَرْدَاءُ۔ صفتی وہ وزن فَعْلَاءُ کا جس میں صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے جیسے بَيْضَاءُ بمعنی سفید عورت۔ اس قانون کے لیے دو حکم ہیں۔ پہلے کے لیے سات شرطیں ہیں، دوسرے حکم کے لیے شطوں کی تین جماعتیں ہیں ہر جماعت کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ یا کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال یَسْرَ یہاں متحرک ہے

۱۔ فَعْلَى کے ساتھ صفتی کی قید لگا کر اسمی کو نکال دیا کیونکہ فَعْلَى اسمی یا واؤ سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے طَيْبَى کَيْسَى سے طُوبَى گوئی کیونکہ ان میں اسمیت غالب ہے باقی تفضیلی وہ بھی اسمی کے حکم میں کیونکہ اسم تفضیلی بغیر اَصَانَتِ مِنَ الْفَلَامِ کے استعمال نہیں ہوتا اور یہ تینوں خواص اسم میں سے ہیں جیسے کہ امام سیبویہ کا مذہب ہے۔

سوال : فَعْلَى اسمی میں یا کو واؤ سے تبدیل کرتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں؟ جواب : اسمی اور صفتی کے درمیان فرق کرنے کی خاطر۔ سوال : فرق تو اس کے برعکس میں بھی ہو سکتا تھا؟ جواب : صفت میں نقل ہے باعث بار معنی کے اور واؤ یا سے نقل ہے، اگر یا کو واؤ سے تبدیل کرتے ہیں تو نقل لفظی و معنوی دونوں طرح سے لازم آجاتا جو کہ جائز نہیں۔ اس لیے صفتی میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

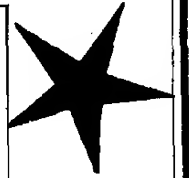
دوسری شرط یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال مُبَيِّنٌ یہ مدغم ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ یہاں مفتوح ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اُبَيِّنَسِرَ یہاں مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءٌ صفتی کی جمع میں نہ ہو۔ احترازی مثال بُيِّنٌ یہ اَبْيَضٌ مذکر، بَيِّضَاءُ مؤنث کی مشترک جمع ہے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ فُعَلَى صفتی میں نہ ہو۔ احترازی مثال حَيْكَلٌ۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔ احترازی مثال مَبْيُوعٌ اصل میں مَبْيُوعٌ تھا۔ اتفاقی مثال يُيَسِّرُ سے يُوسِّرُ دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اول: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال يَسَّرَ دوسری شرط یہ ہے کہ یا مظہر ہو۔ احترازی مثال مُبَيِّنٌ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ چوتھی شرط یہ ہے کہ یا مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کا نہ ہو۔ احترازی مثال اُبَيِّنَسِرَ پانچویں شرط یہ ہے کہ اَفْعَلُ فَعْلَاءٌ صفتی کی جمع میں ہو، احترازی مثال يُوسِّرُ اتفاقی مثال بُيِّنٌ "اَبْيَضٌ مَذَكَّرٌ بَيِّضَاءُ مؤنث کی جمع ہے" سے بَيِّنٌ۔

جماعت دوم: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال يَسَّرَ دوسری شرط یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ تیسری شرط یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ چوتھی شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اُبَيِّنَسِرَ پانچویں شرط یہ ہے کہ فُعَلَى صفتی میں ہو۔ احترازی مثال طَيِّبِي اتفاقی مثال حَيْكَلِي سے حَيْكَلِي۔

جماعت سوم: پہلی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو۔ احترازی مثال يَسَّرَ دوسری شرط یہ ہے کہ مظہر ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ تیسری شرط یہ ہے کہ اس یا کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال بَيِّعٌ چوتھی شرط یہ ہے کہ مقابلہ فاکلمہ باب افتعال کے نہ ہو۔ احترازی مثال اُبَيِّنَسِرَ پانچویں شرط یہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں ہو۔ احترازی مثال يُيَسِّرُ اتفاقی مثال مَبْيُوعٌ سے مَبْيُوعٌ۔

۱۔ مَبْيُوعٌ اصل میں مَبْيُوعٌ تھا بقانون بَيِّعٌ مَبْيُوعٌ ہوا۔ پھر اسی قانون کے حکم ثانی سے یا کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا مَبْيُوعٌ ہوا۔ بعدہ اجتماع ساکنین ہوا درمیان داو اور یا کے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا تو مَبْيُوعٌ ہوا پھر مَبْيُوعٌ کے قانون سے مَبْيُوعٌ ہوا۔



۴۲

قانون : ہر واؤ و یا متحرک بحرکت لازمی کہ ما قبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود و جو یا بشرطیکہ آن واؤ و یا مقابلہ فاکلمہ و عین کلمہ ناقص و در حکم عین کلمہ ناقص نباشد و ما بعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق و سکون او و حرف تشنیہ و الف جمع مؤنث سالم و یا مشدودہ و نون تاکید نباشد و آن کلمہ برزن **فَعَلَاکَ وَفَعَلٰی** و بمعنی آن کلمہ کہ در آن تعلیل نیست نہ باشد و مقابلہ عین کلمہ ملحق و مقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح و مقابلہ عین کلمہ فعل تعجب نباشد۔

اس قانون کا نام ہے قَالَ بَاعَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں جن میں سے پہلے چار وجودی اور باقی عدوی ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واؤ اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط (وجودی) یہ ہے کہ واؤ اور یا متحرک ہوں۔ احترازی مثال **قَوْلٌ بَسِيحٌ** یہاں ساکن ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا کی حرکت لازمی ہو، عارضی نہ ہو۔ احترازی مثال **لَوِاسْتَطَعْنَا جَبِيْلٌ** اصل میں **لَوِاسْتَطَعْنَا جَبِيْلٌ** تھے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا کی ما قبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال **قَوْلٌ بَسِيحٌ** یہاں واؤ اور یا کے ما قبل مفتوح نہیں۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ واؤ یا اور ان کا ما قبل مفتوح ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال **فَوَعَدَ سَيَقُوْلُ** یہاں **قَا** سین جدا جدا کلمہ میں ہیں اور **وَعَدَ يَقُوْلُ** جدا جدا کلمہ ہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واؤ اور یا فاکلمہ کے

۱۔ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہوتا ہے۔ عارضی حرکت تین قسم کی ہیں : (۱) بسبب نقل (۲) بسبب التقاء ساکنین (۳) برائے متابعت (۱) بسبب نقل اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف کی حرکت کسی عذر کی وجہ سے نقل کر کے ما قبل کو دینا جیسے **حَوْبَبٌ**، جَبِيْلٌ میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو **حَوْبَبٌ**، جَبِيْلٌ ہوئے۔ (۲) بسبب التقاء ساکنین اس کو کہتے ہیں کہ اجتماع ساکنین کو پہلے کسی حرف کو حرکت دی گئی ہو جیسے **لَوِاسْتَطَعْنَا**، **دَعُوْا لِلّٰهِ** ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف ہوا پھر التقاء ساکنین ہوا۔ درمیان واؤ، سین، واد، لام کے تو پہلے ساکن کو حرکت دی تو **لَوِاسْتَطَعْنَا دَعُوْا لِلّٰهِ** ہوئے۔

(۳) برائے متابعت اس کو کہتے ہیں کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے تابع کرنے کی وجہ سے حرکت دی جائے۔ یعنی متابعت مستأج دونوں کی مفرد **فَعَلَاکَ** کے وزن پر ہوں تو ان کی جمع **فَعَلَاکَکُمْ** کی وزن پر آئے گی جیسے **جَوْدَاتٌ بَيْضَاتٌ** یہ اصل میں **جَوْدَاتٌ بَيْضَاتٌ** تھے۔ **شَرَاکَکُمْ** کی متابعت کی وجہ سے واؤ اور یا کو حرکت دی گئی ہے۔ **تَعْلَاکُمْ** جمع ہے **أَمْرَةٌ** کی اور قانون ہے کہ جب کلمہ ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ صحیح ہو اور مفرد **فَعَلٌ** یا **فَعَلْتُمْ** کے وزن پر ہو تو جمع بنانے وقت عین کلمہ کو فتح دینا ضروری ہے جیسے **رَحْمَةٌ** سے **رَحْمَاتٌ**۔

مقابلہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال **تَوَعَّدَ كَيْسَرَ** یہاں واؤ اور یا مقابلہ قاف کلمہ کے ہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ واؤ یا مقابلہ عین کلمہ ناقص کے نہ ہوں۔ احترازی مثال **قَوِيَ حَيِي** لفیف مقرون کو مجازاً ناقص کہتے ہیں تو مطلب یہ ہوا کہ لفیف مقرون کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ واؤ یا عین کلمہ ناقص کے حکماً نہ ہوں۔ احترازی مثال **اِدْعَوْا اِذْمِي** یہاں پہلی واؤ اور پہلی یا حکماً عین کلمہ ناقص میں ہیں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ واؤ یا کما بعد مدہ نہ ہو۔ ایسا مدہ کہ **نَاذِرٌ** ہو اور اس کا ثابت رکھنا لازمی ہو اور کسی خاص معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ احترازی مثال **سَوَادٌ بَيَاضٌ** یہاں الف مدہ لازمی ہے اور لون کے معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہے اور اس کا ثابت رہنا بھی لازمی ہے۔ نویں شرط یہ ہے کہ واؤ یا کما بعد حرف ثننیہ نہ ہو۔ احترازی مثال **عَصَوَانٍ رَحِيَانٍ عَصَوِيْنَ رَحِيِيْنَ دَعَوَا رَمِيَا دَسُوِيْنَ** شرط یہ ہے کہ واؤ یا کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا نہ ہو۔ احترازی مثال **عَصَوَاتٌ رَحِيَاتٌ** یہاں واؤ یا کے بعد الف

۱۔ مقابلہ عین ناقص یعنی عین کلمہ لفیف مقرون نہ ہو چاہے اس کی لام کلمہ میں تحلیل ہوتی ہو جیسے **رَوِيَ قَوِيَ** اصل میں **رَوِيَ قَوِيَ** تھے، کیونکہ لام کلمہ عمل تغیر ہونے کی وجہ سے اور حرف سے تحلیل کا زیادہ مستحق ہے۔ اگر اس کی عین کلمہ میں تحلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حقیقتاً پے درپے ہونا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے اگر لام کلمہ میں تحلیل نہیں جیسے **حَيِي** اس کی دوسری یا اگر چاہنے ما قبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے الف نہیں ہوئی لیکن وہ لام کلمہ میں ہونے کی وجہ سے معتل کا حکم رکھتی ہے اگر اس کے عین کلمہ میں تحلیل کریں گے تو دو تعلیلوں کا حکماً پے درپے ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں۔

۲۔ حکماً عین کلمہ ناقص کا مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ ناقص کا تکرار سے ہو پس پہلا حرف وسط میں ہونے کی وجہ سے بمنزل عین کلمہ کے ہو گیا اور دوسرا حرف مؤخر ہونے کی وجہ سے بمنزل لام کلمہ کے جیسے **اِدْعَوْا** پہلی واؤ اگرچہ حقیقت میں لام کلمہ ہے لیکن تکرار لام کی وجہ سے وہ وسط میں آنے کے سبب سے عین کلمہ کے حکم میں ہو گئی اب اگر عین کلمہ میں تحلیل کریں تو دو حرف اصلی حکماً میں دو تعلیلوں کا حقیقتاً پے درپے ہونا لازم آجائے اور یہ جائز نہیں۔

۳۔ مدہ زائدہ سے مراد وہ حرف ہے جو نہ تو جزو کلمہ ہو اور نہ کسی خاص معنی پر دلالت کرتا ہو جیسے **جَاوَدَ**، **طَوِيلٌ**، **عَبِيْرٌ** اگر ان میں تحلیل کی جائے تو لازم آئے گا کہ مدہ تو باقی رہے اور اس کے مقابلہ کی حرکت جس نے اس کو مدہ بنایا ہے وہ حذف ہو جائے وگرنہ قانون جاری ہو گا جیسے **تَدْعُوْنَ تَرْمِيْنَ** اصل میں **تَدْعُوْنَ تَرْمِيْنَ** تھے یہاں واؤ یا اس مدہ زائدہ سے پہلے ہیں جو معنی جمعیت اور نشاں کا فائدہ دیتا ہے۔

جمع مؤنث سالم کا ہے۔ گیارہویں شرط یہ ہے کہ واو آیا کے بعد یائے مشدّدہ نہ ہو۔ احترازی مثال عَصَوِيٌّ رَحَوِيٌّ یہ یائے نسبت ہے عَصَوِيَّةٌ یہ یائے مصدر ہے۔ بارہویں شرط یہ ہے کہ واو آیا کا بعد نون تاکید کا نہ ہو۔ احترازی مثال اِذْعَوْنَ اِخْشَيْنَ اِذْعَوْنَ اِخْشَيْنَ یہاں نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ ہیں۔ تیرہویں شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو اور یا ہیں فَعْلَانٌ (بفتح فاعلین) کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال جَوْلَانٌ حَيَوَانٌ یہ فَعْلَانٌ کے وزن پر ہیں۔ چودھویں شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو آیا ہیں فَعْلَى (بفتح فاعلین) کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال صَوْرَى حَيْدَى یہ فَعْلَى کے وزن پر ہیں۔ پندرہویں شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو آیا ہیں ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس کے واو اور یا میں تحلیل نہیں ہو سکتی۔ احترازی مثال عَوْرَةٌ عَيْتٌ بمعنی اِعْوَرَةٌ اِعْيَتٌ اور ان میں واو یا کا مقابل ساکن مانع از تحلیل ہے۔ سولہویں شرط یہ ہے کہ واو یا مقابل عین کلمہ ملحق کے نہ ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ ملحق قَرَبٌ ہیں۔ سترہویں شرط یہ ہے کہ واو یا مقابلہ عین کلمہ حرف صحیح سے بدل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال شَيْرٌ اصل میں شَجَرٌ تھا یا جیم سے تبدیل شدہ ہے۔ اٹھارہویں شرط واو یا مقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف کے نہ ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ کہ یہ مقابلہ عین کلمہ کے

۱۔ یائے مشدّدہ عام ہے یائے نسبت ہو یا یائے مصدر یہ ہوا اگر ان میں تحلیل کریں تو یائے مشدّدہ سے پہلے جو کدہ مطلوب ہے باقی نہیں رہے گا۔ فاعلہ: یائے مشدّدہ زیادت تاکدیر کو مصدر کے معنی میں کرنے کے لئے آتی ہے جیسے فاعلہٗ دُعا لعل ہونا) ف
۲۔ اگر ان میں تحلیل کریں گے تو نون تاکید کے مقابل کا نتیجہ جو چار صیغوں میں لازم ہوتا ہے اپنے حال پر باقی نہ رہے گا اور خلاف وضع لازم ہوگا
۳۔ فَعْلَانٌ اور فَعْلَى کے وزن میں تحلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں وزنوں میں حرکت معنوی لازمی ہے لہذا ان کے لفظ کو بھی متحرک رکھتے ہیں تاکہ حرکت لفظی حرکت معنوی پر دلالت کرے۔ بل لفظ مَوْتَانٌ کہ اس میں باوجود سکون معنوی ہونے کے تحلیل نہیں کرتے ہیں سو یہ اپنی نقیض حَيَوَانٌ پر محمول ہے۔ جَوْلَانٌ کا معنی گرد گھومنا۔ حَيْدَى کا معنی وہ گدھا جو زیادتی خوشی کی وجہ سے اپنے سایہ سے کودے یا بمعنی متکبرانہ چال۔ صَوْرَى ایک پانی کا نام ہے۔ سوال: عَوْرَةٌ عَيْتٌ اِعْوَرَةٌ اِعْيَتٌ کے معنی میں کرتے ہو اس کے برعکس کیوں نہیں کرتے، جبکہ مزید فرع و مجرد اصل ہیں اصل تابع فرض کے نہیں ہوتا۔ جواب: الوان و عیوب اکثر باب اِفْعَالٌ اِفْعَالٌ سے آتے ہیں اور یہ ان میں اصل ہیں اور باقی ابواب کو مجرد ہی کیوں نہ ہوں اس معنی میں ان ابواب کی فرع ہیں۔ ۴۔ واو یا اگر لام کلمہ ملحق کے ہوں تو قانون جاری ہو جائے گا قَلْسُنِي نَقَلْسُنِي ملحق ہیں دَخْرَجَ تَدَخْرَجُ کے اصل میں قَلْسُو نَقَلْسُو تھے۔

۵۔ واو یا اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف صحیح سے تبدیل شدہ ہیں تو قانون جاری ہو جائے گا کیونکہ لام محل کلمہ تغیر ہے جیسے دَشَهَا اصل میں دَشَسَتْ تھا آخری سین کو یا سے بدل دیا تو دَشَسَتْ ہوا بعدہ اسی قانون سے دَشَهَا ہوا۔
۶۔ واو یا اگر لام کلمہ فعل غیر متصرف کے ہوں گے تو قانون جاری ہو جائیگا جیسے مَا دَعُوْهُ مَا اَرْمِيْهُ سے مَا اَدْعَاهُ مَا اَرْمَاهُ۔

ہیں۔ اتفاقی مثال فعل کی قَوْل بَيْعٍ دَعْوَرَمَى سے قَالَ بَاعَ دَعَا رَمَى اسم کی بَوَيْبٌ نَيْبٌ عَصَوٌ رَحَى سے بَابٌ نَابٌ عَصَا رَحَى ہوتے۔

قانون: التقائے ساکنین برد و قسم است علی حدہ و علی غیر حدہ علی حدہ آنکہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدہ کلمہ باشد و ماسویٰ این علی غیر حدہ است و حکم علی حدہ خواندن ساکنین است مطلقاً و حکم علی غیر حدہ خواندن ساکنین بہت در حالت وقف و نہ خواندن ساکنین در حالت غیر وقف پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقاً سوائے سہ جا در اجوف یعنی مصدر باب افعال و استفعال و اسم مفعول چرکہ درین جا اختلاف است بعضی صرفیان اولی را حذف می کنند و بعضی ثانی را و اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت داده شود ساکنی کہ در آخر کلمہ است و اگر در آخر نباشد اول را کسرہ زیر کہ کسرہ در تحریر یک ساکن اصل است و غیر او بسبب عارضہ۔

(۴۵)

اس قانون کا نام ہے التقائے ساکنین کا قانون۔ قاعدہ: التقائے ساکنین کہتے ہیں چند حروف ساکن اس طرح جمع ہوں کہ ان کے درمیان کوئی متحرک حرف نہ ہو۔ پھر التقائے ساکنین دو قسم کے ہیں (۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ۔ (۱) علی حدہ کی تین شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو۔

۱۔ ساکن اول حذف ہوتا ہے نزد جمیع صرفیان اتفاقاً ماسویٰ تین جگہوں کے (۱) مصدر باب افعال از اجوف (۲) مصدر باب استفعال از اجوف (۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ اصل میں اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ تھے بقانون یُقَالُ اِقَامًا اِسْتِیْمَامًا ہوتے، التقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں النون کے بعضی (امام اخفش) ساکن اول کو حذف کرتے ہیں دلیل لِاتِ الثَّانِيَةِ عَلَامَةٌ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْدَفُ۔ اور بعضی (امام سیبویہ) ساکن ثانی کو حذف کرتے ہیں دلیل لِاِنَّهَا زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ اَحْوُ بِالْحَدْفِ مَقُولٌ اصل میں مَقُولٌ تھا بہ قانون یَقُولُ مَقُولٌ ہوا التقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں واو کے ایک کن کو حذف کیا باختلاف بالاتو مَقُولٌ ہوا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ساکن ثانی مدغم ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے اِحْمَاظُ اِحْمُوْرٌ خُوَيْصَةٌ اگر ان شرطوں میں سے ایک مفقود ہو یا دو یا تینوں تو اس طرح علی غیر حدہ کی سات صورتیں بن جاتی ہیں۔ پہلی صورت صرف پہلی شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے يَخْتَمُ دوسری صورت صرف دوسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے قَالَنْ تیسری صورت صرف تیسری شرط گم ہو باقی موجود ہوں جیسے اِضْرِبُوْنَ چوتھی صورت پہلی اور دوسری شرط گم ہوں باقی تیسری موجود ہو جیسے مَدَّ پانچویں صورت دوسری اور تیسری شرط گم ہوں صرف پہلی موجود ہو جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ چھٹی صورت پہلی اور تیسری شرط گم ہوں دوسری موجود جیسے لَتَدْعُوْنَ ساتویں صورت تینوں شرطیں گم ہوں جیسے قَدْ اَلْحَقَّ۔

نقشہ علی غیر حدہ

صورت اول	انتقائے شرط اول	جیسے يَخْتَمُ
= دوم	انتقائے شرط دوم	جیسے قَالَنْ
= سوم	انتقائے شرط سوم	جیسے اِضْرِبُوْنَ
= چہارم	انتقائے شرط اول و دوم	جیسے مَدَّ
= پنجم	انتقائے شرط دوم و سوم	جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ
= ششم	انتقائے شرط اول و سوم	جیسے لَتَدْعُوْنَ
= ہفتم	انتقائے شرط و جمع	جیسے قَدْ اَلْحَقَّ

اس قانون کے لیے پانچ حکم ہیں ایک علی حدہ کے لیے چار علی غیر حدہ کے لیے پہلا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو ثابت رکھ کر پڑھنا واجب ہے مطلقاً یعنی حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی۔ شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی حدہ ہو۔ احترازی مثال قَالَنْ یہ علی غیر حدہ ہے۔ اتفاقی مثال حالت وقف کی اِحْمَاظُ اِحْمُوْرٌ خُوَيْصَةٌ غیر وقف کی اِحْمَاظُ اِحْمُوْرٌ خُوَيْصَةٌ دوسرا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو ثابت رکھ کر پڑھنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال اِحْمَاظُ یہ علی حدہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے

کہ حالتِ وقف کی ہو۔ احترازی مثال **يَخْتَصِمُ** یہاں حالتِ وقف کی نہیں۔ اتفاقی مثال **الرَّحِيمِ** تیسرا حکم یہ ہے کہ ساکن اول کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال **اِحْمَاذٌ** یہ علی حدہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حالتِ وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال **الرَّحِيمِ** یہاں ساکن دوم حالتِ وقف میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیہ ہو۔ احترازی مثال **مُدَدٌ** یہاں ساکن اول مدہ اور نون خفیہ نہیں۔ اتفاقی مثال **قَائِلٌ** سے **قَالْنِ** سے **لَا تَهَيِّنَنَّ الْفَقِيرَ** سے **لَا تَهَيِّنَنَّ الْفَقِيرَ** چوتھا حکم یہ ہے کہ جو ساکن آخر کلمہ میں ہے اسے حرکت دینا واجب ہے «خواہ آخر میں ساکن اول ہو یا ساکن دوم ہو۔

پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال **اِحْمَاذٌ اُحْسُوذٌ** دوسری شرط یہ ہے کہ حالتِ وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال **الرَّحِيمِ** تیسری شرط یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیہ نہ ہو۔ احترازی مثال **قَائِلٌ لَا تَهَيِّنَنَّ الْفَقِيرَ**۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ کوئی ساکن آخر کلمہ آخر میں ہو۔ احترازی مثال **يَخْتَصِمُ** یہاں

لہ مراد حالتِ وقف سے وہ سکون جو وقف کی وجہ سے پیدا ہونے والے حروف جواز م وغیرہ سے کیونکہ وہ حرف حقیقت میں متحرک ہوتا ہے۔

۱۱ سوال: کلام عرب میں چند ایسے کلمات ہیں جن میں شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے وہ یہ ہیں:

(۱) **اِضْرِبَانَ** (۲) **اَلْحَسَنُ** (۳) **لَا هَا اللهُ** (۴) **اِئِي اللهُ** (۵) **حَلَقَتَا الْبَطَانَ** جواب: **اِضْرِبَانَ** جہاں نون ثقیلہ الف کے بعد ہوتی وہاں بقائے ساکنین درست ہے دو وجہ سے اول یہ کہ نون ثقیلہ بمنزل جز کلمہ ہے دوم یہ کہ الف میں خفت ہے اسی وجہ سے **اِضْرِبُونَ** **اِضْرِبِينَ** نہیں پڑھا جاتا ہے اگرچہ نون ثقیلہ دونوں میں برابر لیکن واو اور یا میں الف کی مثل خفت نہیں۔ یہی حکم **اِضْرِبَانَ** **لِيَضْرِبَانَ** **لَا تَضْرِبَانَ** کہے۔ **اَلْحَسَنُ** یعنی **اَلْحُسْنُ عِنْدَكَ** (بمذہب ہمزہ و سکون لام) کیا حسن تیرے پاس ہے۔ جہاں ہمزہ استفہام ہمزہ وصل مفتوحہ پر داخل ہوتی وہاں پر بھی بقائے ساکنین درست ہے تاکہ انشاء (استفہام) کا خبر سے التباس نہ ہو بلکہ اس ہمزہ وصل کو الف سے بدل لیتے ہیں۔ یہ اصل میں **عَوَّ الْحَسَنُ** تھا دو سے ہمزہ کو الف سے بدل لیا تو **اَلْحُسْنُ** ہوا۔ یہی حکم ہے **اَيْمَنُ اللهُ** کا۔ **لَا هَا اللهُ** (بمجر لفظ اللہ و اثبات الف ہمزہ و سکون لام مدغم) جہاں ہا تنبیہ لفظ اللہ پر حرف قسم محذوف کے عوض میں لائے تو وہاں بقائے ساکنین درست ہے کیونکہ اگر الف کو حذف کرتے ہیں تو لازم آتا ہے حذف عوض و عوض عنہ و هو المنع۔ یہ اصل میں **لَا هَا اللهُ** تھا حرف قسم کو حذف کر کے اس کے عوض ہا تنبیہ لائے اور لازماً مدہ ہے تو **لَا هَا اللهُ** ہوا (ئیں اللہ) (بکسر ہمزہ و سکون یا و لام و جر لفظ اللہ ہے) جہاں **اِئِي** حرف ایجاب لفظ اللہ پر داخل ہو حرف قسم کے محذوف ہونے کے بعد تو وہاں پر بھی بقائے ساکنین درست ہے اگر یا کو حذف کرتے ہیں تو التباس ہو جاتا ہے الآخر استثناء کے ساتھ ایضاً یہ التباس بھی پڑیگا کہ مکسور لفظ اللہ سے ہے یا حرف ایجاب سے اصل میں (ئیں) **وَاللهِ** تھا۔ استفہام **اَقَامَرِدِيكَ** کی جواب میں ہے۔ **حَلَقَتَا الْبَطَانَ** (باثبات الف تنبیہ و سکون لام) **حَلَقَتَا** اصل میں **حَلَقَتَانِ** تھا بوقت انصاف نون حذف ہوا **بَطَانٌ** بکسر ہا مطلب یہ ہے کہ عرب کے قول **حَلَقَتَا الْبَطَانَ** (بمعنی شتر کے دونوں حلقے مل گئے، یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے) میں بقائے ساکنین الف تنبیہ و لام تعریف میں درست ہے سماعاً ساکن اول کو باقی رکھتے ہیں تاکہ مقصد فوت نہ ہو جائے کیونکہ اس سے مقصد میں ان جگہ میں مدبوسے، لوگوں کو خبردار کرنا ہے اگر ساکن اول کو حذف کرتے ہیں تو ابطال مقصد لازم آتی ہے۔

کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہیں اتفاقی مثال جہاں ساکن اول آخر کلمہ میں ہو قُلِ الْحَقُّ جہاں دوسرا ساکن آخر کلمہ میں ہو جیسے لَمْ يَخْتَمِرْ اصل میں لَمْ يَخْتَمِرْ تھا۔ پانچواں حکم یہ ہے کہ ساکن اول کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ اتفاقاً ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احترازی مثال اِحْتَادًا اُحْمُوْرًا دوسری شرط یہ ہے کہ حالت وقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال اَلرَّحِيْمُ دوسری شرط یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ احترازی مثال قَالَنْ لَا تَهِيْنَنَّ الْفَقِيْرَ۔ چوتھی شرط کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو۔ احترازی مثال قُلِ الْحَقُّ اتفاقی مثال يَخْتَمِرْ ، اصل میں يَخْتَمِرْ تھا بقانون خَصَمَ يَخْتَصِمُ ادغام کی صورت میں غا اور صاد اول ساکن ہوتے پہلے ساکن یعنی حا کو حرکت کسرہ کی دی تو يَخْتَمِرْ ہوا۔ کیونکہ ساکن کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے اگر کہیں فتح یا ضمہ دیجاتی ہے تو کسی عارضے کی وجہ سے جیسے لَمْ يَخْتَمِرْ یہاں پر فتح اخف الحركات ہونے کی وجہ سے آئی ہے دَعَا اللّٰهَ یہاں پر حرکت ضمہ اس لیے آئی کہ واو جمع کی حذفیت پر دلالت کرے۔

قانون : ہر واو غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد افعال شدہ بیفتد فاکلمہ اور حرکت ضمہ می دہند و جو با۔ (۴۶)

اس قانون کا نام ہے قُلْنَ طَلْنَ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ کہ (ماضی معلوم میں) فاکلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو غیر مکسور ہو۔ احترازی مثال خَوَفَ یہاں مکسور ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔ احترازی مثال يَقُوْلُ یہاں مضارع معلوم میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال اَقْوَمْنَ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا۔ یہاں ناقص میں ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو الف ہو کر گر جائے۔ احترازی مثال قَالَ اصل میں قَوْلٌ تھا واو الف ہو کر گرا نہیں۔ اتفاقاً مثال قُلْنَ طَلْنَ اصل میں قَوْلْنَ طَوْلْنَ تھے بقانون قَالَ قَالَنَّ طَالَنَّ ہوئے، بقانون اتفاقاً ساکنین قُلْنَ طَلْنَ ہوئے اسی قانون سے قُلْنَ طَلْنَ ہوئے۔
فائدہ : قُلْنَ ماضی معلوم اصل میں قَوْلْنَ تھا۔ قُلْنَ ماضی مجہول اصل میں قَوْلْنَ تھا۔ قُلْنَ امر حاضر معلوم اصل میں اَقْوَلْنَ تھا۔

قانون : ہر واو مکسور ویاے مطلقاً کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاکلمہ اور حرکت کسرہ می دہند و جو با

۲۷

اس قانون کا نام ہے خِفْنَ بَعْنَ کا قانون۔ اس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ماضی معلوم میں فاکلمہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو مکسور ہو اور یا مطلقاً ہو احترازی مثال قَوْلٌ طَوَّلَ یہاں مکسور نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ماضی معلوم میں ہو۔ احترازی مثال يَخُوْفُ یہاں مضارع میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احترازی مثال اَطْرَدَنَّ اصل میں اَطْيَرَنَّ تھا چوتھی شرط یہ ہے کہ اجوف میں ہو۔ احترازی مثال رَمَيْتَ اصل میں رَمَيْتَ تھا۔ یہ ناقص ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو یا الف ہو کر گرجائیں۔ احترازی مثال خَافَ بَاعَ اصل میں خَوِفَ بَيْعَ تھے، واو یا الف ہوتے ہیں گئے نہیں۔ اتفاقی مثال واو کی خِفْنَ اصل میں خَوْفٌ تھا۔ یا مفتوح کی بَعْنَ، مکسور کی طَبْنَ مضموم کی هِنْنَ اصل میں بِيَعَنَّ طَبَنَّ هَيْشَنَّ تھے۔

مکسور العین والی قیام ہے خواہ کسرہ عین ماضی پر ہو جیسے خَوْفٌ يَخُوْفُ یا عین مضارع پر ہو جیسے طَوَّحَ يَطْوُحُ جیسے طَبَنَّ یہ اصل میں طَوَّحَنَّ از باب ضَرْبٍ ہے۔ نوادر الاصول واللغات

قانون : ہر واو یا مضموم یا مکسور متوسط یا دائم متوسط کو اصل سلامت نماند و باشد در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف یا در تعلقات وے بجز فعل حقیقی و حکمی از اجوف و تَفْعَلِينَ از ناقص حرکت آن واو یا نقل کردہ بما قبل می دہند و جو با بشرطیکہ آن واو و یا بدل از ہمزہ ضمہ و کسرہ آنہا منقول از ہمزہ و ہم وزن فعل متعارف نباشد و ما قبل آنہا مفتوح و مدہ و لیں زائدہ نباشد و در فَعِلَ از اجوف نقل حرکت و حذف و اشما وے جائز است و در تَفْعَلِينَ از ناقص نقل حرکت و اشبات و جائز است۔

۲۸

اس قانون کا نام ہے يَقْوُلُ يَبِيْعُ کا قانون۔ اس کے لیے تین حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے بارہ شرطیں ہیں تین وجودی اور نو عدمی۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دینا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا مضموم یا مکسور ہوں۔ احترازی مثال يَقْوُلُ يَبِيْعُ یہاں مفتوح ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ واو یا متوسط میں ہوں یا حکم متوسط میں۔ احترازی مثال يَدْعُوْ يَوْمِيْ یہاں لام کلمہ

عہدہ شامی
مضارع پر شرط
ہے

کے مقابلہ میں ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا فعل متصرف میں یا اس کے متعلقات میں ہوں۔ احترازی مثال قول بِيَعُ اَذُوْرًا عَيْتًا يِهَالُ نہ فعل متصرف میں ہے نہ اس کے متعلقات میں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ واو اور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں۔ احترازی مثال يَعُوْدُ كَيْصِيْدًا اَنْ كَا اَصْلُ عَوْرَدٍ صَيِّدًا ہے ان میں واو یا سالم ہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ فِعْلٌ حَقِيْقِيٌّ يَاحْكِي اِجْرَافٍ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال قَوْلَ بِيَعٍ يَه فِعْلٌ حَقِيْقِيٌّ يِه اَلْقَوْدُ اَخْتِيْرٌ فِعْلٌ حَقِيْقِيٌّ يِه چوتھی شرط یہ ہے کہ تَفْعِيْلِيْنَ نَاقِسٍ میں نہ ہوں احترازی مثال جيسے كَدُّ عَوِيْبٍ تَهْمِيْنٍ كِه بِنَاقِسٍ كِه يَفِيْعِيْنَ سَاوِيْنَ اَرْبُ يہ ہے کہ واو اور یا ہمزہ سے تہ قبل شدہ ہوں احترازی مثال سُئِلَ مُسْتَهِيْنٌ لِيُوْنِ كِرَامِلٍ مِيْنِ سُئِلَ مُسْتَهِيْنٌ وَنَ تھے اَظْهَوِيْنَ شَرْطٌ يہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال يَسُوْرٌ يَجِيْءُ اَصْلٌ مِيْنِ يَسُوْرٌ يَجِيْءُ تھے۔

نویں شرط یہ ہے کہ واو اور یا ایسے کلمہ اسم میں نہ ہوں کہ قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہمزوں سے ہو جائیں۔ احترازی مثال تَحْوِيْلٌ تَمْيِيْزٌ دَوِيْوِيْنَ شَرْطٌ يہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احترازی مثال قَوِيٌّ حَيِّيٌّ يِهَا مَاقِبَلٍ مَفْتُوحٌ ہے گیارہویں شرط یہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل مدہ نہ ہو احترازی مثال قَاوِلٌ بَايِعٌ يِهَا مَاقِبَلٍ مَدَّةٌ ہے۔ بارہویں شرط یہ ہے کہ واو اور یا کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو۔ احترازی مثال مَقْبُوْلٌ مَبْيَعٌ يِهَا مَاقِبَلٍ لِيْنٍ زَائِدَةٌ ہے۔ اتفاقاً مثال يَقُوْلُ يَسْبِيْعُ سے يَقُوْلُ يَسْبِيْعُ دوسرا حکم یہ ہے کہ نقل حرکت، حذف، اِسْتَاْمٌ تِيْنُوْنَ جَائِزٌ يِهِيْنَ۔ اس کے لئے تین شرطیں ہیں ایک وجودی دوعدی۔ پہلی شرط یہ ہے کہ فِعْلٌ حَقِيْقِيٌّ يَاحْكِي اِجْرَافٍ میں ہوں۔ احترازی مثال قَوْلٌ

۱۔ افعال متصرف سے مراد وہ فعل ہیں جن کا واو احد ثنیہ جمع آتا ہے جیسے ماضی مضارع امر متعلقات سے مراد چھ اسماء مشتقہ اور مصدر ہیں یعنی اِسْمٌ فَاعِلٌ، اِسْمٌ مَفْعُوْلٌ، صِفَتٌ مُشَبَّهٌ، اِسْمٌ لَفْظِيْلٌ، اِسْمٌ ظَرْفٌ، اِسْمٌ اَلٌ

۲۔ فِعْلٌ حَقِيْقِيٌّ كَامَطْلَبٌ يہ ہے کہ ابتدا بہی سے فِعْلٌ كَاوَرْنَ ہر جیسے قَوْلٌ بِيَعٍ۔ فِعْلٌ حَكْمِيٌّ كَامَطْلَبٌ يہ ہے کہ چند حروف ابتدائے کے خارج کرنے کے بعد فِعْلٌ كَاوَرْنَ باقی رہ جائے جیسے اَلْقَوْدُ اَخْتِيْرٌ۔ اب اُنْ اور اُحْ کے خارج کرنے کے بعد قَوْدٌ تِيْرٌ فِعْلٌ كَاوَرْنَ باقی رہ جاتا ہے۔ ۳۔ تَحْوِيْلٌ تَمْيِيْزٌ يہ دونوں باب تفعیل کے مصدر بقا نون يَقُوْلُ تَحْوِيْلٌ تَمْيِيْزٌ ہوں گے۔ بعدہ بہ قانون وَيَعَاذُ تَحْوِيْلٌ ہوا پھر دونوں یاؤں میں التَّسَاكِيْنُ ہوا۔ پہلا مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوا تو تَحْوِيْلٌ تَمْيِيْزٌ ہوئے۔ اب یہ مشہور فعل تَبْيَعُ کے ہمزوں ہو گئے اسی وجہ سے ان میں يَقُوْلُ كَا قَانُوْنٌ جَارِيٌّ نِهِيْنَ ہوگا۔ ۴۔ اِسْتَاْمٌ كَبِيْرٌ يِهِيْنَ كِه رَافِعٌ كِه طَرَفٌ اَوْرِ يَاسَاكِنُ كُوْوَادِكِي طَرَفٌ مَانِلٌ كِرْ كِه پَرُحْنَا اَوْرِ يِه قِيْلٌ يَسْبِيْعُ كِه پهلے حرف میں ہوگا اور اَخْتِيْرٌ اَلْفَيْدٌ كِه تيسرے حرف میں ہوگا ۵۔ اَعْمُوْمِيْنَ رَاْمِيْمِيْنَ مِيْنِ اَعْمُوْمِيْنَ رَاْمِيْمِيْنَ مِيْنِ اَعْمُوْمِيْنَ رَاْمِيْمِيْنَ

بَيْعَ يِهَانِ نَهْ فَعِلَ حَقِيقِي هِيَ نَهْ حَكْمِي - دوسری بشرط یہ ہے کہ واو اور یا اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں
 احترازی مثال عَوِدَ صَبِيْدًا کہ ان کے اصل عَوِدَ صَبِيْدًا میں سالم ہیں - تیسری بشرط یہ ہے کہ واو اور یا
 ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں - احترازی مثال سَوِلَ مُسْتَهْزِئًا اصل میں سَوِلَ مُسْتَهْزِئًا تھے - اتفاقی مثال
 نَقَلَ حَرَكَةً كِي قَوْلَ بَيْعٍ حَذَفَ حَرَكَةَ كِي قَوْلَ بَيْعٍ - الْقَوْلُ اُخْتَبِرَ كُو اس پر
 قیاس کریں - باقی اشنام کی ادائیگی قرآنہ حضرات سے لیکھیں -

فائدہ : حکم دوم میں یہ شرط ہے کہ ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو - یہی وجہ ہے کہ اُعْتَوِدَ ماضی مجہول
 میں تعلیل نہیں کرتے کیونکہ اس کے معلوم میں تعلیل نہیں ہوئی ہے -

تیسرا حکم یہ ہے کہ نقل و اثبات حرکت دونوں جائز ہیں بشرط یہ ہے کہ تَفْعُلَيْنَ ناقص سے ہو احترازی مثال
 تَقْوِيْنِ یہ ناقص سے نہیں اتفاقی مثال اثبات کی تَدْعُوْنَ تَنْهِيْنِ او نقل حرکت کر کے تَدْعُوْنَ اور
 تَنْهِيْنِ پڑھنا جائز ہے - بعد از تعلیل تَدْعُوْنَ تَنْهِيْنِ ہوں گے -
فائدہ : تَفْعُلَيْنَ ناقص سے تَفْعُلَيْنَ کا وزن مراد ہے صیغہ مراد نہیں -

نہ نقل حرکت والی حرکت افسح ہے - حذف حرکت والی لغت ضعیف ہے -

۱۷ اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یا بی بھی نقل حرکت و اثبات دونوں جائز ہیں جیسے مَبِيْعٌ اثبات کی صورت میں - نقل حرکت
 کی صورت میں مَبِيْعٌ بقانون یوسر ضمہ منقولہ کو کسرہ سے بدلا تو مَبِيْعٌ ہوا بقانون التقارن کین مَبِيْعٌ ہوا
 مبیعہ کے قانون سے مَبِيْعٌ ہوا لیکن اثبات کی صورت میں زیادہ استعمال ہوتا ہے - اسی پر قیاس کریں مَطِيْبٌ مَدِيُوْنٌ
 مَخِيُوْطٌ مَعِيُوْبٌ کو -

عہ (حاشیہ متعلقہ منک) ثلاثی مجرد ناقص کے ابواب میں یہ قانون جاری ہوگا مطلقاً خواہ اصل میں واو یا سالم ہوں یا نہ ہوں
 جیسے دَعُوْا اصل میں دَعُوْا تھا اپنے اصل دَعَا میں واو سالم نہیں - رُخُوْا اُخْشُوْا اصل میں رُخُوْا اُخْشِيُوْا تھے
 ان کے اصل (رُخُوْا اُخْشِيُوْا) میں واو یا سالم ہیں -

قانون : ہر واو ویا متوسط مفتوح کہ دراصل سلامت نماذہ
 باشد در فعل متصرف یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن
 اَفْعَلْ ما قبلش حرف صحیح ساکن منظر باشد فتحش را نقل کردہ بہ
 ما قبل دادہ آن را بہ الف بدل کنند و جو با بشرطیکہ آن کلمہ ملحق
 و بمعنی لون و عیب و بین الساکنین حقیقتاً یا علماً نباشد۔

(۴۹)

اس قانون کا نام ہے یُقَالُ یُبَاعُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں۔
 حکم یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دے کر واو اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے
 پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا متوسط یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احترازی مثال لَنْ يَدْعُوَنَّ يَرْمِي
 یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا مفتوح ہوں۔ احترازی مثال يَقُولُ
 يَبْنِيْجُ یہاں مفتوح نہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واو یا فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہوں۔
 احترازی مثال مَا أَقَوْلُهُ مَا أَبْيَعُهُ یہ نہ فعل متصرف ہے نہ اس کے متعلقات ہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے
 کہ واو یا کا ما قبل حرف صحیح ہو، احترازی مثال قَاوَلْ بَايِعْ یہاں صحیح کا ضد حرف علت ہے۔
 پانچویں شرط واو یا کا ما قبل حرف صحیح ساکن ہو۔ احترازی مثال قَوْلَ بَيْعَ یہاں ما قبل مفتوح ہے۔
 چھٹی شرط یہ ہے کہ منظر ہوں۔ احترازی مثال قَوْلَ بَيْعَ یہاں مدغم ہیں۔ ساتویں شرط یہ ہے
 کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں۔ احترازی مثال يُعَوِّدُ يُصَيِّدُ اصل میں سلامت ہیں۔
 اٹھویں شرط یہ ہے کہ واو یا اسم میں اَفْعَلْ کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال اَقْوَلُ اَبْيَعُ یہ اسم تفضیل
 ہیں۔ نویں شرط یہ ہے کہ واو یا کلمہ ملحق میں نہ ہوں۔ احترازی مثال جَهْوَدُ شَرِيْفٌ کہ ملحق ہیں دَحْجَ
 کے اصل میں جَهْوَرٌ شَرُفٌ تھے واو یا لام کلمہ سے پہلے صرف الحاق کے لیے لائے گئے ہیں۔

دسویں شرط یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔ احترازی مثال اِعْوَدٌ اَصْبَدٌ
 گیارہویں شرط یہ ہے کہ واو یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں رنگ کا معنی پایا جاتا ہو۔ احترازی مثال اِسْوَدٌ اَبْيَضٌ
 بارہویں شرط یہ ہے کہ واو یا دو ساکنوں کے درمیان حقیقتاً یا حکماً نہ ہوں۔ احترازی مثال مَقْوَالٌ مَقْوَلَةٌ
 اتفاقی مثال يُقَوْلُ يُبْنِيْجُ سے یُقَالُ یُبَاعُ مَقْوَلٌ مَهْيَبٌ سے مَقَالٌ مَهَابٌ باقی مَشُوْرَةٌ مَرْجِمٌ
 شاذ ہیں۔ لے جائزہ صلیحہ پر ملاحظہ کریں۔

قانون : ہر واو و یا کہ واقع شود بعد از الف فاعل و در اصل سلامت نمازہ باشد یا اصل او نباشد آن واو و یا را بہ ہمزہ بدل کنند و جوباً

۵۰

اس قانون کا نام قَائِلٌ بَايِعٌ کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو اور یا کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا الف کے بعد ہوں۔ اخرازی مثال قَوْلٌ بَيْعٌ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا الف فاعل کے بعد ہوں۔ احترازی مثال مَقَاوِلٌ مَبَايِعٌ یہاں واو یا الف مفاعل کے بعد ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واو یا اصل میں سلامت نہ ہوں یا بالکل اصل ان کا نہ ہو۔ اخرازی مثال عَاوِدٌ صَايِدٌ کہ ان کا اصل عَوِدٌ صَيِّدٌ سالم ہے الف تاقی مثال قَاوِلٌ بَايِعٌ سے قَائِلٌ بَايِعٌ ان کا اصل قَالَ بَاعَ ہے جن میں سالم نہیں اور جس کا اصل (فعل) نہ ہو اس کا مثال غَاوِطٌ سَايِفٌ سے غَائِطٌ سَائِفٌ صاحب شير سيف سے مشتق ہے۔
ف : کبھی کبھی حرف علت کو حذف کر کے ہاڑ پڑھتے ہیں اصل میں کھایو تھا۔
زمین بہت غور سے مشق ہے

قانون : ہر واو کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع و در فعل و واحد بسلامت نمازہ باشد یا در واحد ساکن و در جمع قبل الف باشد یا قبش مکسور آن و اورا بہ یا بدل کنند و جوباً بشرطیکہ لام کلمہ وے معتل نباشد۔

۵۱

اس قانون کا نام ہے قِيَامٌ قِيَالٌ حِيَامٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم شرطوں کی تین جماعتیں ہیں۔ پہلی دو جماعتوں کے لیے چار چار شرطیں ہیں۔ تیسری جماعت کے لیے چھ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل

۱۔ سوال : آپ نے کہا کہ بینات کنین مانع از تعلیل ہے ہم آپ کو چند مثالیں دکھاتے ہیں بین الساکین ہونے کے باوجود حکم قانون جاری ہوا ہے جیسے اِقْوَامٌ اِسْتَقَامُوا جواب : یہ دونوں مصدر ہیں اور قانون ہے کہ مصدر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں یہاں اِقَامٌ اِسْتَقَامَ میں تعلیل ہوتی ہے اس لیے مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔

سوال : يِقْلَنُ تَقْلَنُ اصل میں يُقْوَلُنْ تَقْوَلُنْ تھے یہ تو مصدر نہیں باوجود بینات کنین کے حکم قانون جاری ہوا۔
جواب : ان میں سکون لام کی عارضی ہے تو گو یا لام کلمہ حقیقت میں متحرک ہے۔

کرنا واجب ہے۔ پہلی جماعت کی پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال **وَعَدَ** یہاں فا کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ دوسری شرط یہ کہ صیغہ مصدر کا ہو۔ احترازی مثال **قَوَّالٌ** یہ جمع مکسر ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واو فعل میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال **قَوَّامٌ** یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا اور فعل اس کا **قَاوَمَ يَقَاوِمُ** ہے جس میں سالم ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال **سَوَّالٌ** یہاں ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاق مثال **قَوَّامٌ** سے **قِيَامٌ** یہ مصدر ہے باب **قَامَ يَقُومُ** مجرد کا۔ دوسری جماعت، پہلی شرط واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال **وَعَدَ** دوسری شرط یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال **قَوَّامٌ** یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واو واحد میں سالم نہ ہو۔ احترازی مثال **عَوَّادٌ** اس کا مفرد ہے **عَاوَدَ** جس میں سالم ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال **قَوَّالٌ** یہاں مفتوح ہے۔ اتفاق مثال **قَوَّالٌ** سے **قِيَالٌ** اس کا واحد **قَائِلٌ** اصل میں **قَاوِلٌ** تھا۔

تیسری جماعت، پہلی شرط واو مقابلہ عین کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال **وَعَدَ** دوسری شرط یہ ہے کہ صیغہ جمع کا ہو۔ احترازی مثال **قَوَّامٌ** یہ مصدر ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واو واحد میں ساکن ہو۔ احترازی مثال **طَوَّالٌ** اس کا مفرد **طَوَّنِيلٌ** ہے جس میں واو ساکن نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واو جمع میں الف سے پہلے ہو۔ احترازی مثال **كُوَّزَةٌ** اس کا مفرد **كُوَّزَةٌ** ہے۔ یہاں واو ز سے پہلے ہے الف سے پہلے نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال **اَقْوَالٌ** یہ جمع ہے **قَوْلٌ** کی یہاں ماقبل ساکن ہے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ لام کلمہ میں قانون جاری نہ ہو۔ احترازی مثال **رَوَّاعٌ** اصل میں **رَوَّاعِيٌّ** تھا۔ اس کا مفرد **رَوَّاعِيٌّ** بیکون واو ہے۔ اتفاق مثال **رَوَّاعٌ** سے **رَوَّاعٌ** ان کا مفرد **رَوَّاعٌ** ہے۔

قانون : ہر واو یا کہ جمع شوند در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بر وزن **أَفْعَلٌ** اول ایشان ساکن لازم غیر بدل باشد آن واو رایا کرده در یا ادغام می کنند و جو با سوائے واو بین کلمہ بعد از یائے تصغیر در کبر سلامت باشد چیرا کہ آن واو را بیا بدل کرده شود جو از آ۔

اس قانون کا نام ہے قَوَيْلٌ قَوَيْلَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں، ہر حکم کے لیے سات سات شرطیں ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چار شرطیں وجودی تین عدمی ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واوکویا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو یا جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشَيْءٍ یہاں درمیان میں حرفِ شین ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واو یا ایک کلمہ میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال اَبُو يَعْقُوبٍ یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا میں سے جو اول ہو وہ ساکن ہو۔ احترازی مثال قَوَيْلٌ یہاں دوسرا ساکن ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کا سکون بھی لازمی ہو۔ احترازی مثال قَوَيْلٌ اصل میں قَوِيٌّ تھا۔ یہاں واوکویا سکون عارضی ہے بقانون حلقی العین جوازاً۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہوں۔ احترازی مثال اَيُّومٌ یہ اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر ہے چھٹی شرط یہ ہے کہ واو اور یا میں سے جو پہلا ہے وہ کسی اور حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال بُوَيْعٌ اصل میں بَايِعٌ تھا واو الف سے بدل شدہ ہے بقانون ضَوْرِبِ مَضَارِيْبِ ساتویں شرط یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو بھی نہ ہو۔

(۱) واو مقابلہ عین کلمہ (۲) بعد از یا ئے تصغیر (۳) ایسا واوکہ اپنے مکبر میں سالم ہو۔ احترازی مثال مُقْبِيوٌ مُقْبِيوَةٌ یہاں واو مقابلہ عین کلمہ کے ہے بعد از یا ئے تصغیر مکبر میں سالم ہے کیونکہ ان کا مکبر آتا ہے مَقُوٌ مَقُوَةٌ اَفْتَاتِيٌّ قَوَيْوٌ قَوَيْوَةٌ سے قَوَيْلٌ قَوَيْلَةٌ ان کا مکبر قَائِلٌ قَائِلَةٌ ہے یہاں واو سالم نہیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ واوکویا کر کے یا کو یا میں ادغام کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو یا جمع ہوں۔ احترازی مثال وَشَيْءٍ دوسری شرط یہ ہے کہ واو یا ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَبُو يَعْقُوبٍ تیسری شرط یہ ہے کہ ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہو۔ احترازی مثال قَوَيْلٌ چوتھی شرط یہ ہے کہ پہلے کا سکون بھی لازمی ہو عارضی نہ ہو۔ احترازی مثال قَوِيٌّ پانچویں شرط یہ ہے کہ ان تین صفتوں والی واو ہو

۱۔ حکماً ایک کلمہ کی مثال مُسْلِمِيٌّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا یا ئے متکلم کی طرف اضافہ کی وجہ سے نون گر گیا تو مُسْلِمُوْنَ ہوا یہ کلمہ واحد کے حکم میں ہے اس وجہ سے کہ ضمیر مجرور شدت افتقار کی وجہ سے بمنزل جرز ہے تو اسی قانون سے مُسْلِمِيٌّ ہوا۔ بعدہ بقانون دِعْمِ ثَانِيٌّ مُسْلِمِيٌّ ہوا ۲۔ بَوَيْعٌ (ماضی مجہول) میں واو، بَايِعٌ (ماضی معلوم) کی الف سے بدل شدہ ہے۔ اگر اس میں تعلیل کرتے ہیں تو بایع تعلیل کی ماضی مجہول سے ملتبس ہو جائے گا۔ ف : مَدَاعِيُوٌ والی واوکو یُدْعَى کے قانون سے واوکریں گے بعدہ متجانسین ولے قانون سے یا کو یا میں ادغام کر کے مَدَاعِيُوٌ پڑھیں گے۔ مَدَاعِيُوٌ میں یا الف سے بدلی ہوئی ہے۔ اس کا واحد مَدَاعِيُوٌ ہے یہ صیغہ اسم آ رہے

(۱) مقابلہ عین کلمہ (۲) بعدیائے تصغیر (۳) یہ واو اپنے مکبر میں سالم ہو۔ احترازی مثال **مَقْبُولٌ مَّقْبُولٌ** یہ تصغیر ہے **مَقَالٌ** اسم ظرف کی اور **مَقَائِلٌ** اسم فاعل کی جہاں واو سالم نہیں۔ **چھٹی شرط** یہ ہے کہ یہ صیغہ اسم میں **أَفْعَلٌ** کے وزن پر نہ ہو۔ احترازی مثال **أَيُّومٌ سَاتُوں** شرط یہ ہے کہ واو یا کسی سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال **بُؤَيْجٌ** اتفاقی مثال **مُقَبَّلٌ** سے **مُقَبِّلٌ** یہ تصغیر ہے **مَقُولٌ** اسم آلہ کی۔

فائدہ : ابام فرار رحمہ اللہ اپنی کتاب **الایام واللالی** میں فرماتے ہیں کہ **قَوْبِلٌ** والا قاعدہ کلیہ ہے مگر تین لفظ نادر ہیں اول **ضَيُّونٌ** بمعنی گریہ نر، دوم **حَيَّوَةٌ** بمعنی نام شخص، سوم **حَيَّوَانٌ** عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے

۵۲) قانون : ہر حرف علت کہ بیاعتہ بیفتد بوقت دور شدن آن باز آید و جو با

اس قانون کا نام ہے **قَوْلٌ** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ محذوف شدہ حرف علت کا واپس لانا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ حرف علت کسی وجہ سے گر گیا ہو۔ احترازی مثال **قَانٌ** یہاں حرف علت نہیں گرا بلکہ الف سے تبدیل ہوا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حرف علت گرنے کا سبب دور ہو جائے۔ احترازی مثال **قُلٌّ** یہاں گرنے کا سبب دور نہیں ہوا ہے۔ اتفاقی مثال **قُلٌّ** یہاں واو التقاتے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا ہے جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو تو لام متحرک ہوا، سبب حذفیت ختم ہوا تو وہ واو واپس آیا **قَوْلٌ** ہوا۔

قانون : ہر واو یا کہ واقع شود بعد از الف زائدہ بر طرف یا در حکم آن را بہ ہمزہ بدل می کنند و جو با



اس قانون کا نام ہے **دُعَاءٌ** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو اور یا کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، پہلی شرط یہ ہے کہ واو یا الف کے بعد واقع ہوں۔ احترازی مثال **وَأَعِدُّ يَا سِرٌّ** یہاں واو یا الف سے پہلے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ الف زائدہ ہو۔ احترازی مثال **ثَائِيٌّ رَائِيٌّ** یہاں واو یا سے قبل الف اصلی ہے، اصل میں **ثَوِيٌّ** (معنی مکان گوسفندان) **رَوِيٌّ** (معنی نیزہ) تھے۔ ان دونوں میں عین کلمہ خلاف قیاس الف ہو گیا ہے اس لیے کہ قیاس کا تقاضا تھا کہ لام کلمہ میں تعلیل ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ واو یا آخر میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔ احترازی مثال شِقَاوَةٌ هِدَايَةٌ
یہاں واو یا نہ حقیقتاً آخر میں ہیں نہ حکماً۔ اتفاقی مثال حقیقتاً کی دُعَاؤُ مَرْمَأً سے دُعَاءُ مِرْمَاءٍ۔ حکماً
کی مِدْعَاوَانِ مَرْمَائَانِ سے مِدْعَاوَانِ مِرْمَائَانِ۔

۵۵) قانون : ہر واو کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ما قبل مکسور ان را بیا بدل کند موجوباً

اس قانون کا نام دُعَى کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واو کو
یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کے ہو۔ احترازی مثال وُعِدَ عُوِدَ
یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس واو کا ما قبل مکسور ہو۔ احترازی مثال دَعَوَ
يَدْعُو یہاں ما قبل مکسور نہیں۔ اتفاقی مثال دُعِيَو سے دُعِيَ دَاعِوَانِ سے دَاعِوَانِ۔

۵۶) قانون : ہر یا کہ واقع شود در آخر فعل فتح غیر اعرابی و ما قبلش مکسور باش کسره ما قبلش را بفتح بدل کردہ جوازاً آپس یا را بہ الف بدل کند بکلیہ۔ قَالَ بَرِئْتَهُ بِنِي طَيِّ

اس قانون کا نام دُعَى کا قانون ہے۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ یا
کے ما قبل کی کسره کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے پھر یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے فَكَّالِ کے قانون سے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ یا آخر میں ہو۔ احترازی مثال بَيَّعَ يَسَّرَ یہاں آخر میں نہیں دوسری شرط یہ ہے
کہ صیغہ فعل کا ہو۔ احترازی مثال دَاعِيَةٌ یہ اسم ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس یا پر حرکت فتح
کی ہو۔ احترازی مثال يَسَّرُمِي یہاں مضموم ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ فتح اعرابی نہ ہو یعنی کسی
عامل کی وجہ سے نہ ہو۔ احترازی مثال لَنْ يَسَّرُمِي یہاں عامل ناصب نے فتح دیا ہے۔

۱۔ حقیقتاً یا مطلب یہ ہے کہ واو یا بالکل آخر میں ہوں ان کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو جیسے دُعَاؤُ دُرَاوِيٍّ۔ حکماً کا مطلب یہ ہے
کہ واو یا کے بعد ایسے حروف ہوں کہ کلمہ کی بنا ان کے بغیر درست رہے یعنی کلمہ ان کے بغیر بھی مستعمل ہونا ہو تثنیہ و جمع کی زیادتی اسی
حکم میں ہے پس اس میں شِقَايَةٌ هِدَايَةٌ عَدَاوَةٌ جیسے کلمات خارج ہو گئے اس لیے کہ ان میں تائے لازم ہے اور کلمہ اسکے
بغیر مستعمل نہیں ہے تو یہ واو یا نہ برطرف میں ہیں نہ برطرف کے حکم میں ہے۔ یہ قانون مصدر، جامد، مشتق سب میں جاری ہوگا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ اس یا کا مقابل کسور ہو۔ احترازی مثال رَمَحَىٰ یہاں مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال دُعَىٰ سے دُعَىٰ پڑھنا جائز ہے پھر دُعَىٰ پڑھنا واجب ہے۔

قانون : ہر واو و یا مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابل لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند و جو با بشرطیکہ در میان کسرہ و واو و ضمہ و یا نباشد آن واو و یا بدل از ہمزہ با بدل جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نباشد۔

اس قانون کا نام ہے يَدْْعُوْنَ يَرْمِيْ كَا قَانُون۔ اس کے لیے ایک حکم اور..... چھ شرطیں ہیں تین شرطیں وجودی اور تین شرطیں عدمی ہیں۔..... حکم یہ ہے کہ واو یا کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط واو اور یا مضموم یا کسور ہوں احترازی مثال لَنْ يَدْْعُوْنَ لَنْ يَرْمِيْ۔ یہاں مفتوح ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابل میں ہوں۔ احترازی مثال يَمْزِيْ يَنْبِيْغُ یہاں عین کلمہ کے مقابل میں ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا کا مقابل بھی مضموم یا کسور ہو۔ احترازی مثال يَدْْعُوْنَ يَرْمِيْ یہاں مفتوح ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ واو و یا کے درمیان اور یا کسرہ و واو کے درمیان نہ ہوں۔ احترازی مثال تَدْْعُوْنَ تَلْمِيْوْنَ یہاں واو و یا کے درمیان ہے یا کسرہ و واو کے درمیان ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ واو یا ہمزہ سے جوازی قانون کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احترازی مثال كُفُوْ كُفُوْ مُسْتَهْرَبُوْنَ اصل میں كُفُوْ مُسْتَهْرَبُوْنَ تھے یہاں واو یا ہمزہ سے جوازی قانون کے ساتھ تبدیل شدہ ہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال يَسُوْ يَجِيْ اصل میں يَسُوْ يَجِيْ تھے۔ اتفاقی مثال يَدْْعُوْنَ يَرْمِيْ سے يَدْْعُوْنَ يَرْمِيْ پڑھنا واجب ہے۔

۱۔ اگر واو اور یا ہمزہ سے وجوبی قانون سے تبدیل شدہ ہیں تو زیر بحث قانون جاری ہو جائے گا جیسے جَاءُ اصل میں جَاءُ تھا۔ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کیا تو جَاءُ ہی ہوا۔ بعدہ بقانون زیر بحث جَاءُ نہیں ہوا، اتفاقاً ساکنین ہوا درمیان یا و نون تنوین کے یا کو حذف کیا تو جَاءُ ہوا۔

قانون : ہر واوکہ واقع شود سیوم جا چون صاعداً شود آن را بہ یابدل کنند و جوباً بشرطیکہ ماقبلش مضموم وادساکن نباشد۔

(۵۸)

اس قانون کا نام ہے **یُدْعَى** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور چارہ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ واوکہ یا کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واوکہ اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔ احترازی مثال **اِسْتَوْفَى** اصل سے مراد ماضی معلوم کے ثلاثی مجرد کا پہلا صیغہ ہے۔ اس کا اصل **وَفَى** ہے یہاں واوکہ پہلی جگہ پر ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تیسری جگہ سے ترقی کرے۔ احترازی مثال **دَعُونَ** یہاں تیسری جگہ پر ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ واوکہ ماقبل مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال **يُدْعُو** یہاں ماقبل مضموم ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ واوکہ ماقبل اور واوکہ ساکن نہ ہو۔ احترازی مثال **مَدْعُوٌّ** یہاں واوکہ ماقبل اور واوکہ ساکن ہے۔ اتفاقی مثال **يُدْعُو** سے **يُدْعَى** پھر **قَالَ** کے قانون سے **يُدْعَى**

قانون : ہر واوکہ لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم باشد یا واوکہ زائدہ باشد در جمع آن را بیا بدل کنند و جوباً و در مفرد مانع از جوب اعلال است آن واوکہ زائدہ مگر وقتیکہ ماقبلش دیگر واوکہ متحرک باشد۔

(۵۹)

اس قانون کا نام ہے **اَدْلٍ سَبَبٍ** کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے شرطوں کی تین

۱۔ مثال **بِجَمِّ** ہشتم جگہ کی **اِدْعَوْ اِسْتَدْعَوْ** سے **اِدْعَى اِسْتَدْعَى** بتاؤن **قَالَ اِدْعَى اِسْتَدْعَى** مثال ہفتم جگہ کی **اِسْتَدْعَاوُ** سے **اِسْتَدْعَاوُ** بتاؤن **دَعَاءٌ اِسْتَدْعَاءٌ** ہوا
۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت نہیں۔ واوکہ **قَالَ** کا قانون جاری کیا جائے پس بس لیکن جہور محققین فرماتے ہیں کہ پہلے **يُدْعَى** کا قانون جاری کر کے بعدہ **قَالَ** کا قانون جاری کریں۔ کیونکہ ابطال سے اعمال بہتر ہے

جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں دوسری جماعت کے لیے آٹھ شرطیں ہیں، تیسری جماعت کیلئے نو شرطیں، دوسرے حکم کیلئے نو شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یل کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال راجی یہاں یا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضارِ مَجْرُ اصل میں ضارِ مَجْرُ تھا یہاں واو عارضی ہے بقانون جوازی نون تینوں سے بدل ہے تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واو ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كَفُوًّا اصل كَفُوًّا تھا، یہاں واو ہمزہ سے بدل شدہ ہے چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعَدَّ قَوْلًا یہاں ابتدا اور درمیان میں ہے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْا یہاں فعل کے آخر میں ہے چھٹی شرط یہ ہے کہ اسم متمکن کے آخر میں ہو یعنی اسم معرب۔ احترازی مثال هُوَ یہ اسم غیر متمکن ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال دَاعُوْا مَدْعُوْا یہاں واو کا ماقبل مفتوح و مکسور ہے۔ اتفاقی مثال اَدْلُوْا تَبَتُّوْا سے اَدْلُوْا تَبَتُّوْا بعد بقانون دِعِيٍّ اَدْلُوْا تَبَتُّوْا بقانون اَدْلُوْا تَبَتُّوْا بقانون اَدْلُوْا تَبَتُّوْا

دوسری جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال راجی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ واو لازمی ہو۔ احترازی مثال ضارِ مَجْرُ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كَفُوًّا چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واو آخر کلمہ میں ہو۔ احترازی مثال وَعَدَّ قَوْلًا پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ واو اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْا چھٹی شرط یہ ہے کہ واو اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هُوَ ساتویں شرط یہ ہے کہ اس واو کا ماقبل اور واو مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوْ (بروزن فُعْلًا) یہاں واو کا ماقبل مدہ زائدہ نہیں۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ وہ واو جمع میں ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْوُ یہاں واو کا ماقبل مدہ زائدہ مفرد میں ہے۔ اتفاقی مثال دُعُوْوُ یہ دَاعِ کی جمع ہے دوسری واو کو یا سے تبدیل کیا تو دُعُوْوُی ہوا بقانون قَوْلِ دُعِيٍّ بقانون اَدْلِ ثانی دِعِيٍّ ہوا۔

تیسری جماعت پہلی شرط یہ ہے کہ واو ہو۔ احترازی مثال راجی دوسری شرط یہ ہے

کہ واد لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبٌ تھا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واد ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كُفُوًا اصل میں كُفُوًا تھا۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واد آخر میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ واد اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْ چھٹی شرط یہ ہے کہ اسم متکلم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هُوَ ساتویں شرط یہ ہے کہ اس واد کا ماقبل اور واد مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوْ آٹھویں شرط یہ ہے کہ واد مفرد کے صیغہ میں ہو۔ احترازی مثال دُعُوْ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ نویں شرط یہ ہے کہ مدہ زائدہ والی واد سے پہلے بھی واد متحرک ہو۔ احترازی مثال مَدْعُوْ یہاں واد مدہ زائدہ سے پہلے عین ہے واد نہیں۔ اتفاقی مثال مَقْوُوْ آخری واد کو یا سے تبدیل کیا تو مَقْوُوْی ہوا بقانون قَوْبِلٌ مَقْوُوْی بقانون اَدَلِ ثانی مَقْوُوْی ہوا۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ واد کو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واد ہو۔ احترازی مثال رَامِعٌ دوسری شرط یہ ہے کہ واد لازمی ہو۔ احترازی مثال ضَارِبُوْ اصل میں ضَارِبٌ تھا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ واد ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال كُفُوًا چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ واد آخر میں ہو۔ احترازی مثال قَوْلٌ پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ واد اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَدْعُوْ چھٹی شرط یہ ہے کہ واد اسم معرب کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هُوَ ساتویں شرط یہ ہے کہ واد کا ماقبل اور واد مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال حُوُوْ۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ صیغہ مفرد کا ہو۔ احترازی مثال دُعُوْ نویں شرط یہ ہے کہ وہ واد مدہ زائدہ کا ماقبل اور واد متحرک نہ ہو۔ احترازی مثال مَقْوُوْ یہاں واد مدہ زائدہ کا ماقبل اور واد متحرک ہے۔ اتفاقی مثال مَدْعُوْ اس آخری واد کو یا سے تبدیل کیا تو مَدْعُوْی ہوا بقانون قَوْبِلٌ مَدْعُوْی بقانون اَدَلِ ثانی مَدْعُوْی ہوا۔

قانون : ہر یا مشدّد یا محقق کہ واقع شود در آخر اسم متکلم ماقبلش اگر یک

حرف مضموم باشد ضمہ آن را بکسرہ بدل کنند و جو با واگرد و باشد چون دُعُوْی ضمہ متصل را وجوباً غیبہ متصل را جوازاً۔

اس قانون کا نام ہے دُعِيٌّ اور اَدْلِيٌّ تَبِيْعٌ کا دوسرا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ یا کے ماقبل والے ضمتہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یا ہو۔ احترازی مثال وَعَدٌ یہاں یا نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ یا آخر میں ہو۔ احترازی مثال بَيْعٌ یہاں یا درمیان میں ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ یا اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَحَىٰ یہ فعل کے آخر میں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ یا اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال هَيَّ۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ یا کے ماقبل میں صرف ایک ضمتہ ہو۔ احترازی مثال دُعِيٌّ یہاں یا کے ماقبل میں دو حرف مضموم ہیں۔ اتفاقی مثال يائے مخفف کی اَدْلِيٌّ تَبِيْعِيٌّ سے اَدْلِيٌّ تَبِيْعِيٌّ یا مشدّد کی مَرْمِيٌّ سے۔ مَرْمِيٌّ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کے متصل والے ضمتہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے غیر متصل کو جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یا (مشدّد یا مخفف) ہو۔ احترازی مثال وَعَدٌ دوسری شرط یہ ہے کہ یا آخر میں ہو۔ احترازی مثال يُسْرٌ بَيْعٌ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ یا اسم کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال رَحَىٰ چوتھی شرط یہ ہے کہ یا اسم متمکن (معرب) کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال مُمِيٌّ حَمِيٌّ۔ یہ اسم غیر متمکن ہیں پانچویں شرط یہ ہے کہ یا کے ماقبل میں مضموم حروف ایک سے زائد ہوں۔ احترازی مثال اَدْلِيٌّ مَرْمِيٌّ یہاں یا سے پہلے صرف ایک حرف مضموم ہے۔ اتفاقی مثال يائے مشدّد کی دُعِيٌّ سے دِعِيٌّ۔ يائے مخفف کی رَحَىٰ سے رِحِيٌّ

ف: دواع میں علماء اہل صرف کے دو گروہ ہیں ایک گروہ پہلے غیر منصرف کا اعتبار کرتا ہے پھر تعلیل کا، دوسرا گروہ پہلے تعلیل کا پھر منصرف وغیر منصرف کا۔

قانون: ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع غیر بدل از ہمزہ وقت دخول جوارم و بنا کر دن امر حاضر معلوم حذف کردہ می شود و جو با۔

۴۱

۱۰ یا آخر میں تحقیقاً ہو یا حکماً حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ یا کے بعد بالکل اور کوئی حرف نہ ہو جیسے اَدْلِيٌّ حَكَمًا کا مطلب یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کلمہ کے ہو لیکن اس یا کے بعد الف و نون و تننہ یا و ا و نون جمع کا ہوں جیسے طَيَّانٌ سے طَيَّانٌ

اس قانون کا نام لَمْ يَدْعُ اُدْعُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ حرف علت آخر میں ہو۔ احترازی مثال يَشْوُلُ یہاں درمیان میں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو۔ احترازی مثال دَاعُوْ رَامِيٌّ یہاں اسم کے آخر میں ہے تیسری شرط یہ ہے کہ آخر فعل مضارع کا ہو۔ احترازی مثال دَعِيَ رَمِيٍّ اصل میں دَعُوْ رَمِيٍّ تھے۔ یہاں فعل ماضی کے آخر میں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال يَهْنِيُّ يَجْرُوُّ اصل میں يَهْنِيُّ يَجْرُوُّ تھے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اس صیغہ پر حرف جواز م داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کریں۔ احترازی مثال يَدْعُوْ يَزِيٍّ یہاں نہ حرف جواز م داخل ہے نہ امر حاضر معلوم کے بنا کا ارادہ ہے۔ اتفاقی مثال يَدْعُوْ يَزِيٍّ تَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ لَمْ يَزِرْ اُدْعُ۔

قانون : در التقائے ساکنین علی غیر حذره اگر ساکن اول غیر مدہ
واو جمع باشد آن را حرکت ضمہ می دهند و جواباً و اگر ساکن اول غیر مدہ
یائے واحده باشد آن را حرکت کسرہ می دهند و جواباً۔

۶۲

اس قانون کا نام ہے لِتَدْعُوْنَ لِتَدْعِيْنَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ واو جمع کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی غیر حذره ہو۔ احترازی مثال اِحْمَارًا اَحْمُوْرًا یہ علی حذره ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن غیر مدہ ہو۔ احترازی مثال اِضْرِبُوْ اِضْرِبُوْ اصل میں اِضْرِبُوْ اِضْرِبُوْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو اِضْرِبُوْ ہو گیا۔ یہاں پہلا ساکن مدہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پہلا ساکن واو جمع کی ہو۔ احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا لَوِ اسْتَطَعْنَا تھا یہاں واو جمع کی نہیں۔ اتفاقی مثال لِتَدْعُوْنَ اصل میں لِتَدْعُوْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو لِتَدْعُوْنَ ہو گیا۔

۱۔ جو حرف علت لام کلمہ میں وقت دخول حرف جازم جیسے لَمْ اِنْ شرطیہ وغیرہ یا وقت بنا امر حاضر معلوم حذف ہوا ہے وقت اتصال ضمیر فاعل جیسے اَلْفِ وَاوِ یا نُوْنَ جمع مؤنث یا اتصال نون ثقیلہ اور خفیفہ محذوف شدہ حرف علت واپس آئے گا۔ جیسے اُدْعُ مفرد مذکر سے اُدْعُوْ اُدْعُوْ اُدْعُوْ لیکن اُدْعُوْ اُدْعُوْ میں دوسرے قاعدہ کے پائے جانے کی وجہ سے واو مذکور حذف ہو گیا ہے۔ اتصال نون ثقیلہ کی مثال جیسے اُدْعُوْنَ، نون خفیفہ کی جیسے اُدْعُوْنَ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یائے واحدہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ القائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ احترازی مثال اِحْصَاؤُ اَحْمُوْرٌ دوسری شرط یہ ہے کہ ساکن اول غیر مدّہ ہو۔ احترازی مثال اَضْرِبِيْنَ تھایہاں ساکن اول مدّہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ساکن اول یا واحدہ ہو۔ احترازی مثال صَارِبِيْنَ القَوْمِ اصل میں صَارِبِيْنَ تھا وقت اضافت نون ثننیہ حذف ہوا۔ یہاں یا ثننیہ کا ہے۔ اتفاقی مثال لِتَدْعِيْنَ اصل میں لِتَدْعِيْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا یا کو حرکت کسرہ کی دینا لِتَدْعِيْنَ ہوا۔

قانون : واولام کلمہ فُعَلٰی اسمی یامی شود ویا لام کلمہ فُعَلٰی اسمی واولامی شود ووجوباً۔

(۶۳)

اس قانون کا نام ہے دُعٰی فَنَوٰی کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو مقابلہ لام کے ہو۔ احترازی مثال قَوٰی وُعَدٰی یہاں لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فُعَلٰی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال دَعَوٰی یہ فُعَلٰی کے وزن پر ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ فُعَلٰی اسمی ہو

لہ فُعَلٰی (بضم فا و سکون عین) اسی جیکہ اس کا لام کلمہ واو ہو تو وہ یا سے بدل جاتا ہے جیسے دُعَوٰی سے دُعٰی اگر فُعَلٰی صفتی لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو بحال رہتا ہے جیسے عَزَوٰی بمعنی جنگ کرنے والی عورت سوال : دُنْيَا اور عَلِيًّا مؤنث ادنیٰ اور اَعْنٰی کے ہیں اور یہ اسم تفضیل ہیں لہذا ان میں معنی وضعی ہے نہ کہ اسمی حالانکہ مذکورہ قانون فُعَلٰی اسمی کے لیے ہے نہ کہ صفتی کے لیے جواب : ان میں اصل کے اعتبار سے معنی وضعی ہے لیکن اب معنی اسمیت میں اکثر مستعمل ہیں کیونکہ یہ جب صفت واقع ہوتے ہیں تو معرف باللام ہو کر واقع ہوتے ہیں جیسے الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَالْمَنْزِلَةُ الْعُلْيَا اور حَيٰوةُ دُنْيَا مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ نہیں کہا جاتا ہے اگر یہ صفات ہوتے تو اور صفات کی طرح دونوں حالتوں (یعنی معرف باللام اور غیر معرف باللام) کے ساتھ صفت واقع ہوتے۔ نیز فُعَلٰی تفضیلی بھی فُعَلٰی اسمی کا حکم رکھتا ہے (علم الصیغہ) سوال : فُعَلٰی اسمی میں تعلیل برتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں کرتے۔ جواب : فُعَلٰی اسمی میں ثقل ہے پھر اس کے لام کلمہ میں واو ہونے سے اور ثقل بڑھ گیا لہذا اس کو یا سے بدل دیتے ہیں جو کہ واو سے ہلکے سے بخلاف فُعَلٰی صفتی کے۔ فُعَلٰی اسمی اگر لام کلمہ میں ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے فُعَلٰی۔ اگر لام کلمہ واو ہے تو یا ہو جائے گا جیسے دُنْيَا عَلِيًّا اصل میں دُنُوْا عَلُوْا تھے۔ فُعَلٰی صفتی اگر لام کلمہ واو ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے عَزَوٰی۔ اگر لام کلمہ یا ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے فُعَلٰی۔

احترازی مثال عَزُوٰی (بمعنی جنگ کرنے والی عورت) یہ فَعْلٰی صفتی ہے۔ اتفاقاً مثال دُعُوٰی دُنُوٰا سے دُعٰی دُنُوٰا کر کے پڑھنا واجب ہے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یا مقابلاً لام کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال بَيِّنًا یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فَعْلٰی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال دُمِّيٰ یہ فَعْلٰی کے وزن پر ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ فَعْلٰی اسٹی ہو۔ احترازی مثال صَدِّيٰ (بمعنی پیاسی عورت) یہ فَعْلٰی صفتی ہے۔ اتفاقاً مثال كَتَبِي نَقِي سے فَتَوٰی نَقَوٰی پڑھنا واجب ہے۔

قانون : ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مفاعیل قبل از یا و در مفرد قبل از یا نبود آن را بہ یا مفتوحہ بدل می کنند و جو با نگر واو کہ واقع شدہ بود در مفرودش بعد از الف چہارم جا چہرہ کہ آن ہمزہ را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند و جو با۔

۶۳

اس قانون کا نام ہے رَحَايَا اَدَاوَا کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چار شرطیں ہیں دو سے حکم کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال سَكَلٌ یہاں ہمزہ سین کے بعد واقع ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفاعیل والے الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال قَائِلٌ یہاں ہمزہ فاعیل والے الف کے بعد واقع ہے تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یا ہو۔ احترازی مثال شَرَائِفٌ یہاں ہمزہ کے بعد فاعیل یا نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یا سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال جَوَائِي اس کا مفرد جَائِيَّةٌ ہے۔ یہاں صیغہ مفرد میں ہمزہ یا سے پہلے ہے۔ اتفاقاً مثال رَحَائِيَّةٌ اس کا مفرد رَحِيوَةٌ ہے جہاں ہمزہ بالکل نہیں) سے رَحَائِيُّ بقانون قال رَحَايَا ہوا۔

۱۰ فَعْلِي (بفتح فاو و بفتح مقصورہ) جو کہ اسم ہونہ کہ صفت جبکہ اس کے لام کلمہ میں یا ہو تو واو ہوجاتی ہے جیسے نَقَوٰی اصل میں نَقِي تھا۔ اِزْوِي يَقِي اس کی واو کو غلاً قیاس سے بدل لیا اور لام کلمہ کی یا کو واو سے تبدیل کیا۔ اگر فَعْلِي صفتی کے لام کلمہ میں یا ہو تو بحالہ رہتی ہے جیسے صَدِّي یعنی پیاسی عورت۔ سوال : فَعْلِي اسم میں تغلیل کیوں نہیں کی جاتی ؟ جواب : اسم چونکہ خیف ہوتا ہے لہذا وہ نقل واو کا متحمل ہو سکتا ہے بخلاف صفت کے کہ وہ اجزاء معنی کے اعتبار سے خود لقب ہوتی ہے لہذا نقل واو کا متحمل نہیں۔

۱۱ خَطَائِيُّ اس کا مفرد خَطِيئَةٌ ہے جہاں ہمزہ یا سے پہلے نہیں بلکہ یا کے بعد ہے " سے خَطَائِيُّ بعدہ بقانون فَسَالِ خَطَايَا ہو

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو واو مفتوح سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ الف کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال سَسَلٌ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ احترازی مثال قَائِلٌ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے بعد یا ہو۔ احترازی مثال شَرَايْفٌ چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفرد میں یا سے پہلے نہ ہو۔ احترازی مثال جَوَائِيُّ اس کا مفرد جَائِيَّةٌ ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ (ان چار شرطوں والا ہمزہ ایسے جمع میں ہو جس کے مفرد میں واو چوتھی جگہ پر الف کے بعد ہو۔ احترازی مثال رَحَائِيٌّ اس کا مفرد رَحِيَّةٌ ہے یہاں واو چوتھی جگہ پر یا کے بعد ہے الف کے بعد نہیں۔ اتفاقاً مثال اَدَاوِ سے اَدَاوَا۔ وضاحت: اَدَاوِ اس کا مفرد اِدَاوَةٌ ہے بمعنی آفتاب جہاں واو الف کے بعد چوتھی جگہ پر ہے) بقانون دُعِيَّ اَدَائِيٌّ پھر اس قانون سے اَدَاوِيٌّ بعدہ بقانون قَالَ اَدَاوِيٌّ ہوا۔

نوٹ: اس قانون کو ناقص میں ذکر کرنا مسامتت ہے اس کو ہمزہ میں ذکر کرنا چاہئے تھا جس طرح ابن حاجب نے شافیہ میں اور دیگر اہل فن نے ذکر کیا ہے۔

قانون: ہر جا کہ سہ یا دریک کلمہ جمع شوند باین طور کہ اول مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف کنند سیانسیا بشرطیکہ در تضعیف باشد ہم چنین اگر دو یا جمع شوند حذف یکے جائز است چون سَسِيَّةٌ کہ اورا سَسِيَّةٌ خواندن جائز است۔

اس قانون کا نام ہے دُعِيٌّ كُحَيْتَةٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ تیسری یا کو حذف کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تین یا ہوں۔ احترازی مثال حَتَّىٰ یہاں دو یا ہیں۔ اصل میں حَيَّتِيٌّ تھا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تینوں یا ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال حَتَّىٰ يَعْقُوبُ یہاں تینوں یا ایک کلمہ میں نہیں تیسری شرط یہ ہے کہ تینوں یا جمع ہوں یعنی درمیان میں اور حرف نہ ہو۔ احترازی مثال يُؤَيِّدُ یہاں تینوں یاؤں کے درمیان ہمزہ ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ پہلی یا دوسری یا میں ادغام کیا ہوا ہو۔ احترازی مثال طَلَبْتِيٌّ یہاں دوسری یا کو ادغام کیا گیا ہے تیسری یا میں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ تیسری یا لام کلمہ کے مقابلہ پر ہو۔ احترازی مثال مُقْتَبِلٌ یہاں تیسری یا مقابلہ لام کلمہ کے نہیں بلکہ زائدہ ہے۔

ف جہاں دو یا مقابلہ میں کلمہ کے جمع ہوں وہاں ایک یا کا حذف جائز ہے برائے تخفیف کلمہ جیسے سَسِيَّةٌ کو سَسِيَّةٌ پڑھنا جائز ہے

چھٹی شرط یہ ہے کہ صیغہ تصغیر کا ہو۔ احترازی مثال جَبِيٍّ مَحِيٍّ یہ فعل اور جار مجرئی فعل کے صیغے ہیں۔ اتفاقی مثال رُحِيٍّ رُحِيٍّ بَقَانُونِ دُعِيٍّ رُحِيٍّ رُحِيٍّ ہوئے۔ اب تیسری یا کو حذف کر کے رُحِيٍّ رُحِيٍّ پڑھنا واجب ہے۔

قانون : ہر آو و یا کو واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادۃ فَعْلَانِ
ما قبلش و او مضموم باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کند و جوباً و اگر
غیر او باشد آن یا را بواو بدل کند و واو بر حال خود ماند۔

(۶۶)

اس قانون کا نام ہے قَوِيَّةٌ قَوِيَانِ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ واو اور یا کے ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبْتُ سَمِعْتُ دوسری شرط یہ ہے کہ واو یا تائے تانیث سے پہلے واقع ہوں یا زیادتی فَعْلَانِ سے پہلے واقع ہوں۔ احترازی مثال رُحِيٍّ رُحِيٍّ تیسری شرط یہ ہے کہ واو یا کا ما قبل اور واو مضموم ہو۔ احترازی مثال رُحِيٍّ رُحِيٍّ، رُحِيٍّ رُحِيٍّ یہاں واو اور یا کا ما قبل اور واو مضموم نہیں۔ اتفاقی مثال آو کی قَوُوَّةٌ قَوُوَانِ سے قَوُوَّةٌ قَوُوَانِ بحدۃ بقانون دُعِيٍّ قَوِيَّةٌ قَوِيَانِ۔ یا کی طَوِيَّةٌ طَوِيَانِ سے طَوِيَّةٌ طَوِيَانِ ہوئے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ یا کو واو سے تبدیل کرنا اور واو کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ واو اور یا ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبْتُ سَمِعْتُ دوسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا تائے تانیث یا زیادتی فَعْلَانِ سے پہلے واقع ہوں۔ احترازی مثال رُحِيٍّ رُحِيٍّ تیسری شرط یہ ہے کہ واو اور یا کا ما قبل اور واو مضموم نہ ہو۔ احترازی مثال قَوُوَّتِ قَوُوَانِ طَوِيَّتِ طَوِيَانِ اتفاقی مثال رُحُوَّةٌ رُحُوَانِ نَهْوَةٌ نَهْوَانِ اس میں نَهِيَّةٌ نَهِيَانِ تھے۔

قانون : ہر یا کہ واقع شود در فعل در مقابلہ لام کلمہ ما قبل او مضموم باشد
واو شود و جوباً۔

(۶۷)

اس قانون کا نام ہے رَمُو کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں حکم یہ ہے کہ یا کو واو

لے فَعْلَانِ سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں الف دونوں مزید تان ہیں اس کے لام کلمہ میں واو اور یا ہیں

سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یا مقابلہ لام کے واقع ہو۔ احترازی مثال بُعِیَ یہاں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فعل میں ہو۔ احترازی مثال نَهْمَىٰ یہ اسم ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ یا کما قبل مضموم ہو۔ احترازی مثال رَحَىٰ یہاں یا کما قبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال رَحَىٰ سے رَمُوْا پر ہنا واجب ہے۔

فائدہ: نَهْمُوْهُمُوْا کئی یکنو اصل میں نَهْمَىٰ یَنْهَىٰ کئی یکنی تھے بقانون رَمُوْا نَهْمُوْا یَنْهَوُ یَنْهَوُ ہوئے پھر یَدْعُوْا کے قانون سے یَنْهَوُ یَنْهَوُ ہوئے۔ اگر یَدْعُوْا کا قانون رَمُوْا کے قانون سے پہلے جاری کریں تو پھر یَنْهَمَىٰ یَنْهَمَىٰ ہوں گے۔ بعدہ بقانون یُوَسِّرُ یَنْهَمُوْا یَنْهَمُوْا ہوتے

سوال: ان دونوں تحلیلوں میں سے اولیٰ کون سی ہے جواب: تبدیلی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) ذاتی (۲) صفتی۔ ذاتی تبدیلی زیادہ اولیٰ ہے کہ پہلے رَمُوْا کا قانون جاری کریں پھر یَدْعُوْا کا ورنہ لازم آئے گا صفت کا ذات پر مقدم ہونا اور یہ جائز نہیں۔ کذا فی الٹا فیہ۔ ویسے تبدیلی بھی حذف حرکت سے اولیٰ ہے۔

فائدہ: ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف، حرف علت کی تغیر کو اعلال، ایک حرف کو دوسرے میں داخل کر کے مشدّد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقاً آن ہمزہ ساکن را بوق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریش موجود نباشد۔



اس قانون کا نام ہے یَا مَنْ یُّؤْمِنُ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَسَلْ سَسَلْ یہاں ہمزہ متحرک ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَسَلْ یہاں مدغم ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احترازی مثال یَسَسَلْ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال یَسَعَمُّ ادغام کی

صورت میں ہمزہ متحرک یَنْتُمْ ہو جائے گا۔ یہاں ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔
پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں اگر ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر
مطلق یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں یا جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال اَمَّنَ یہاں
ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال یَا مَنُّ سے یَا مَنُّ پڑھنا واجب ہے۔

قانون : ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن
کلمہ آن ہمزہ ساکن را بوق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کند و جو با
بشرطیکہ باعث تحریکیش موجود نباشد اگر ہمزہ اول وصلی باشد در
درج کلام می افتد و ہمزہ ثانی بصورت خود عود می کند مگر کُلُّ خُذْ مَرُّ
شاذ اند

۶۹

۱۰ یَنْتُمْ کو یا مَمُّ پڑھنا ممنوع ہے یَنْتُمْ پڑھنا واجب ہے کیونکہ ہمزہ کا الف سے تبدیل کرنا جائز ہے اور میم کو میم میں ادغام
کرنا واجب ہے پس وجوب کی رعایت اولیٰ ہے۔

۱۱ اس قانون کی امثله اتفاقی تین قسم کی ہیں (۱) ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقْرَءُ اِذْ زَرُّ لَنْ یَقْرَءُ اِذْ زَرُّ بَقَارَءُ
اِذْ زَرُّ ہمزہ وصلی بوجہ درج کلام اگر گیا۔ بعدہ ہمزہ ساکن کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کر کے یَقْرَءُ وُ زَرُّ لَنْ یَقْرَءُ اِذْ
بَقَارَءُ یَ زَرُّ پڑھنا جائز ہے (۲) ہمزہ ساکن کا ماقبل غیر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقُولُ اِذْ ذَنْ لِي۔ اِلَى الْهَدَى اِذْ تَنَا
وَالَّذِي تَمِينٌ۔ ہمزہ وصلی بوجہ درج کلام اگر گیا بعدہ ہمزہ ساکن کو موافق ماقبل کی حرکت کے حرف علت سے تبدیل کر کے یَقُولُ ذَنْ لِي
اِلَى الْهَدَى اِتْنَا۔ وَالَّذِي تَمِينٌ پڑھنا جائز ہے (۳) ہمزہ ساکن کا ماقبل غیر ہمزہ ایک کلمہ میں ہو جیسے يَأْخُذُ يُوْخِذُ مَاخِذٌ سے ہمزہ
کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کر کے يَأْخُذُ يُوْخِذُ مَبِخِذٌ پڑھنا جائز ہے۔

۱۲ سوال : کُلُّ مَرُّ خُذْ اصل میں اُكُلْ اور اُءُ مَرُّ اور اُءُ خُذْ تھے پس مذکور قانون کے مطابق واجب تھا کہ دوسرے
ہمزہ کو واو سے بدل لیتے حالانکہ استعمال میں دونوں ہمزوں کو حذف کرتے ہیں جواب : انہیوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال
کی وجہ سے فلاں قیاس حذف کیا گیا ہے۔ رہا پہلا ہمزہ دوسرے ہمزہ کے حذف کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہی لہذا وہ بھی گر گیا لیکن بحالت
درج کلام لفظ مَرُّ میں ہمزہ ثانیہ کا باقی رکھنا فصیح ہے جیسے قوله تعالى : وَأَمْرًا هَلَاكَ بِالصَّلَاةِ اور بحالت ابتداء کلام لفظ مَرُّ
میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا فصیح ہے جیسے قوله عليه الصلوة والسلام مَرُّ وَأَصْبِيَا نَكْرًا بِالصَّلَاةِ

اس قانون کا نام ہے اَمِّنْ اَوْ مِّنْ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے پانچ شرطیں، دوسرے حکم کے لیے سات شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَنَّكَ یہاں ہمزہ مفتوحہ ہے دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مظهر ہو۔ احترازی مثال سَنَّكَ یہاں مدغم ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن سے پہلے ایک اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال قَرَّءْ یہاں ہمزہ ساکن کا ماقبل اور ہمزہ متحرک نہیں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے ایک کلمے میں ہوں۔ احترازی مثال يَقْرَءُ زِدْ یہاں ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ متحرک ایک کلمے میں نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَنْتُمْ اصل میں اَنْتُمْ تھا ادغام کی صورت میں ہمزہ متحرک ہو جائیگا اتفاقاً مثال اَمِّنْ اَوْ مِّنْ اَمْ مَانًا سے اَمِّنْ اَوْ مِّنْ اِيْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کو اگر ہمزہ ثانیہ کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو۔ احترازی مثال سَنَّكَ دوسری شرط یہ ہے کہ مظهر ہو۔ احترازی مثال سَنَّكَ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کا ماقبل اور ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال قَرَّءْ۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے ایک کلمے میں ہوں۔ احترازی مثال يَقْرَءُ زِدْ پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ احترازی مثال اَمْ مَرَّ۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ پہلا ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال اَمِّنْ یہاں پہلا ہمزہ قطعی ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی درمیان کلام میں واقع ہو۔ احترازی مثال اَوْثَمِينَ یہاں ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع نہیں۔ اتفاقاً مثال صَنَابِ اَوْثَمِينَ۔ یا مِّنْ يَوْمِئِذٍ کے قانون سے ہمزہ ساکن حرف علت سے تبدیل ہوا تو صَنَابِ وَّثَمِينَ ہو گیا ایسی حکم کے تحت ہمزہ ثانی جو کہ واہوا ہے اس کو واپس اپنی اصلی حالت پر لا کر صَنَابِ وَّثَمِينَ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور یا ہمزہ دردیگر کلمہ باشد و ما سوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوقوع حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

اس قانون کا نام ہے **مِیْرُ غَلَاہِ مُحَمَّدٌ** کا قانون۔ اس قانون کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔
 حکم یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفتوحہ ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ہمزہ مکسورہ ہے۔
 دوسری شرط یہ ہے کہ ماقبل اسی ہمزہ کا مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے
 تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل اگر ہمزہ ہے تو پھر جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال **اُنْتِیْدُ مَرٌّ** یہاں
 ایک کلمہ میں ہیں۔ اتفاقی مثال **مِیْرُ** سے **مِیْرُ** بمعنی کینہ و دشمنی **جَبَّحَ** سے **جَوَّحَ** بمعنی ظرفنے از
 ظروف عطار کہ دران خوشبو دارند۔

قانون : ہر جا کہ دو ہمزہ متحرکہ جمع شوند در یک کلمہ اگر یکے از ایشان
 مکسور باشد ثانی را بہ تابدیل کنند و جو با سوائے اُمْتِیْدُ کہ دریں جا
 جائز است و اگر هیچ یکے از ایشان مکسور نباشد ثانی را با و مفتوحہ
 بدل کنند و جو با مگر **اُءْ کُرُ** شاذ است۔

(۱)

اس قانون کا نام ہے **اُوَیْدُ مَرٌّ جَاءَ** بشاء کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے
 چار شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ ثانی ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے پہلی شرط یہ ہے
 کہ دو ہمزے ہوں۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ایک ہمزہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں
 ہمزے متحرک ہوں۔ احترازی مثال **اَمَدَن** یہاں ایک متحرک ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دونوں
 ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ احترازی مثال **یَقْرَأُ اَبُوکَ** یہاں ایک کلمہ میں نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے

۱۔ ہمزہ کا ماقبل ہمزہ ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں جیسے **یَحِیئُ اَحْمَدُ** سے **یَحِیئُ وَحَمْدُ**۔ **یَقْرَأُ اَبِیْکَ** سے **یَقْرَأُ یَبِیْکَ**
 اگر ہمزہ کا ماقبل ہمزہ نہیں تو پھر مطلقاً یعنی ہمزہ اور اس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں جیسے **مِیْرُ جَبَّحَ** سے **مِیْرُ جَوَّحَ** یا جدا جدا کلمہ میں ہوں
 جیسے **یَقْرَأُ اَبُوکَ** سے **یَقْرَأُ وَابُوکَ** **یَضَارِبُ اَبِیْکَ** سے **یَضَارِبُ یَبِیْکَ** پڑھنا جائز ہے
اُمْتِیْدُ اصل میں **اُمْتِیْمَةُ** تھا پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور تیسری میم میں ادغام کیا تو **اُمْتِیْمَةُ** ہو گیا۔ سوال (۱) حکم اول
اُمْتِیْمَةُ میں جمع شرط کے باوجود حکم قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا جواب : (۱) قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ہمزہ ہے تو مذکور ہے۔
 (۲) ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے **اُمْتِیْمَةُ** میں جو **یَضَارِبُ** کلمہ ادغام کو اعلال پر مقدم کیا۔ سوال (۲) حکم ثانی) **اُءْ کُرُ** میں جمع شرط کے باوجود
 ہونے کے باوجود حکم قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا جواب : (۱) ہمزہ ثانی کو خلاف قیاس حذف کیا گیا لکن قیاس کے استعمال تو ہمزہ ایک ہی
 رہ گیا اور قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے (۲) ہمزہ ثانیہ کو او سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو یہاں دونوں ہمزے
 زائد ہیں۔

کہ دونوں ہمزوں میں سے ایک مکسورہ ہو۔ احترازی مثال اءِ یَدِمْ یہاں کوئی بھی مکسورہ نہیں۔ اتفاقی مثال جَاءِمْ
 شَاءِمْ سے جَاءِمْ شَاءِمْ ہوئے بقانون یَدْعُوْ یَمِیْ جَائِیْنَ شَائِیْنَ ہوئے پھر اتفاقاً کنیت سے جَاءِ شَاءِ
 ہوئے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو واو سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دو ہمزے
 ہوں۔ احترازی مثال سَسَلْ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں احترازی مثال اءِمْ مَن۔ تیسری شرط یہ ہے
 کہ دونوں ہمزے جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ احترازی مثال یَقْرَأُ اَبُوکَ۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں
 ہمزوں میں سے کوئی بھی مکسورہ ہو۔ احترازی مثال جَاءِمْ یہاں ایک مکسورہ ہے۔ اتفاقی مثال اءِ اِدِمْرُ اُسَیْدِمْ
 ہمزہ ثانی کو واو سے تبدیل کر کے اَوِیْدِمْ پڑھنا واجب ہے۔

(۷۲) **قانون :** ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سولے
 یائے تصغیر و نون افعال و واو و یاء مدہ زائدہ در یک کلمہ حرکت آن
 ہمزہ را نقل کردہ بما قبل دادہ جوازاً ہمزہ را حذف کنند و جو با لگہ
 مَرَاتٌ شاذ است ۔

اس قانون کا نام ہے یَسَلُّ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور سات شرطیں یعنی چار وجودی
 تین عدمی ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب
 ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال یَاْ مَن یہاں ہمزہ ساکن ہے۔
 دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو۔ احترازی مثال سَسَلْ یہاں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے
 تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مظہر ہو۔ احترازی مثال سَسَلْ یَسَسَلْ یہاں ہمزہ مدغم ہے۔
 چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل قابل حرکت ہو۔ احترازی مثال سَسَلْ سَسَلْ یہاں ہمزہ کا ماقبل الف ہے جو کہ قابل
 حرکت نہیں۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر نہ ہو۔ احترازی مثال سَوَسَلْ اَفِیْسِمْ
 یہاں ماقبل ہمزہ یا تصغیر کی ہے چھٹی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل نون باب افعال کا نہ ہو۔ احترازی
 مثال اِنْسَطَرَ یہاں ہمزہ کا ماقبل نون افعال ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل

لہ یہاں صرف یائے تصغیر کی نفی ہے اگر ہمزہ کے ماقبل میں یا ہے لیکن تصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے شَیْءٌ سے شَیْءٌ۔

وَأَوْيَاءٌ مَدَّة زائده ایک کلمہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال **حَطِيئَةٌ مَقْرُوءَةٌ** یہاں ہمزہ کا ما قبل وَاو۔ یا مدہ زائده ایک کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال **يَسْئَلُ** سے **يَسَلُ**۔
فائدہ : یزای یزای اور تمام افعال **رُؤِيَةٌ** میں یہ قانون وجوہاً جاری ہوتا ہے اور اسمائے مشتقہ میں جوازاً۔

قانون : ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر وَاو ویا مدہ زائده در یک کلمہ آن ہمزہ را جنس ما قبل کردہ جوازاً ادغام می کنند وجوہاً۔

(۴۳)

اس قانون کا نام ہے **أَفِيَسُ حَطِيئَةٌ مَقْرُوءَةٌ** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں کامل ہیں حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ما قبل کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔
 پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ یائے تصغیر کے بعد ہو۔ احترازی مثال **اِسْطَرَّ**۔ یہاں ہمزہ نون افعال کے بعد ہے۔ اتفاقی مثال **أَفِيَسُ** سے **أَفِيَسُ** کرنا جائز ہے **أَفِيَسُ** پڑھنا واجب ہے۔
 دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ما قبل وَاو یا مدہ زائده ایک کلمہ میں ہوں۔ احترازی مثال **بَاعُوا أَمْوَالَهُمْ** یہاں ہمزہ جہا کلمہ میں ہے اور اس کا ما قبل مدہ زائده جہا کلمہ میں ہے۔ اتفاقی مثال **مَقْرُوءَةٌ حَطِيئَةٌ** کو **مَقْرُوءَةٌ حَطِيئَةٌ** پڑھنا جائز ہے جنس کو جنس میں ادغام کر کے **مَقْرُوءَةٌ حَطِيئَةٌ** پڑھنا واجب ہے۔

لہ ہمزہ کے ما قبل میں وَاو یا مدہ اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہو جائے گا جیسے **سُوءٌ**۔ **سَيِّئَةٌ** سے **سُوْ سَيِّئَةٌ** اگر ہمزہ کے ما قبل میں وَاو یا زائده برائے اللتان ہیں تب بھی قانون ہو جائے گا جیسے **جَيْئَلٌ** (کفتار) **جَوَّابٌ** (فراخ چشم) سے **جَيْئَلٌ** **جَوَّابٌ**۔ **لہ** اگر وَاو یا مدہ زائده اور ہمزہ جہا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہو جائے گا جیسے **بَاعُوا أَمْوَالَهُمْ** کو **بَاعُوا أَمْوَالَهُمْ**۔ **قَدْ أَفْلَحَ** کو **قَدْ أَفْلَحَ** پڑھنا واجب ہے۔
سوال : ہمزہ قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ **قَدْ أَفْلَحَ** والا ہمزہ باقی رہے اس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہو جائے یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے جواب : ہمزہ قطعی کے قانون میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی شرط ہے بغیر نقل حرکت کے اور اس قانون میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دینا بعد ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے تضاد تب ہوتا جہت واحد ہوتا ہمزہ قطعی میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنے کی جہت اور ہے لہذا ان دونوں قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔

۴۴) **قانون :** ہر دو ہمزہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد آن را بیا بدل کنند و جویا۔

اس قانون کا نام ہے قَوَّعٌ کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دو ہمزے جمع ہوں۔ احترازی مثال لُوْلُوٌّ یہاں جمع نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کلمہ موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔ احترازی مثال سَتَلَّ تَسْتَلَّ یہاں کلمہ موضوع علی التضعیف ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پہلا ہمزہ ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اءَمَّنَ یہاں پہلا متحرک دوسرا ساکن ہے۔ اتفاقی مثال قَرَّعٌ ہمزہ ثانی کو یا سے تبدیل کر کے قَرَّعٌ پڑھنا واجب ہے۔

۴۵) **قانون :** ہر ہمزہ متحرک منفردہ را کہ ماقبلش نیز متحرک باشد بان حرکت بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

اس قانون کا نام ہے سَانَ کا قانون۔ اس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک ہو۔ احترازی مثال يَاءَمَّنُ یہاں ساکن ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ یعنی اکیلا ہو۔ احترازی مثال اَتَّيَّدُ ہر یہاں دو ہمزے ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احترازی مثال يَسْتَلُّ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمزہ پر جو حرکت ہے ماقبل پر بھی وہی حرکت ہو۔ احترازی مثال سَيْلٌ یہاں ہمزہ مکسورہ ہے ماقبل اس کا مضموم ہے۔ اتفاقی مثال سَتَلَّ سے سَانَ كَقَوَّعٍ سے مُسْتَهْرَبِينَ

۴۶) **قانون :** ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسر اولو آو و یا بدل شود جوازاً انزدا نخش

اس قانون کا نام ہے سَوَلٌ مُسْتَهْرَبِيُونَ کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین مہن

ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کی واو سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ہمزہ مفتوحہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مضموم ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال **سُئِلَ** سے **سُئِلَ**۔ **عَلَّمَ** **إِبْرَاهِيمَ** سے **عَلَّمَ** **وَبِرَاهِيمَ** پڑھنا جائز ہے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ ہمزہ کو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں دو ہمزے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مضموم ہو۔ احترازی مثال **سُئِلَ** یہاں ہمزہ مکسورہ ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو۔ احترازی مثال **يَذَرُ** یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔ اتفاقی مثال **مُسْتَهْرَجُونَ** سے **مُسْتَهْرَجُونَ** **يُونَ** **بِحَبْلِ أَحَدٍ** سے **بِحَبْلِ يُحَدِّ** پڑھنا جائز ہے۔

قانون : ہر ہمزہ وصلیہ مفتوحہ کہ داخل شود بر آن ہمزہ استفہام
آن ہمزہ را بالف بدل کردہ شود و جو با مع باقی داشتن التقلات ساکنین

(۷۷)

اس قانون کا نام ہے **الْحَسَنُ الْكَلْبِيُّ** کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہمزہ استفہام کو الف سے تبدیل کر کے التقلات ساکنین کو باقی رکھنا واجب ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی ہو۔ احترازی مثال **أَذْذَرْتَهُمْ** یہاں ہمزہ قطعی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح ہو۔ احترازی مثال **اِكْتَسَبَ** یہاں مکسور ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام کا داخل ہو۔ احترازی مثال **جَاءَ الْحَسَنُ** یہاں ہمزہ استفہام کا داخل نہیں ہوا ہے۔ اتفاقی مثال **عَ الْحَسَنُ** سے **عَ الْآنَ** سے **الآنَ** پڑھنا واجب ہے۔

قانون ہر گاہ کہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند در اول کلمہ ثلاثی
مجرد یا رباعی مجرد ادغام متنع است و در کلمہ اول ثلاثی مزید فیہ جائز است
مطلقاً سوائے مضارع چہر کہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت

(۷۸)

بهمهزه وصی نیفتد و اگر هر دو متجانسین در اول کلمه نباشد و اول ساکن
 ثانی متحرک باشد ادغام واجب است بوجود پنج شرط - اول اینکه آن
 متجانسین دوهمزه در کلمه غیر موضوع علی التضعیف نباشند چون قِرَاءَتِي
 که در اصل قِرَاءَةٌ بود. دوم آنکه اول متجانسین باه وقف نباشد
 چون اَغْرَبَةٌ هَلَالٌ سوم اینکه اول متجانسین مده مبدل یا بدل جواز
 نباشد چون رِيًّا که در اصل رِيًّا بود. چهارم اینکه اول متجانسین
 مده در آخر کلمه نباشد چنانکه فِي يَوْمٍ پنجم این که ادغام باعث التباس
 یک وزن قیاسی بدگر وزن قیاسی نباشد چنانچه قَوْلٌ تَقْوِيلٌ که ملتبس
 می شود به قَوْلٌ وَتَقْوِيلٌ و اگر آن متجانسین هر دو متحرک باشند ادغام واجب
 است بوجود شش شرط: اول اینکه اول متجانسین مدغم فیه نباشد
 چنانچه حَبَبٌ دوم این که حرفی از متجانسین زائده برائے الحاق نباشد
 چنانچه جَلْبَبٌ شَمَلٌ سوم اینکه اول متجانسین تا افتعال
 نباشد چنانکه اَقْتَسَلَ چهارم اینکه آن متجانسین دو واو در افعال
 نباشد چنانچه اِرْعَوَى که در اصل اِرْعَوَوْ بود پنجم اینکه هیچ یک از متجانسین
 مقتضی اعلال نباشد چنانچه قَوِيٌّ که در اصل قَوِوٌ بود. ششم اینکه
 حرکت ثانی عارضی نباشد چون اُرْدِدِ الْقَوْمَ بهفتم اینکه آن متجانسین
 در دو کلمه نباشد چون مَكْنَنِيٌّ و اگر در دو کلمه باشند پس اگر ما قبل متحرک
 یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز و زین ممتنع هشتم اینکه آن متجانسین دو یا نباشند
 چون حَيِّيٌّ وَمَيِّيَانٍ نهم اینکه آن متجانسین در اسم بر یک از این پنج اوزان
 نباشند چون فَعَلٌ (سَيِّبٌ) فَعَلٌ (رَدِدٌ) فَعَلٌ (سُرُرٌ) فَعَلٌ
 (عِلَلٌ) فَعَلٌ (دُرُرٌ) سوائے مصدر حرف مدغمش را باید بدل کند و جوباً
 چون دِنَارٌ شِيْرَازٌ که در اصل دِنَارٌ شِيْرَازٌ بودند.

اس قانون کا نام ہے مضاعف یعنی متجانسین کا قانون۔ اس کے لیے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے تین شرطیں دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں۔ پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں اور دوسری کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں۔ احترازی مثال مَدَدٌ مَدَدٌ یہاں آخر کلمہ میں جمع ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد کے اول میں نہ ہوں۔ احترازی مثال دَدٌ مَضْرَبٌ یہاں ثلاثی مجرد رباعی مجرد کے اول میں ہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اگر کلمہ ثلاثی مزید فیہ کے اول میں ہیں تو اس میں مضارع کے لیے شرط ہے کہ ادغام کرنے کی صورت میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔

احترازی مثال تَمَضَّرَبٌ تَمَضَّرَبٌ یہاں ادغام کی صورت میں اِنْتَضَّرَبٌ اِنْتَضَّرَبٌ ہوں گے۔ اتفاقی مثال فَتَضَّرَبٌ فَتَضَّرَبٌ سے فَتَضَّرَبٌ فَتَضَّرَبٌ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ متجانسین حروف کا ادغام کرنا واجب ہے

جماعت اول پہلی شرط متجانسین اول کلمہ میں نہ ہوں۔ احترازی مثال تَتَرَكٌ تَتَرَكٌ یہاں اول کلمہ میں ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ متجانسین میں سے پہلا ساکن ثانی متحرک ہو۔ احترازی مثال اِمْتَدِدٌ یہاں پہلا متحرک ثانی ساکن ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر نہ ہوں۔ احترازی قِرَعٌ قِرَعٌ یہاں دونوں ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر ہیں۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پہلا متجانسین باوقف کی نہ ہو۔ احترازی مثال اَغْرَهُ هَلَاكٌ

پانچویں شرط یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ جوازی قانون سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احترازی مثال دِيْنِيَا کہ اصل میں دِيْنِيَا تھا۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ پہلا متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہ ہو۔ احترازی مثال فِئِ

۱۰ اجتماع متجانسین اول کلمہ ماضی میں عام ہے بصورت ادغام ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو جیسے تَتَارَكٌ تَتَارَكٌ سے اِتَّارَكٌ اِتَّارَكٌ یا فَتَّتَارَكٌ فَتَّتَارَكٌ سے فَتَّارَكٌ فَتَّارَكٌ پڑھنا جائز ہے۔ باقی مضارع کے لیے شرط یہ ہے کہ ماضی سے پہلے حرف متحرک ہو یا مدہ زائدہ جیسے فَتَّتَزَلٌ سے فَتَّنَزَلٌ۔ قَالُوا تَنَزَّلُ سے قَالُوا اَنْزَلُ۔

۱۱ بائے وقف میں وجہ عدم تحلیل یہ کہ با انفصال کو چاہتا ہے اگر ادغام کریں تو با کا فائدہ جو کہ انفصال ہے وہ باقی نہیں رہتا ہے۔

۱۲ اول متجانسین اگر مدہ نہیں تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے اَوَّضَرُوا اَوَّضَرُوا اصل میں اَوَّضَرُوا اَوَّضَرُوا تھا۔ اگر اول متجانسین مدہ آخر کلمہ میں نہیں تو ادغام واجب ہے جیسے مَدَّعُوهُ اَصْلٌ مَدَّعُوهُ تھا

یَوْمٍ قَالُوا مَا لَنَا يَهَا مِتْجَانِسِينَ يَا اٰوْر وَاوْمَدَهٗ هِي سَا تُوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ اِدْغَامِ بَاعْثِ التَّبَاسِ نَهٗ هُوٓ مَعْنَى اِگْر اِدْغَامِ كَرْتَهٗ هِيں تُو اِيكِي زَن قِيَاسِي كَا التَّبَاسِ دُو سَرُوْن قِيَاسِي سَهٗ هُو جَانَتَا هٗ۔ اَحْرَا زِي مَثَال قُوُو لَ قُتُوُو لَ (اَبَاب مَعْنَا عَ لَ وَّ بَاب تَفَاعُلٍ) كَا التَّبَاسِ بَصُوْر اِدْغَامِ قُوُو لَ قُتُوُو لَ بَاب تَفْعِيْلٍ وَّ بَاب تَفَعُّلٍ سَهٗ هُو تَابَهٗ۔ اِتْفَا قِي مَثَال اِضْرَبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ سَهٗ اِضْرَبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ - مِّنْ نَّآ - عَنَّا سَهٗ مَنَاعَتًا طَرْهِنَا وَا حِبُّ هٗ۔

جَمَاعَتِ دَوْمِ پَهْلِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ مِتْجَانِسِينَ اَوَّلِ كَلِمَةٍ هِيں هُوں۔ اَحْرَا زِي مَثَال تَتَرَكَ يَهَاں مِتْجَانِسِينَ اَوَّلِ كَلِمَةٍ هِيں هُوں۔ دُو سَرِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ دُو نُوْنِ مِتْجَانِسِينَ مُتَحَرِّكِ هُوں۔ اَحْرَا زِي مَثَال اِمْتَدِدْ يَهَاں دُو سَرَا سَا كُنْ هٗ۔

تَيْسِرِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ پَهْلَا حَرْفِ مِتْجَانِسِينَ كَا مَدْعَمُ فِيْهٗ نَهٗ هُو۔ اَحْرَا زِي مَثَال حَتَّيْبَ يَهَاں پَهْلَا مَدْعَمُ فِيْهٗ هٗ۔

چَوْثِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ كُوْنِي مِتْجَانِسِينَ زَاوَدَهٗ الْحَاقِّ كِهٖ لِيْهٗ نَهٗ هُوں۔ اَحْرَا زِي مَثَال جَلْبَبٌ شَمْلَكٌ۔

پَا چُوِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ اَوَّلِ مِتْجَانِسِينَ تَا اِفْتِعَالِ كِي نَهٗ هُو۔ اَحْرَا زِي مَثَال اِهْتَكَلَ يَهَاں پَهْلِي تَا بَابِ اِفْتِعَالِ كِي هٗ۔

چِھْطِي شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ مِتْجَانِسِينَ دُو اَوْبَابِ اِفْعَالِ كِهٖ اَنْدَرْنَهٗ هُوں۔ اَحْرَا زِي اِرْعَوِي اَصْلِ فِيں اِرْعَوُوْ تَحَا

سَا تُوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ كُوْنِي مِتْجَانِسِينَ مُقْتَضِي اِعْلَانِ نَهٗ هُو۔ اَحْرَا زِي مَثَال قَوِي كِهٖ اَصْلِ فِيں قَوُوْ تَحَا يَهَاں وَاوْثَانِي

مُقْتَضِي اِعْلَانِ هٗ۔ اَمْثُوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ دُو سَرِ مِتْجَانِسِينَ كِي حَرْكَتِ عَارِضِي نَهٗ هُو۔ اَحْرَا زِي مَثَال اُرْدُدِ

الْقَوْمِ اَصْلِ فِيں اُرْدُدِ الْقَوْمِ تَحَا۔ يَهَاں وَا لِ ثَانِي كِي حَرْكَتِ عَارِضِي هٗ بُوْجِهٖ التَّقَا رَسَا كِيں۔

نَوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ وَهٗ مِتْجَانِسِينَ اِيكِي كَلِمَةٍ هِيں هُوں۔ اَحْرَا زِي مَلَكْنِيْ اِيكِي كَلِمَةٍ هِيں نَهِيں كِيُوْنَكِهٖ يَهَاں نُوْنِ ثَانِي

وَقَا يَهٗ كِي هٗ۔ دَسُوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ مِتْجَانِسِينَ دُو اِيْنَهٗ هُوں۔ اَحْرَا زِي مَثَال حَيِّي رُمِّيَا نِ يَهَاں

مِتْجَانِسِينَ دُو اِيْنَهٗ هُوں۔ كِيَا رِ مَوِيں شَرْطُ يَهٗ هٗ كِهٖ مِتْجَانِسِينَ اِسْمِ فِيں اِنِ پَا چِ اَوْزَانُوں فَعَلٌ فِعْلٌ فِعْلٌ فِعْلٌ فِعْلٌ فِعْلٌ

فِيں سَهٗ نَهُوں۔ اَحْرَا زِي مَثَال سَبَبٌ رِدُوْدٌ سُرُوْرٌ عِلْدٌ دُرُوْدٌ اِتْفَا قِي مَثَال مَدَدٌ فَرَدٌ سَهٗ مَدَّ فَرَدٌ

لِيْمَدُّ دُ سَهٗ يَمُدُّ طَرْهِنَا وَا حِبُّ هٗ۔ فَاوْدَهٗ: مَصْدَرُ كِهٖ بَغِيْرِ جَوَا سِمِ فِعَالٌ كِهٖ وَزْنِ پَرِ هُو تُو وَا ہَاں حَرْفِ مَدْعَمِ

كُو حَرْفِ عِلْتِ سَهٗ وَجُوْبًا تَبْدِيْلِ كَرْتِي هِيں جِيْسَهٗ دِيْنَا دُ شِيْرَا دُ اَصْلِ فِيں دِنَا رُ شِيْرَا دُ تَحَا۔ كَسَمَتِ بِالْحَا خِيْرِ۔

سَلْ جِهَانِ تَكَرَّرِ حَرْفِ الْحَاقِّ كِهٖ لِيْهٗ هُو تُو وَا ہَاں بِيْ اِدْغَامِ جَانِزِ نَهِيں جِيْسَهٗ شَمْلَكٌ فِيں لَامِ ثَانِي دَخْرَجِ كِي هَمُوْرَنْ كَرْتِي كِي خَاطِرِ لَانِي كِي هٗ

الْحَاقِّ كِهٖتِي هِيں ثَلَا ثِي فِيں اِيكِي حَرْفِ كَا اِضَا فِ كَرِ كِهٖ رَا يِي كِهٖ هَمِ وَزْنِ بِنَا يَا جَلِيْ يَارَا يِي فِيں اِيكِي حَرْفِ كَا اِضَا كَرِ كِهٖ خَاسِي كِهٖ هَمِ وَزْنِ بِنَا يَا سَا نَا كِهٖ جُو مَعَا لِهٖ مَلْحِي كِهٖ

سَا تَهٗ كِيَا جَا تَا هٗ وَہِي مَعَا لِهٖ مَلْحِي تَهٗ كِهٖ سَا تَهٗ كِيَا جَا تَا۔ سَلْ سَمُوَالِ اِرْعَوِي اَصْلِ فِيں اِرْعَوُوْ تَحَا تَامًا شَرْطًا مَوْجُوْدِ هُونِي كِهٖ بَا وُجُوْدِ اِدْغَامِ كِيُوں

نَهِيں كِيَا كِي هٗ۔ حَوَاب: جِهَانِ اِدْغَامِ وَا اِعْلَانِ كَا تَعَا رِضِ هُو وَا ہَاں پَرِ اِعْلَانِ كُو مَقْدَمُ رُكْحَا جَا تَا سَهٗ كِيُوْنَكِهٖ اِعْلَانِ فِيں خَفْتِ زِيَا دَهٗ هٗ تُو اِرْعَوِي فِيں بِيْ

خَفْتِ زِيَا دَهٗ حَا صِلِ هُونِي كِي وَجِهٗ سَهٗ قَالِ كَا قَا نُوْنِ جَارِي كَرِ كِهٖ اِعْلَانِ كُو مَقْدَمُ رُكْحَا كِيَا سَهٗ سَلْ حَرْكَتِ عَارِضِي نَهٗ هُو كِيُوْنَكِهٖ حَرْكَتِ عَارِضِي سَا كُوْنِ كِهٖ

حَكْمِ فِيں هٗ يَهٗ شَرْطُ صَرْفِ اَهْلِ حِمَا زِ كِهٖ زَرْدِيكِ سَهٗ بِنُوْمِيْمِ وَا لِيْ اِدْغَامِ كَرْتِي هِيں وَجُوْبًا۔ سَلْ اِدْغَامِ جَوَا زَا كِهٖ لِيْهٗ دُو صُوْرَتِيں هِيں:

(۱) مِتْجَانِسِينَ دُو كَلِمَةٍ هِيں اُوْرِ پَهْلَا مُتَحَرِّكِ هُو جِيْسَهٗ فَوْبٌ بَشْرٌ كَوْفَرٌ كَبَشْرٌ لَا تَا مَدْنَا كُو لَا تَا مَنَّا طَرْهِنَا جَانِزِ سَهٗ اِگْر مِتْجَانِسِينَ فِيں پَهْلَا مُتَحَرِّكِ

نَهِيں تُو اِدْغَامِ مَمْنَعٌ هٗ جِيْسَهٗ قَرْمٌ مَالِكٌ يَا مِتْجَانِسِينَ دُو هَمِزَهٗ مُتَعَدِّدِ كَلِمَةٍ هِيں تُو بِيْ اِدْغَامِ مَمْنَعٌ هٗ جِيْسَهٗ قَرْمٌ اَبُوْكَ۔

(۲) مِتْجَانِسِينَ دُو كَلِمَةٍ هِيں اُوْرِ پَهْلَا حَرْفِ لِيْنِ غَيْرِ مَدْعَمِ هُو تُو اِسْ صُوْرَتِ فِيں بِيْ اِدْغَامِ جَانِزِ سَهٗ جِيْسَهٗ فَوْبٌ بَشْرٌ سَهٗ نُوْبٌ كَبَشْرٌ طَرْهِنَا جَانِزِ سَهٗ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُعِينُ الطُّلَّابِ

فِي

خَوَاصِّ الْأَبْوَابِ

ابوابِ ثلاثی مجرد اور غیبِ ثلاثی مجرد میں فرق

ثلاثی مجرد کے مصادر ایسے کثیر الاوزان ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اختصاص نہیں اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے لئے ایک وزن خاص ہے پس ثلاثی مجرد میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا التباس کی وجہ سے متغیر ہے اور غیر ثلاثی مجرد میں التباس کا کوئی محل نہیں اس واسطے ابوابِ ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لئے ماضی اور مضارع کو مشترکاً دستور قرار دیا اور ابوابِ غیر ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لئے مصدر کے وزن کو دستور قرار دیا۔ ثلاثی مجرد کے ابواب کے لئے کوئی قاعدہ نہیں سماع پر موقوف ہیں۔ ماضی ثلاثی مجرد کے عین تین حالتیں ہیں تو تین کو تین میں ضرب دینے سے نو باب ہو سکتے ہیں مگر ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین اور بالعکس اور ماضی مضموم العین و مضارع مفتوح العین یہ تین باب نہیں آتے ان کے ماسوا چھ باب رہے جن میں سے تین اصول (فَعَلَ یَفْعَلُ - فَعَلَّ یَفْعَلُ - فَعَلَّ یَفْعَلُ) تین شروع (فَعَلَ یَفْعَلُ - فَعَلَّ یَفْعَلُ - فَعَلَّ یَفْعَلُ) پس اگر کسی مادہ مجرد کی ماضی تم کو معلوم ہوتا ہم مضارع کے عین کلمہ کی حرکت میں لغت کی طرف رجوع کرو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین مت کرو ماضی مضموم العین کے لئے متعین ہو چکا ہے کہ اس کا مضارع نہ مفتوح العین ہوگا نہ مکسور العین سوائے مضموم العین کے اور کوئی احتمال نہیں گو علم صرف والوں نے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے واسطے کچھ لفظی اور کچھ معنوی شناختیں مقرر کی ہیں مگر یاد رکھو کہ لغت کو مددِ شناخت رکھنا بہتر ہے۔

باب	شناخت لفظی	شناخت معنوی
فَعَلَ یَفْعَلُ	جس لفظ کا فَا کلمہ وَاوِ یا یا عین کلمہ یا یالام کلمہ یا ہوتو وَاسی باب سے ہوگا جیسے وَعَدَ یَعِدُ یَسَّرَ یَسِّرُ بَاعَ یَبِيعُ رَحِمَى یَرْحَمِ	

شناخت معنوی	شناخت لفظی	باب
<p>جب دو شخص کسی بات پر ضد کریں جس سے باب مُفَاعَلہ بنتا ہے اور ایک شریک غالب ہو تو وہ فعل چاہے کسی باب سے ہو ایک شریک کا غلبہ اسی باب سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً ضَارِبْتُهُ مجھ میں اس میں مار پٹاتی ہوتی فَضَرْتُہ اس میں نے اس کو مار لیا یَضْرِبُنِي فَأَضْرِبْہ مجھ سے اس سے مار پٹائی تو میں اس کو مار لیا یَضْرِبُہ اس کا مضارع مکسور العین ہے مگر یہاں اَضْرِبْہ بضم الراء کہیں گے نہ کہ اَضْرِبْہ بضم الراء مگر واضح ہو کہ باب فَعَلَ یَفْعَلُ کا خاصہ لفظی اس قاعدہ سے منتقض نہیں پس جس لفظ کا فاعلہ واو یا یا ہو یا عین کا کلمہ یا یا لام کلمہ ما تو وہ مخالفہ کی حالت میں برقرار رہے گا</p>	<p>جس لفظ کا عین یا لام کلمہ واو ہو تو وہ لفظ اسی باب سے ہوگا جیسے قَالَ یَقُولُ دَعَا یَدْعُو اور اگر عین و لام کلمہ دونوں ایک ہی جنس کے حرف ہوں اور مستدی بھی ہوں تو اسی باب سے ہوگا جیسے مَدَدَ یَمْدُدُ۔</p>	<p>باب فَعَلَ یَفْعَلُ</p>
<p>یہ رنج اور خوشی اور بیماری اور رنگ اور غیوب اور حلیہ جہانی کے الفاظ اکثر اسی باب سے ہیں جیسے مَرِضٌ یَمْرَضُ فَرَحٌ یَفْرَحُ عَوِیَ یَعْوُدُ خَوْفٌ یَخْوَفُ</p>	<p>یہ بیشتر لازم ہوا کرتا ہے۔ جتنے الفاظ اس باب سے آتے ہیں ان کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی میں سے ہے مگر عین یا لام کلمہ کا حرف حلقی میں سے ہونا اس کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے ہے جیسے وَعَدَ یُوْعِدُ نَزَعَ یَنْزِعُ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں جنس ہوں تو وہ لفظ اسی باب سے نہیں ہو سکتا</p>	<p>فَعَلَ یَفْعَلُ فَعَلَ یَفْعَلُ</p>

شناخت معنوی	شناخت لفظی	باب
<p>یہ باب صفات خلقی کے لئے مخصوص ہے جیسے حَسَنَ یَحْسُنُ صَعُرُ یَصْعُرُ۔</p>	<p>ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ جن میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں ہم جنس ہوں سولے حَبَّ اور کُتِّ دو لفظوں کے اور نہیں سنے گئے صحیح میں سے اس باب کے وزن پر مگر دو لفظ حَسِبَ یَحْسِبُ نَعِمَ یَنْعِمُ اور یوں بھی اس باب کے الفاظ سرود ہیں۔ جیسے: وَمِیقَ وَرِثَ وَثِقَ وَفِیقَ وَرِعَ وَرِمَ وَرِیَ وَرِیَ وَرِیَ وَحِرَ وَرِیَ وَهَلَ وَعِمَ وَطِیَ یَسُ یَسُ</p>	<p>فَعَلَ یَفْعَلُ فَعِلَ یَفْعِلُ</p>

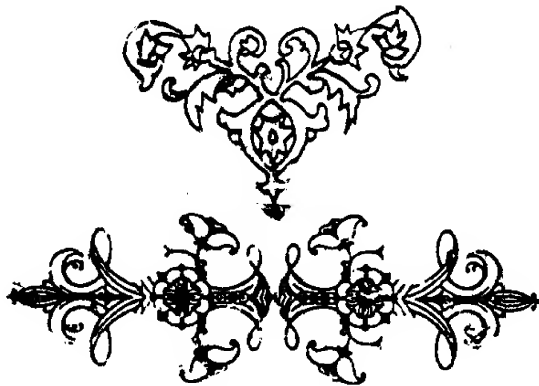
مجرد باب کو مزید بنانے سے ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

- ۱- تعدیہ: لازم سے متعدی ہونا۔ یا اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہونا۔ جیسے خَرَجَ سے أَخْرَجَ۔
- ۲- تَصْبِيْرٌ: صاحب ماخذ بنادینا: جیسے أَشْرَكَ النَّعْلَ: اس نے تسمہ دار جو تا بنایا۔ ماخذ شَرَاكَ بمعنى تسمہ۔
- ۳- تعریض: مفعول کو ماخذ کے محل اور موقع میں لے جانا۔ جیسے أَبَعْتُ الْحَمَامَ میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔
- ۴- وجدان: کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا پایا جانا جیسے آجَنْدَتْهُ میں نے اسے بجیل پایا۔
- ۵- ابتداء: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد سے آیا ہو اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو ثلاثی مزید میں ہیں جیسے أَشْفَقَ وہ ڈر گیا۔ (مجرد شَفَقَ بمعنى مہربانی کرنا۔)
- ۶- اتخاذا: کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔
- ۷- اشتراك: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا اس طرح کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو جیسے قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرُو زید نے عمرو سے مقابلہ کیا اور عمرو نے زید سے۔
- ۸- اقتضاب: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً نہ آنا کسی باب سے جیسے: تَبَخَّرَ بمعنى اکرٹ کر چلنا۔ هَزَمَرَ بمعنى آواز بلند کرنا۔
- ۹- الباس ماخذ: کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ جیسے جَلَلَ الْفَرَسَ اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔
- ۱۰- بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا۔ جیسے حَيَّمَ وہ میے میں آیا۔ أَعْرَقَ وہ عراق میں پہنچا۔
- ۱۱- تحوّل: کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا۔ جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہو گیا۔
- ۱۲- تجنب: ماخذ سے بچنا۔ جیسے قَاتَمَ اس نے گناہ سے پھیر لیا۔
- ۱۳- تحویل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنادینا جیسے: نَصَّرَ اس نے نصرانی بنایا۔

- ۱۳- تخلیط: کسی چیز کو ماخذ سے آراستہ کرنا جیسے: ذَهَبَ اس نے سنہری بنا دیا۔
- ۱۵- تعییر: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے کرنا جیسے: اِكْتَالَ الشَّعِيرَ اس نے اپنے لئے جو ناپے۔
- ۱۶- تَحْتِيلٌ: فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا یا جتاننا جس سے صرف دکھا دیا بناوٹ مقصود ہو جیسے: تَمَارَهْنَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔ تَجَاهَلَ اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔
- ۱۷- تَدْرِجٌ: کسی فعل کو آہستہ کرنا جیسے: تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ کر کے پیا۔
- ۱۸- تَصَرَّفٌ: ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے: اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔
- ۱۹- تَعْمَلٌ: ماخذ کو کام میں لانا یا ماخذ سے کام لینا جیسے: تَخْتَمُّ اس نے انگوٹھی پہنی۔
- ۲۰- تَكْلَفٌ: ماخذ میں بناوٹ یا تصنع ظاہر کرنا جیسے: تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔
- فائدہ: تکلف اور تخیل میں فرق یہ کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ مرغوب فعل ہوتا ہے مگر تخیل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جمل ہوتا ہے۔
- ۲۱- حَسْبَانٌ: کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ ماخذ کے معنی سے موصوف ہے جیسے: اِسْتَحْسَنْتُهُ میں نے اس کو اچھا گمان کیا
- فائدہ: حَسْبَانٌ اور وَجْدَانٌ میں فرق یہ ہے کہ وَجْدَانٌ میں یقین پایا جاتا ہے اور حَسْبَانٌ میں شک و گمان۔
- ۲۲- حِينَوْتُ: کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہنچنا جیسے: اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا۔
- ۲۳- سَلَبٌ: کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا جیسے: اَشْكَيْتُہُ میں نے اس کی شکایت دور کی۔
- ۲۴- صَيَّرْتُ: صاحب ماخذ ہونا۔ جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ دَرْتَ شُكُوفٍ دار ہو گیا یعنی پھول والا ہو گیا۔
- ۲۵- طَلَبٌ: ماخذ کو طلب کرنا جیسے: اِكْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلاں سے مشقت طلب کی اِسْتَطْعَمْتُہُ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔
- ۲۶- قَصِيٌّ: اختصار کے لئے کسی کلمہ کا مرکب سے اشتقاق کے طور پر بنانا جیسے: هَلَّلَ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا۔ رَجَّعَ اس نے اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ کہا۔
- ۲۷- لَزُومٌ وَعِلَاجٌ: فعل میں جو ارجح یعنی اعضا کے کام کا اثر پایا جانا جیسے: اِنْكَسَرَتْ وَه لُوطٌ گیا۔

- ۲۸- لیاقت: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔ جیسے: **أَلَا مَرَّ الْقَرْعُ** سردار قابلِ ستائش تھا۔
- ۲۹- مبالغہ: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا۔ جیسے **أَتَمَرَ النَّخْلُ** کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ **جَوَلَّ** بہت گھوما۔
- ۳۰- مطاوعت: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر کو مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا۔ جیسے: **كَسَّرْتَهُ فَأَنْكَسَرَ** میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔
- ۳۱- موافقت: کسی فعل کا ہم معنی ہونا۔ جیسے: **سَافَرَ** بمعنی **سَفَرَ** یعنی وہ سفر کیا۔
- ۳۲- نسبت بجاخذ: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا جیسے: **فَسَقَىٰ** اس نے مجھ کو بدکار کہا۔ **أَكْفَرْتَهُ** میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔
- ۳۳- اعطاء ماخذ: ماخذ دینا۔ جیسے: **أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ** میں نے گتے کو بڑی دی۔
- ۳۴- تشارك: دو چیزوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا جیسے: **تَشَاتَرَا** ایک دوسرے کو انہوں نے گالیاں دیں۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ



ان معانی کا انحصار دشوار ہے اور تتبع محاورات عرب پر منحصر ہے کتب لغت اور سیاق عبارت سے سہولت معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر اس لفظ کے کیا معنی ہیں جن علماء نے علم صرف میں مبسوط کتاب میں لکھی ہیں انہوں نے خواص الابواب بہت کچھ جمع کیے ہیں مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اس بحث میں طوالت کرنا متعلم کے حق میں چندان مفید نہیں سمجھتے اس قدر کافی ہے کہ اس کو کلیتہً ”زِيَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلَى زِيَادَةِ الْمَعْنَى“ یعنی لفظ کی زیادتی معنی زیادتی کی دلیل ہے۔ سمجھا کہ کتب لغت و ادب پر حوالہ کریں اور بطور نمونہ چند خواص تحریر ہیں۔

باب افعال

- | | | |
|----|---|--|
| ۱ | تعدیہ: جیسے أَخْرَجَ نَكَالًا | خَرَجَ معنی نکلا |
| ۲ | تصییر: جیسے أَشْرَكَ النَّعْلَ | اس نے تسمہ دار جو تبا بنایا (مَاخَذَ شِرَاكَ مَعْنَى تَسْمَةٍ۔ |
| ۳ | تعریض: جیسے أَبْعَثُ الْحِمَارَ | میں گدھے کو بھیجنے کی جگہ لے گیا۔ |
| ۴ | وجدان: جیسے أَبْجَلْتُهُ | میں نے اسے بخیل پایا۔ |
| ۵ | ابتداء: جیسے أَشْفَقَ | وہ ڈر گیا (مجرد شَفَقَ مَهْرَابِي كَرِيًا)۔ |
| ۶ | بلوغ: جیسے أَعْتَرَقَ | عسراق میں پہنچا۔ |
| ۷ | حیونت: جیسے أَحْصَدَ الزَّرْعَ | کھیتی کٹنے کا وقت آ گیا۔ |
| ۸ | سلب: جیسے أَشْكَيْتُهُ | میں نے اس کی شکایت دُور کی۔ |
| ۹ | صیروت: جیسے أَلْبَنَ الْبَقْرَ | گائے دووہ والی ہو گئی۔ |
| ۱۰ | لیاقت: جیسے أَلَامَ الْفَرْعَ | سدا قابل ملامت ہوا۔ |
| ۱۱ | مبالغہ: جیسے أَتَمَرَ النَّخْلَ | کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ |
| ۱۲ | موافقت: جیسے (مجرد) أَقَلْتُ السَّبِيحَ | ممعنی قَلْتُهُ مَعْنَى فَسَخْتُهُ۔ |
| ۱۳ | نسبت باخذ: جیسے أَكْفَرْتُهُ | میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔ |
| ۱۴ | اعطاء ماخذ: جیسے أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ | میں نے گتے کو ہڈی دی۔ |

باب تفعیل

(ماضی کی ابتداء میں تا زائد نہ ہو اور عین کلمہ مُشَدَّد ہو۔)

سوال: یہ قاعدہ ہے کہ گردان میں ہمیشہ وہی حروف ہوتے ہیں جو کہ اس باب کے مصدر میں ہوں لیکن اس باب کے مصدر میں ایک را ہے اور گردان میں دو را ہیں جو کہ مُشَدَّد ہیں۔ جواب: اہل عرب سماعی طور پر کبھی کبھی ایک س جنس حرف تبدیل کرتے ہیں تو یہاں پر بھی تَصْرِيفٌ اصل تَصْرِيفٌ تھا پھر لسانی کو یا سے تبدیل کیا تو تَصْرِيفٌ ہوا۔

۱	تعدیہ: جیسے فَرَحَنِي	اس نے مجھے خوش کیا۔
۲	تَصْبِيْرٌ: جیسے وَتَرَ الْقَوْسَ	اس نے کمان زہ دار بنایا۔
۳	ابتداء: جیسے كَلَّمَ	اس نے کلام کیا (مجرد كَلَّمَ زخمی کننا)۔
۴	الباس ماخذ: جیسے جَلَلَ الْفَرَسَ	اس نے گھوڑے کو بھول پہنائی۔
۵	بُلُوغٌ: جیسے خَبِمَ	وہ خمیہ میں آیا۔
۶	تحويل: جیسے نَصَّرَ	اس نے نصرانی بنایا۔
۷	تخلیط: جیسے ذَهَبَ	اس نے سنہرا بنایا۔
۸	سلب: جیسے قَرَدَ الْاِبِلَ	اس نے اونٹ سے چھڑی کو دور کیا۔
۹	صیروت: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ	درخت شگوفہ دار ہو گیا۔
۱۰	قصر: جیسے هَلَلَّ	اس نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہا۔
۱۱	مبالغہ: جیسے جَوَلَ	وہ بہت گھوما۔
۱۲	نسبت بماخذ: جیسے فَسَقَنِي	اس نے مجھے بدکار کہا۔

باب مُفَاعَلَةٌ

(ماضی کی ابتداء میں تا زائد نہ ہو اور فاعل کلمہ کے بعد الف ہو اس کی دو مصدریں اور بھی آتی ہیں)

- ۱ اشتراك : جیسے قَاتِلٌ زَيْدٌ عَمْرُوًا زید نے عمرو سے قتل کیا۔
 ۲ موافقت مجرد: جیسے سَا فَرَدَ بِعَنِي سَفَرٌ
 موافقت اَفْعَلٌ: جیسے بَاعَدْتُهُ بِعَنِي اَبْعَدْتُهُ۔
 موافقت فَعَّلٌ: جیسے ضَاعَفَ بِعَنِي ضَعَّفَ۔

باب تَفَعَّلَ

(ماضی کی ابتداء میں تاتے زائدہ ہو اور عین کا کلمہ مُشَدَّد ہو)۔

- ۱ ابتداء: جیسے تَكَلَّمَ اس نے کلام کیا۔
 ۲ اتخاذا: جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر تکلیہ بنایا۔
 ۳ تجنَّب: جیسے تَأَنَّمَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔
 ۴ تحوَّل: جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہو گیا۔
 ۵ تدریج: جیسے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ کر کے پیا۔
 ۶ تعمَّل: جیسے تَخْتَمَ اس نے انگوٹھی پہنی۔
 ۷ تكلف: جیسے تَشَجَّعَ وہ بہادر بنا۔
 ۸ مطاوعت فَعَّلٌ: جیسے عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ میں نے اسے سکھایا۔
 ۹ صیرورت: جیسے تَمَوَّلَ وہ مالدار ہو گیا۔

باب تَفَاعَلَ

(ماضی کی ابتداء میں تازائدہ ہو اور فاکلمہ سے پہلے ہو اور فاکلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے)۔

- ۱ ابتداء: جیسے تَبَارَكَ اللهُ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد برک۔ اونٹ کا بیٹھنا۔
 ۲ تخنَّيْل: جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔
 ۳ مطاوعت فَاعَلَ: جیسے بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ میں نے اسے دُور کیا۔ وہ دُور ہو گیا۔
 ۴ تَشَارَكَ: جیسے تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔

باب افعال

- (ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہو اور فاعل کلمہ کے بعد تائے زائدہ ہو)۔
- ۱ اتخاذا: جیسے اِحْتَجَدَ الْفَارُّ چوہے نے بل بنایا۔
 - ۲ تخییر: جیسے اِكْتَالَ الشَّعِيرُ اس نے اپنے لئے جو ناپے۔
 - ۳ تصرف: جیسے اِكْتَسَبَ الْفَضْلُ اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔
 - ۴ طلب: جیسے اِكْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلان سے مشقت طلب کی۔
 - ۵ مطاوعة فَعَلَّ جیسے اِحْتَذَبَ بِمَعْنَى حَذَبَ کھینچا اس نے۔
 - ۶ مطاوعة تفاعل: جیسے اِحْتَصَمَ بِمَعْنَى تَخَاصَمَ اس نے جھگڑا کیا۔

باب انفعال

- (ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہو اور فاعل کلمہ سے فون زائدہ ہوتا ہے)۔
- ۱ ابتداء: جیسے اِنْطَلَقَ وہ گیا (مجرد طَلَقَ دینا)
 - ۲ مطاوعة فَعَلَّ: جیسے كَسَّرَتْهُ فَانْكَسَرَ نین نے اسے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا۔
 - ۳ مطاوعة اَفْعَلَ: جیسے اَعْلَقَ الْبَابَ فَانْعَلَقَ اس نے دروازہ بند کیا پس بند ہو گیا۔
- فائدہ:** باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں اور ہمیشہ ایسے معانی کے لئے آتا ہے جن کا سعلق اعضائے ظاہری سے ہو۔

باب استفعال

- (ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہو اور فاعل کلمہ سے پہلے سین تائے زائدہ ہوں! کبھی تا کو خلاف قیاس حذف کر دیتے ہیں جیسے لَمْ تَسْطِخْ مِیْن)
- ۱ وجدان: جیسے اِسْتَكْرَمْتَهُ میں نے اس کو کرم سے منصف پایا۔
 - ۲ ابتداء: جیسے اِسْتَعَانَ زیر ناف کے بال کاٹے۔

- ۳ اتخاذا : جیسے اسْتَوَطَنَ الْقَرْيَةَ
 ۴ تحول : جیسے اسْتَحْجَرَ الطَّيْنَ
 ۵ تکلف : جیسے اسْتَجْرَاءُ
 ۶ طلب : جیسے اسْتَطْعَمْتُهُ
 ۷ قصر : جیسے اسْتَرْجَعَ
 ۸ لیاقت : جیسے اسْتَرْقَعَ التَّوْبَ
 ۹ مطاوعت افعال : جیسے اَقَمْتُهُ فَاَسْتَقَامَ میں نے اسے سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہو گیا۔
 ۱۰ حسابان : جیسے اسْتَحْسَنْتُهُ
 ۱۱ موافقت مجرد : جیسے قَرَّوْا سَتَقَرَّ موافقت اَفْعَلُ جیسے اَجَابَ وَاسْتَجَابَ۔

باب افعال

(ماضی اور امر حاضر میں ہمزه وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد الف نہیں ہوتا ہے اور لازم کلمہ تکرار سے متشدد ہوتا ہے)۔

سوال : اس باب میں جب دو لام ہوتے ہیں تو معلوم ہو کہ رباعی ہے کیونکہ یہ رباعی کی علامت ہے نہ کہ ثلاثی کی۔

جواب : دو لام رباعی کی علامت تب ہے جبکہ اصلی ہوں یہاں اس باب میں دو لام زائد ہے۔ اِحْمَرَ اَكْوَابَ كَاوَزْنَ اَصْلُ فِي اَفْعَلَارَ تَهَا مَكْرَبَقَاعِدَه (تقسیم ثانوی زائدہ) اس کا وزن اَفْعَلَالٌ نکالا گیا کہ رازائدہ جنس ماقبل سے ہے۔

مبالغہ : جیسے اِسْوَدَّ اللَّيْلُ رات بہت تاریک ہو گئی۔

فائدہ : اکثر یہ باب الوان و عیوب کے لئے آتا ہے جیسے اِحْمَرَ اِبْضًا اِحْوَالًا اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

باب افعیلال

ماضی امر حاضر میں ہمزة وصلی ہوتا ہے مگر اس کا اور افعلال کا فرق یہ کہ اس میں عین کلمہ کے بعد الف ہوتا ہے اور افعلال میں بعد از عین نہیں ہوتا ہے۔
مبالغہ: جیسے **إِحْمَارًا** بہت سرخ ہوا۔ یہ باب الوان و عیوب کے لئے خاص ہے اور اس میں افعلال سے مبالغہ بھی زیادہ ہے۔

باب افعیعال

ماضی امر حاضر میں ہمزة وصلی ہوتا ہے عین کلمہ تکرار سے ہوتا ہے بعد از عین کلمہ واو ہوتا ہے۔

مبالغہ: جیسے **إِحْدَوْدَبَ** بہت کبڑا ہو گیا۔
موافقت مجرور: جیسے **إِحْلَوٰ لِي التَّمْرَ** بمعنی **حَلًا**

باب افعوال

ماضی امر حاضر میں ہمزة وصلی ہوتا ہے بعد از عین کلمہ واو مشدّد ہوتی ہے۔
مبالغہ: جیسے **أَجْلَوٰ** وہ بہت تیز دوڑا۔

باب فعللة

اس باب کی مصدر **فَعْلَلَةٌ** کے وزن پر آتا ہے کبھی کبھی قلیل طور پر **فَعْلَلًا** کے وزن پر آتا ہے جیسے **زَلْزَالًا** اور کبھی **فَعْلَلِي** کے وزن پر آتا ہے جیسے **قَهْقَرِي**

باب تفعّل

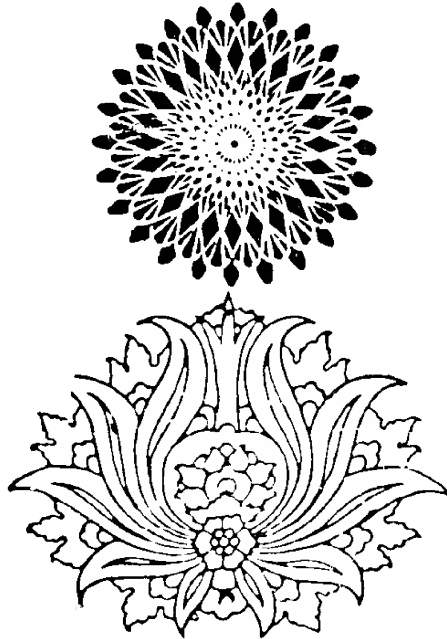
ماضی میں تائے زائدہ مطرود ہوتی ہے اور دونوں لام اصلی ہوتے ہیں۔
مطاوعت: جیسے دَخَرَجْتُهُ فَتَدَخَّرَجُ میں نے اسے لڑھکادیا وہ لڑھک گیا۔

باب افعلّال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے بعد از عین کلمہ ساری گردان میں نون زائد ہوتا ہے

باب افعلّال

ماضی امر حاضر میں ہمزہ وصلی اور ثانی حرف زائد جنس لام کلمہ سے ہوتا ہے جیسے اِقْشَعَّرَ
میں ریشانی زائد ہے



بحر الجواهر

في

كشف المصادر

ناشر

مدرسة العلوم الشرعية كوشك

بکس ۱۵ شہر خضدار بلوچستان ۳۳۱۶

مصادر باب اول از ثلاثی مجرد « فَعَلَ يَفْعِلُ »

رونے میں آواز بلند کرنا	الْعَجَبُ	قطع کرنا	الْعَضْبُ	ملامت کرنا	الْتَلْبُ
ہرن کا آواز کرنا	الْتَحَابُ	زبردستی لے لینا	الْفَضْبُ	کسی پر عیب لگانا	الْجَذْبُ
سانپ کا ڈسنا	الْلَسْبُ		الْغَلْبُ	کھینچنا	الْجَذْبُ
نذر ماننا	الْتَذْرُ	غالب ہونا	وَالْغَلْبُ	ہانک کر لے جانا	الْجَلْبُ
	وَالْتَذْوُ	پانی کے بہاؤ کا آواز	وَالْغَلْبَةُ	کنکری سے مارنا	الْجَلُوبُ
نسبت بیان کرنا	الْتَسْبُ		وَالْغَلْبَةُ	آگ میں لکڑی ڈالنا	الْحَضْبُ
	وَالنِّسْبَةُ	پانی کا بہاؤ آواز کے ساتھ	وَالْعُلْبِيُّ	لکڑی چیننا	الْحَضْبُ
	الْنَعْبُ	نہر پیلانا	الْفَسْبُ	ہلاک کرنا	الْحَطْبُ
کوئے کا کاؤں کاؤں کرنا	الْتَعْبُ	طیرے کرنا	الْقَسْبُ	غلط ملط کرنا	الْخَرْبُ
	الْتَعْبَانُ	کاٹنا	الْقَصْبُ	رنگنا	الْحَشْبُ
	الْنَعْبَانُ		الْقَصْبُ	درخت کا سرسبز ہونا	الْحَضْبُ
	الْتَعَابُ	ترش روی کرنا	الْقَطْبُ	چھال چھیلنا	الْحَضُوبُ
	الْتَعَابُ	پلٹ دینا، دل پر مارنا	وَالْتَطُوبُ	پیشاب یا دودھ کو روکنا	الْشَذْبُ
خفت کی وجہ سے	الْتَهْفُ		الْقَلْبُ	سولی دینا	الْضَرْبُ
اڑنا	الْتَهْفَاتُ		الْكَيْدُ		الْصَلْبُ
پسینہ نکلنا	الْتَهْمُ	جھوٹ بولنا	الْكَيْدُ		الْضَرْبُ
	وَالْتَهْمُوحُ		الْكَاذِبَةُ		وَالْمَضْرَابُ
اقامت کرنا	الْحَبُودُ		الْمَكْدُوبُ		وَالْمَضْرَابُ
ارادہ کرنا	الْحَرْدُ		الْكَيْدَابُ	گشتی کرنا	الْمَضْرَابُ
	الْحَقْدُ		الْمَكْدُوبَةُ	زخم تلاش کرنا	الْمَضْرِبَاتُ
کینہ رکھنا	وَالْحَقْدُ	حاصل کرنا	الْكَسْبُ	پیشنا	الْعَصْبُ

مصادر باب دوم از ثلاثی مجرد "فعل يفعل"

کھانا	الْقَعْبُ	نگہبانی کرنا	الرُّقُوبُ	حفاظت کرنا	الْحَرَزُ
	الْقُعَابُ		وَالرُّقُوبُ	سخت ہونا	الْحَزْبُ
تلوار کو دنیا میں داخل کرنا	الْقَرَبُ		وَالرَّقَابَةُ	سما کرنا	الْحَسْبُ
لکھنا	الْكُنْتُ		وَالرِّقْبَانُ		الْحُسْبَانُ
	الْكِتَابُ		وَالرِّقْبَةُ		الْحِسَابَةُ
	الْكِشْبَةُ	پانی بہنا	وَالرِّقْبَةُ		الْحِسَابُ
	الْكِتَابَةُ		السُّكُوبُ		الْحِسْبَةُ
تنگ کرنا	الْكَرْبُ	پانی بہانا	السُّكْبُ		الْحُطُوبُ
گھوڑے کو مہینہ مارنا	الْكَبُ		وَالتَّسْكَابُ	موٹا ہونا	الْحَلْبُ
	الْلَتْبُ	اڑی مارنا	الْعَقْبُ	دوہنا	وَالْحِلَابُ
چپکنا	وَاللُّتُوبُ	اونٹوں کا بھیڑ کرنا	الْعُكُوبُ		

مصادر باب سوم از ثلاثی مجرد "فعل يفعل"

تلوار تیز کرنا	الذَّرْبُ	نا پاک ہونا	الْجَنَابَةُ	محتاج ہونا	التَّرْبُ
	وَالذَّرَابَةُ	مہربان ہو	الْحَدْبُ		وَالْمَتْرَبُ
	وَالذَّرُوبَةُ	سخت غضبناک ہونا	الْحَرْبُ	مشقت میں پڑنا	التَّعْبُ
سونے کی کان میں	الذَّهَبُ	کھسکی بیماری میں مبتلا ہونا۔	الْحَصْبُ	ہلاک ہونا	التَّعْبُ
بہت سا سونا پا کر حیران ہونا۔				خارش والا ہونا	الْجَرْبُ
تعظیم کرنا	السَّرَجْبُ	سرسبز ہونا	الْجُضْبُ	موٹا ہونا	الْجَشْبُ
خواری و ذلت سے مانگنا	السَّرْعَبُ	کمزور ہونا	الْجُنْبُ	کھانا	الْجَشْرُ
	وَالسَّرْعَبَةُ	بھڑا ہونا	الْجَنَتْ	مائل ہونا	الْجَنْبُ

مصادر باب چہارم از ثلاثی مجرّد "فعل يفعل"

گھولنا	الْجَدْحُ	حرام مال کمانا	السَّحْتُ	مشقت میں پڑنا	الْتَعَبُ
زخمی کرنا	الْجَرْحُ	روگردانی کرنا	الْصَّفْحُ	ہلاک ہونا	الْتَعَبُ
حصہ دینا	الْجَزْحُ	رونے میں آواز بلند کرنا	الْتَجَبُّ وَالْتَجِيبُ	بد مضمی ہونا	الْجَفْسُ وَالْجَفَاسَةُ
ادب کے حصہ کو چر جانا	الْجَلْحُ		الْتَحِيْتُ	جانا	الذَّهَبُ وَالذُّهْبُ
سرکشی کرنا	الْجَمْحُ وَالْجَمُوحُ	پہچش ہونا	الْبَحْتُ		
	الْكَرْدُحُ	کھودنا	الذَّغْتُ	خوف کرنا	الْكَرْعُ
ثابت قدم رہنا	الْكَرْزُوحُ	کھل گھونٹ کر مار ڈالنا	الذَّغْسُ		وَالْكَرْعُ
لاغری کی وجہ سے	وَالْكَرْزَاخُ	تاریکی میں داخل ہونا	الْكَرْعْتُ	برتن کو بھرنا	الْكَرْعُ
گر جانا	الْكَرْزُحُ	مال کا دودھ پینا	الْكَرْعُسُ	بیترا ہونا	الْكَرْعُنُ
نیزہ چھوٹنا	الْكَرْشُحُ	بہت دینا	الْكَرْعُفُ	زمین پر گھسیٹنا	الْتَسْحِبُ
برتن کا ٹپکنا		گندے ہونے آٹے کا			

مصادر باب پنجم از ثلاثی مجرّد "فعل يفعل"

جلد باز ہونا	الْهَبْصُ	خوشحال ہونا	النِّعْمَةُ	گمان کرنا	الْحُسْبَانُ وَالْمَحِيسَةُ
		نرم و نازک ہونا	النَّعْوَمَةُ		

مصادر باب ششم از ثلاثی مجرّد "فعل يفعل"

شاعر ہونا	السَّعَارَةُ	قبیح ہونا	السَّقَاحَةُ	قحط ہونا	الْجُدُوبَةُ
پاک ہونا	الطَّهَارَةُ	چہرے کا روشن ہونا	الصَّبَاخَةُ	ناپاک ہونا	الْجَنَابَةُ
دشوار ہونا	الْعُسْرُ وَالْمَعْسُورُ	خالص ہونا	الصَّرَاخَةُ وَالصَّرُوحَةُ	واعظ ہونا	الْخَطَابَةُ
بانجھ ہونا	الْعَفْرُ	تملنا	الطَّلَاخَةُ	تر ہونا	الْشَطُوبَةُ
	وَالْعُقَارَةُ	وسیع ہونا	الْفَسَاخَةُ	جائے نشاد ہونا	الرَّحَابَةُ وَالْمَرْحَبَةُ

مصادر باب اول از ثلاثی مزید فیہ

ہلاک ہونا	أَلَا حُنَابٌ	پسند کرنا	أَلَا حَسَابٌ	مالدار ہونا	أَلَا تُرَابٌ
گناہ کرنا	أَلَا ذُنَابٌ	لکڑی چیننا	أَلَا حُطَابٌ	تھکان	أَلَا نُعَابٌ
سونے کی قلعی کرنا	أَلَا دُهَابٌ	پچھے سوار کرنا	أَلَا حُقَابٌ	ہلاک کرنا	أَلَا تُغَابٌ
منظیم کرنا	أَلَا رُجَابٌ	ویراں کرنا	أَلَا حُرَابٌ	ملامت کرنا	أَلَا تُزَابٌ
تر کرنا	أَلَا رُطَابٌ	سرسبز ہونا	أَلَا حُصَابٌ	بارش نہونے سے خشک ہونا	أَلَا جَدَابٌ
رغبت دلانا	أَلَا رُعَابٌ	نزدیک آنا	أَلَا حُطَابٌ	اونٹوں میں خارش پھیلنا	أَلَا حِرَابٌ
سواری دینا	أَلَا رُكَابٌ	کیچڑ والا ہونا	أَلَا خَلَابٌ	سُبّا ہونا	أَلَا حُدَابٌ

مصادر باب دوم از ثلاثی مزید فیہ

تصریف اصل میں قصر فاً (بدورا) تھا کیونکہ مصدر میں فعل والے حروف کا ہونا واجب ہے، لیس دوسری راہ سے تبدیل کیا ان دو میں ایک ابالاتفاق زائد ہے۔ ابن الکرّ اور ابن عصفور کا مختار مذہب یہ ہے کہ پہلی زائد ہے کیونکہ ماضی میں کن ہے اور ساکن حرف پر حکم زیادتی کا بہتر ہے متحرک حرف سے۔ ابن حجب و رولینس کا مختار مذہب یہ ہے کہ دوسری زائد ہے کیونکہ زیادتی کی احتیاج دوسری راہ کے تلفظ کے وقت پڑی۔ امام سیوطی کے کمال ان دو (لا) میں سے ہر ایک میں زیادتی کا احتمال ہے۔ (تدریج الاوائی شرح الزبجانی بحوالہ (نجد الصرف)

لقب دینا	التَّقْيِيبُ	گروہ گروہ بھیجنا	التَّسْرِيْبُ	خاک ڈالنا	التَّزْيِيْبُ
نذر ماننا	التَّنْحِيْبُ	نا تمام سچہ کرنا	التَّسْلِيْبُ	مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا	التَّرْتِيْبُ
رکھنا	التَّضْيِيْبُ	پانی پلانا	التَّشْرِيْبُ	روشن کرنا	التَّضْيِيْبُ
خوب بھی طرح کھود کرید کرنا	التَّنْقِيْبُ	بہت مارنا	التَّضْرِيْبُ	آزما	التَّخْرِيْبُ
الگ ہونا	التَّنْكِيْبُ	گانا	التَّطْرِيْبُ		التَّجْرِيْبَةُ
جلدی کرنا	التَّهْدِيْبُ	خیمہ لگانا	التَّطْنِيْبُ	چیننا چلانا	التَّجْلِيْبُ
بھاننا	التَّهْرِيْبُ	تعب میں ڈالنا	التَّجْيِيْبُ	دور ہونا	التَّجْنِيْبُ

مصادر باب سوم از ثلاثی مزید فیہ

وَالْعِلَاجُ	وَالضَّرَابُ	تلاوار مارنا۔	سسی سے کشمکش کرنا	الْمَجَادِبَةُ
الْمُرَاجَعَةُ	وَالْمُعَاقِبَةُ	پہچھے آنا		وَالْحَذَابُ
الْمُرَاجِحَةُ	وَالْعِقَابُ		پہلو میں چلنا	الْمَجَانِبَةُ
الْمَسَافِحَةُ	وَالْمُعَاصِبَةُ	غضب پر برا لگینختہ کرنا	رٹائی کرنا	الْمَحَادِبَةُ
الْمُصَالِحَةُ	وَالْمُعَالِبَةُ	ایک دوسرے پر غلبہ کی	حسامت کی جانچ کرنا	الْمَحَاسِبَةُ
وَالصَّلَاحُ	وَالْغِلَابُ	کوشش کرنا	باہم گفتگو کرنا	الْمُخَاطِبَةُ
وَالْمُقَارِحَةُ	وَالْمَكَاتِبَةُ	خط و کتابت کرنا	باہم کھیلنا	وَالْمُلَاعِبَةُ
وَالْمُكَاشِحَةُ	وَالْمُنَاسِبَةُ	مشابہ ہونا	نکبہائی کرنا	وَالْمُرَاقِبَةُ
وَالْمُنَاصِحَةُ	وَالْمُنَاقِبَةُ	مناقب پر فخر کرنا	ساتھ پینا	وَالْمُشَارِبَةُ
	وَالْمُحَادَثَةُ	گفتگو کرنا	جھگڑا کرنا	وَالْمُشَاغِبَةُ

مصادر باب چہارم از ثلاثی مزید فیہ

وَالْتَقَمْتُ	وَالْتَغَضُّبُ	غضبناک ہونا	سوراخ کرنا	وَالْتَشَقُّبُ
وَالْتَحَدَّثْتُ	وَالْتَغْلِبُ	غلبہ کرنا	پانی سے بھر جانا	وَالْتَسْرُبُ
وَالْتَحَدَّثْتُ	وَالْتَقَلُّبُ	پلٹنا	ماتمی کپڑے پہننا	وَالْتَسْلُبُ
وَالْتَزَيْبُ	وَالْتَكْدُبُ	بہ تکلف جھوٹ بولنا	جذب کرنا	وَالْتَشْرِبُ
وَالْتَزَعْتُ	وَالْتَزَلُّجُ	پھسلنا	متفرق ہونا	وَالْتَشْعَبُ
وَالْتَشَبْتُ	وَالْتَلْقُبُ	لقب پانا	خوشی پر برا لگینختہ کرنا	وَالْتَطْرُبُ
وَالْتَبْرَجُ	وَالْتَهْلُبُ	آگ بھڑکنا	ایک دوسرے پر اظہارِ ناراضگی کرنا	وَالْتَعَبُ
	وَالْتَنَسِبُ	ہم نسب ہونے کا دعویٰ کرنا	توجہ کرنا	وَالْتَعَجِبُ

مصادر باب سیم از ثلاثی مزیدہ

اعتماد کرنا	التَّسَانُدُ	آپس پر تقسیم کرنا	التَّخَارُجُ	دور ہونا	التَّجَانُبُ
ایک دوسرے کیساتھ معاہدہ کرنا	التَّعَاوُدُ	بنگلف لنگڑا بننا	التَّعَارُجُ	ایک دوسرے پر کئی پھینکنا	التَّحَاوُبُ
حلیف بننا	التَّعَاهُدُ	باہم ایک دوسرے کو ملانا	التَّمَارُجُ	جنگ کی آگ بھڑکنا	التَّحَارُبُ
بعض کا بعض کو کھونا	التَّفَاوُدُ	نرمی برتنا	التَّسَامُحُ	تہ بہتہ کرنا	التَّزَاكِبُ
باہم فخر کرنا	التَّمَاجُدُ	بدکاری کرنا	التَّسَافُحُ	ایک دوسرے کو مارنا	التَّنْضَابُ
ایک دوسرے کے سامنے شوہر ٹھہرنا	التَّنَاشُدُ	بشکلف فصیح ہونا	التَّفَافُحُ	خلط ملط ہونا	التَّشَاوِبُ
جلدی کرنا	التَّبَادُدُ	ایک دوسرے کی تعریف کرنا	التَّمَادُحُ	ایک دوسرے پر ناراضگی کا اظہار کرنا	التَّعَاتِبُ
ایک دوسرے کو خوشخبری دینا	التَّبَاشُرُ	پے پے درست ہونا	التَّنَاجُحُ	ایک دوسرے کے پیچھے ہونا	التَّعَاقِبُ
فخر کرنا	التَّجَاسُرُ	ایک دوسرے کو نصیحت کرنا	التَّنَاصُحُ	ایک دوسرے کے قریب ہونا	التَّقَارِبُ
انزنا	التَّحَادُرُ	ایک دوسرے کو لٹو کرنا	التَّنَاسُحُ	ایک دوسرے کو چھوٹا کہنا	التَّكَاذِبُ
اپنے آپ کو ذلیل کرنے کا نگاہ تیز کرنے کے لئے	التَّعَاوُدُ	ایک دوسرے سے دور ہونا	التَّبَاعُدُ	باہم مشابہ ہونا	التَّنَاسُبُ
پلکوں کو سمیٹنا	التَّحَاوُدُ	کوشش کرنا	التَّجَاهُدُ	پوشیدہ رکھنا	التَّخَافَتُ
اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا	التَّخَاوُدُ	ایک دوسرے کے زوال	التَّحَاوُدُ	نگاہ تار کرنا	التَّهَافُتُ
باہم دشمنی کرنا	التَّدَابُرُ	نعمت کی تمنا کرنا	التَّنَادُرُ	باہم گفتگو کرنا	التَّحَادُثُ
		باہم مدد کرنا	التَّوَادُدُ		

مصادر باب ششم از ثلاثی مزیدہ

تجربہ کرنا	أَلَا سْتَبَارُ	پڑھنا	أَلَا دَرَأَسُ	کوشش کرنا	أَلَا جْتَهَادُ
صبح کے وقت نکلنا	أَلَا سْتَحَارُ	ملنا	أَلَا دَرَاكُ	کھینچنا	أَلَا جْتَبَادُ
چھپنا	أَلَا سْتَتَارُ	داخل ہونا	أَلَا دِحَالُ	تدلویں بہت سمجھنا	أَلَا جْتِهَارُ
بھڑکنا	أَلَا سْتَعَادُ	ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا	أَلَا دِعَامُ	فقر کے بعد استغنی ہونا	أَلَا جِنْبَارُ
چھوٹا	أَلَا سْتَلَامُ			تھوڑے پانی کی طرف جانا	أَلَا شِمَامُ

مشہور ہونا	الْإِسْتِهَارُ	وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا	الْإِدِّحَارُ	کل یا اکثر حصہ کو لے جانا	الْإِحْتِرَافُ
جلدی کرنا	الْإِسْتِمَالُ	یاد کرنا	الْإِدِّكَارُ	خوش ہونا	الْإِحْتِدَالُ
مشغول ہونا	الْإِسْتِغَالُ	روشن ہونا	الْإِدِّهَارُ	گناہ کرنا	الْإِحْتِرَامُ
حفاظت کرنا	الْإِصْطِحَاتُ	کاٹ لینا	الْإِدِّعَابُ	قربنانا	الْإِحْتِدَاثُ
دودھ کو جمع کرنا	الْإِصْطِرَابُ	منع کرنا	الْإِدِّجَارُ	کمانا	الْإِحْتِرَاحُ
بڑیوں سے گودا نکالنا	الْإِصْطِلَابُ	قریب ہونا	الْإِدِّدِلَافُ	پوری رات چلنا	الْإِدِّدِلَاجُ
رضامند ہونا	الْإِصْطِلَاحُ	بونا	الْإِدِّدِمَاعُ	مضبوط گڑ جانا	الْإِدِّدِمَاجُ
ہاتھ سے پکڑنا	الْإِعْتِصَامُ	جاننا	الْإِطْلَاعُ	متحرک ہونا	الْإِضْطِرَابُ
نسب ظاہر کرنا	الْإِنْتِسَابُ	مزیدار ہونا	الْإِطْعَامُ	مل جانا	الْإِضْطِمَامُ
ایجاد کرنا	الْإِبْتِدَاعُ	کامیاب ہونا	الْإِظْفَارُ	بازو ظاہر کرنا	الْإِضْطِبَاعُ
پھینا	الْإِنْتِشَارُ	ظلم برداشت کرنا	الْإِظْلَامُ	بغل اور پہلو کے درمیان اٹھنا	الْإِضْطِبَانُ
انتظار کرنا	الْإِنْتَظَارُ	کھینچنا	الْإِجْتِنَابُ	تکلف کے ساتھ ڈھونڈنا	الْإِطْلَابُ
عذر بیان کرنا	الْإِعْتِذَارُ	اپنے آپ کو ملامت کرنا	الْإِعْتِدَالُ	جھاگ نکالنا	الْإِطْفَاحُ
بچنا	الْإِحْتِرَازُ	لکڑھی چننا	الْإِحْتِطَابُ	اپنے لئے پکانا	الْإِطْبَاحُ
درمیانہ روی کرنا	الْإِقْتِصَارُ	منگنی کرنا	الْإِخْتِطَابُ		

مصادر باب ہفتم از ثلاثی مزیدنیہ

کشادہ ہونا	الْإِنْسِرَاحُ	آگے نکل جانا	الْإِنْصِلَاثُ	پانی کا بہنا ناک سے	الْإِنْتِعَابُ
گرہ گٹنا	الْإِنْعِقَادُ	بھیجا جانا	الْإِنْبِعَاثُ	کھینچ جانا	الْإِنْبِذَابُ
ننگا ہونا	الْإِنْمِجَادُ	خود سر ہونا	الْإِنْدِلَاثُ	تاڑ میں رہنا	الْإِنْدِرَابُ
سنوں کے بل کھڑا ہونا	الْإِنْعِمَادُ	برس کر کھل جانا	الْإِنْفِرَاثُ	سوراخ میں آنا	الْإِنْرِقَابُ
ٹوٹنا	الْإِنْقِصَادُ	صبح کو	الْإِنْبِعَاجُ	گھٹنا	الْإِنْسِعَابُ
تہنا ہونا	الْإِنْفِرَادُ	ختم ہو جانا	الْإِنْبِلَاجُ	سوراب میں داخل ہونا	الْإِنْسِرَابُ
	الْإِنْتِبَارُ		الْإِنْدِرَاجُ	پانی بہنا	الْإِنْسِكَابُ

چھل جانا	الْاِنْفِشَارُ	بجرت آجانا	الْاِنْفِجَارُ	تیز چلنا	الْاِسْتِمَارُ
تیز دوڑنا	الْاِنْفِشَارُ	پھٹنا	الْاِنْفِطَارُ	پگھلنا	الْاِنْفِصَادُ
		ٹوٹنا	الْاِنْفِكَارُ	کوچین کٹ جانا	الْاِنْفِكَارُ

مصادر باب ثتم از ثلاثی مزید فیہ

الْاِسْتِغْجَابُ	تعب کرنا	الْاِسْتِفْتَاخُ	کھولنا	الْاِسْتِنْبَاجُ	دلسید ہونا
الْاِسْتِحْقَابُ	ذخیرہ کرنا	الْاِسْتِقْبَاحُ	برآسمھنا	الْاِسْتِنْسَادُ	شعر پڑھنے کو کہنا
الْاِسْتِحْلَابُ	دودھ نکالنا	الْاِسْتِفْلَاحُ	کامیاب ہونا	الْاِسْتِنْفَادُ	نیست و نابود کرنا
الْاِسْتِحْلَابُ	خراس نکالنا	الْاِسْتِمْلَاحُ	میلج سمھنا	الْاِسْتِحْصَادُ	جھٹا بننا
الْاِسْتِرْهَابُ	خوف دلانا	الْاِسْتِمْتَاخُ	طلب بخش کرنا	الْاِسْتِحْمَادُ	تحریف چھنا
الْاِسْتِضْعَابُ	مشکل ہونا	الْاِسْتِنْبَاحُ	بھونکانا	الْاِسْتِرْشَادُ	راہ راست پانا
الْاِسْتِضْرَابُ	سفید اور کاٹھا ہونا	الْاِسْتِخْرَاطُ	پھوٹ پھوٹ کر رونا	الْاِسْتِطْرَادُ	فریب دینے کے لئے
الْاِسْتِطْرَابُ	بہت خوش ہونا	الْاِسْتِفْرَاحُ	کبوتر کو نیچے نکالنے کے لئے لینا	الْاِسْتِنْحِجَارُ	شکست کو ظاہر کرنا
الْاِسْتِعْتَابُ	رضامند کرنا	الْاِسْتِنْهَرَاخُ	رائے کا قوی ہونا	الْاِسْتِحْرَادُ	پتھر کی مانند ہونا
الْاِسْتِعْدَابُ	میٹھا و خوش گوار پانا	الْاِسْتِنْجَرَاخُ	فاسد ہونا	الْاِسْتِحْسَانُ	محفوظ جگہ میں آجانا
الْاِسْتِعْرَابُ	نادر پانا	الْاِسْتِنْبَعَادُ	دور ہونا	الْاِسْتِحْبَارُ	اچھا جاننا
الْاِسْتِنْصَاتُ	خاموش کھڑا ہونا	الْاِسْتِنْعِضَاءُ	پھل چھنا	الْاِسْتِحْبَارُ	خبر دریافت کرنا
الْاِسْتِنْحِرَاخُ	استنباط کرنا	الْاِسْتِنْفَادُ	تنہا کام کرنا	الْاِسْتِضْعَافُ	ضعیف سمھنا
الْاِسْتِنْدِرَاخُ	قریب کرنا	الْاِسْتِنْفَسَادُ	تباہی چاہنا	الْاِسْتِعْقَابُ	عیوب و نقائص کو طلب کرنا
الْاِسْتِعْلَاجُ	کھال کا موٹا ہونا	الْاِسْتِنْمَاجَادُ	بزرگی طلب کرنا	الْاِسْتِعْلَابُ	غالب ہونا
الْاِسْتِضْبَاحُ	چورخ جلانا				

مصادر باب نهم از ثلاثی مزید فیہ

الْاِحْسَابُ	سیاہ سفید سرخ ہونا	الْاِسْتِشْبَابُ	سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا	الْاِدْفِثَاتُ	چمچ ہونا
--------------	--------------------	------------------	-----------------------------------	----------------	----------

الْأَرْضُ مَقَاقُ	الْأَرْضُ خَضِرَاءُ	الْأَرْضُ كَمِيَّتٌ
کمزور ہونا	سبز ہونا	گھوڑے کا کیت ہونا
الْأَرْضُ مَكَائُ	الْأَرْضُ صَفْرَاءُ	الْأَرْضُ خَرَجَاجٌ
سخت سرخ ہونا	پیللا ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ خَضَلَالُ	الْأَرْضُ عُبْرَاءُ	الْأَرْضُ مَلْحَاحٌ
تر ہونا	گرد آلود ہونا	مینڈھے کا سیاہ و سفید ہونا
الْأَرْضُ مَذَلَالُ	الْأَرْضُ خَلْسَاءُ	الْأَرْضُ بَدَادٌ
ست ہونا	سیاہی مائل سرخی ہونا	خاکستری رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ بَسَاسٌ	الْأَرْضُ مَدَادٌ
گدھے کا سیاہ ہونا	ملک میں جانا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ هِمَامٌ	الْأَرْضُ بِيْشَاشٌ	الْأَرْضُ بَلْقَاقٌ
گھوڑے کا سیاہ ہونا	گھوڑے کا رنگین ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ شَمَامٌ	الْأَرْضُ فِضَاصٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا	آسور ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ ثَمَامٌ	الْأَرْضُ قِطَاطٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
جلدی کو چ کرنا	سیاہ یا سفید رنگ والا ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ
جلدی کو چ کرنا	نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا	سرخ ہونا

مصادر باب دہم از ثلاثی مزید فیہ

الْأَرْضُ مَقَاقُ	الْأَرْضُ خَضِرَاءُ	الْأَرْضُ كَمِيَّتٌ
کمزور ہونا	سبز ہونا	گھوڑے کا کیت ہونا
الْأَرْضُ مَكَائُ	الْأَرْضُ صَفْرَاءُ	الْأَرْضُ خَرَجَاجٌ
سخت سرخ ہونا	پیللا ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ خَضَلَالُ	الْأَرْضُ عُبْرَاءُ	الْأَرْضُ مَلْحَاحٌ
تر ہونا	گرد آلود ہونا	مینڈھے کا سیاہ و سفید ہونا
الْأَرْضُ مَذَلَالُ	الْأَرْضُ خَلْسَاءُ	الْأَرْضُ بَدَادٌ
ست ہونا	سیاہی مائل سرخی ہونا	خاکستری رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ بَسَاسٌ	الْأَرْضُ مَدَادٌ
گدھے کا سیاہ ہونا	ملک میں جانا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ هِمَامٌ	الْأَرْضُ بِيْشَاشٌ	الْأَرْضُ بَلْقَاقٌ
گھوڑے کا سیاہ ہونا	گھوڑے کا رنگین ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ شَمَامٌ	الْأَرْضُ فِضَاصٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا	آسور ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ ثَمَامٌ	الْأَرْضُ قِطَاطٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
جلدی کو چ کرنا	سیاہ یا سفید رنگ والا ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ
جلدی کو چ کرنا	نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا	سرخ ہونا
الْأَرْضُ مَقَاقُ	الْأَرْضُ خَضِرَاءُ	الْأَرْضُ كَمِيَّتٌ
کمزور ہونا	سبز ہونا	گھوڑے کا کیت ہونا
الْأَرْضُ مَكَائُ	الْأَرْضُ صَفْرَاءُ	الْأَرْضُ خَرَجَاجٌ
سخت سرخ ہونا	پیللا ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ خَضَلَالُ	الْأَرْضُ عُبْرَاءُ	الْأَرْضُ مَلْحَاحٌ
تر ہونا	گرد آلود ہونا	مینڈھے کا سیاہ و سفید ہونا
الْأَرْضُ مَذَلَالُ	الْأَرْضُ خَلْسَاءُ	الْأَرْضُ بَدَادٌ
ست ہونا	سیاہی مائل سرخی ہونا	خاکستری رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ بَسَاسٌ	الْأَرْضُ مَدَادٌ
گدھے کا سیاہ ہونا	ملک میں جانا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ هِمَامٌ	الْأَرْضُ بِيْشَاشٌ	الْأَرْضُ بَلْقَاقٌ
گھوڑے کا سیاہ ہونا	گھوڑے کا رنگین ہونا	سیاہ و سفید رنگ والا ہونا
الْأَرْضُ شَمَامٌ	الْأَرْضُ فِضَاصٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا	آسور ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ ثَمَامٌ	الْأَرْضُ قِطَاطٌ	الْأَرْضُ قَاقٌ
جلدی کو چ کرنا	سیاہ یا سفید رنگ والا ہونا	بلی جیسے آنکھوں والا ہونا
الْأَرْضُ لِمَامٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ	الْأَرْضُ مَطَاطٌ
جلدی کو چ کرنا	نیچے کے ہونٹ پر سفیدی والا ہونا	سرخ ہونا

مصادر باب یازدهم از ثلاثی مزید فیہ

أَلْجَلْوَادُ تیزجانا | أَلْأَخْرَدَوَاتُ | أَلْأَعْلَوَاتُ

مصادر باب دوازدهم از ثلاثی مزید فیہ

أَلْأَحْدِيدَابُ کبڑا ہونا	أَلْأَحْمِيْمَاضُ کھٹا ہونا	أَلْأَحْضِيضَالُ تر ہونا
أَلْأَحْشِيْشَابُ سخت ہونا	أَلْأَحْرِيْرِيْرِيْ اِک جانب جھکنا	أَلْأَحْشِيْشَانُ غضبناک ہونا
أَلْأَعْدِيْدَابُ خوشگوار ہونا	أَلْأَحْصِيْقَاْفُ ٹیڑھا ہونا	أَلْأَقْدِيْدَانُ پورا لمبا ہونا
أَلْأَعْشِيْشَابُ زمین کا سرسبز ہونا	أَلْأَخْرِيْرِيْرِيْ بھٹنا	أَلْأَحْضِيضَابُ سرسبز ہونا
أَلْأَعْصِيصَابُ سخت ہونا	أَلْأَحْلِيْلَاْقُ بوسیدہ ہونا	أَلْأَعْرِيْرِيْرِيْ آدھ ہونا
أَلْأَعْلِيْلَابُ گھنا ہونا	أَلْأَعْرِيْرِيْرِيْ ڈبڑا آنا	
أَلْأَحْضِيضَارُ سبز ہونا	أَلْأَحْلِيْلَاكُ سخت سیاہ ہونا	

مصادر باب اول ربا عی مجرود

أَلْزَفْعَةُ تیز دوڑنا	أَلْسَرَطَةُ گھبراہٹ کی وجہ سے	أَلْحَظْرَبَةُ مضبوط بننا
أَلْحَسْبَةُ حَسْبِي اللّٰه كہنا	تیز دوڑنا	أَلْحَذْرَفَةُ جلدی چلنا
أَلْفَحْزَمَةُ لوٹانا	بچے کی اچھی طرح	أَلْحَرْجَلَةُ لمبا ہونا
أَلْفَحْزَلَةُ ڈالنا	پرورش کرنا	أَلْفَرْثَطَةُ آہستہ سے کرنا
أَلْفَحْزَنَةُ پچھاڑنا	کرنا	أَلصَّهْرَجَةُ لپینا
أَلْحَدْقَلَةُ دیکھنے میں آنکھ پھرانا	زخم پر مرہم کرنا	أَلْجَمْقَلَةُ کمان پر تانت چڑھانا
أَلشَّمْحَرَةُ تکب کرنا	بکھینا	أَلْدَلْمَزَةُ بڑا لقمہ لینا
أَلْفَرْغَمَةُ شیر جیسا کام کرنا	بڑے بڑے لقمے	أَلْدَهْمَسَةُ سرگوشی کرنا
أَلزَعْبَةُ پریشان ہونا	کھانا	أَلزَرْدَبَةُ کلا گھونٹنا

مصادر باب اول از رباعی مزید فیہ

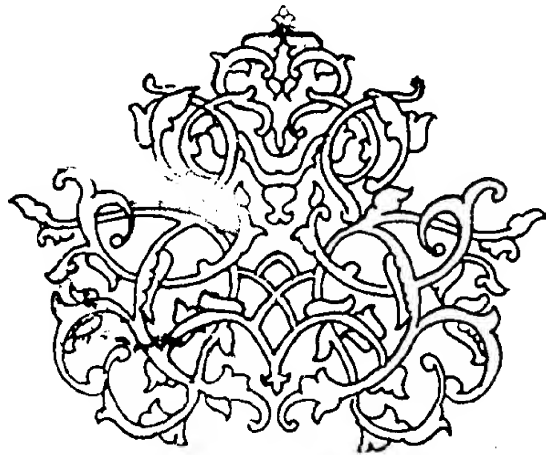
جلدی کرنا	التَّحْدَلُمُ	لوٹنا	التَّجَرُّمُ	جلدی کرنا	التَّدْعَلُبُ
چوہری بننا	التَّدْهَقُنُ	بزرگی ظاہر کرنا	التَّعْتَرُفُ	حید کرنا	التَّعْرُقُبُ
کپڑوں میں لپیٹنا	التَّنْقَرُفُصُ	خود کو ماہر ظاہر کرنا	التَّحْدَبُوقُ	رٹھکنا	التَّدْحَرُجُ
کھجور کے بہت	التَّعَشْكُلُ	بے دین ہونا	التَّنَزْدُقُ	منکبرانہ چال چلنا	التَّبْحُتُّرُ
شاخ ہونا	التَّفَرُقُعُ	چکنا ہونا	التَّدْمَلُكُ	الٹا پلٹا جانا	التَّبَعْتُرُ
انگلیوں کا چھٹنا	التَّنْقَرُفُصُ	فتنہ ہونا	التَّصْعَلُكُ	زعفران سے رنگا	التَّرْعَفُرُ
گرہے میں چھپنا	التَّنْقَرُفُصُ	پرس پہننا	التَّبَرُسُ	ہوا ہونا۔	التَّرْعَفُرُ
چھل جانا	التَّقْلُفُعُ	آگے بڑھنا	التَّدْرُبُسُ	زرد رنگ سے رنگا	التَّعْصَفُرُ
نافرمانی کرنا	التَّنْقَرُفُنُ	گرتے پہننا	التَّنْسَرُبُلُ	ہوا ہونا	التَّعْصَفُرُ
		اوپر سے نیچے کرنا	التَّجَرُّمُ	مقبور کرنا	التَّغْتَمُرُ

مصادر باب دوم از رباعی مزید فیہ

خوش ہونا	الْإِبْرُنْشَاقُ	خاموش ہونا	الْإِحْرِنْمَاسُ	الدخول في الشيء	الْإِدْرِنْمَاجُ
الاطراق مع السكوت	الْإِحْرِنْبَاقُ		الْإِعْرِنْقَاسُ	وسیع ہونا	الْإِبْلِنْدَاحُ
تیز چلنا	الْإِدْرِنْفَاقُ	سیاہ ہونا	الْإِعْلِنْكَاسُ		الْإِسْلِنْطَاحُ
جمع ہونا	الْإِحْرِنْجَامُ	لامر الاستعداد	الْإِبْرِنْدَاقُ		الْإِحْبِنْجَارُ
تکبر کرنا	الْإِحْرِنْشَامُ	سہٹنا	الْإِفْرِنْفَاقُ		الْإِسْحِنْفَارُ
سراور ناک	الْإِحْرِنْطَامُ	پاؤں کے انگلیوں	الْإِهْنِنْفَاءُ		الْإِصْعِنْفَارُ
بلند کرنا		پر بیٹھنا			الْإِحْرِنْمَارُ
	الْإِعْرِنْتَامُ	جلدی کرنا	الْإِهْرِنْمَاءُ	الاستيفاز	الْإِفْعِنْفَارُ

مصادر باب سوم از رباعی مزید فی

الاسراع مع	أَلِدُ شَيْعَلًا	سبقت لے جانا	أَلِدُ مَهْرًا	بستر پر دراز ہونا	أَلِدُ جَلْبَابًا
المتفرق	أَلِدُ ضَمْحًا	سخت سردی والا ہونا	أَلِدُ سَبْكَرًا	گہرا گھڑنا	أَلِدُ لَعْبَابًا
نیست و نابود ہونا	أَلِدُ جَلْحَمًا	دراز ہو کر لیٹنا	أَلِدُ سَمْدًا	نکاح کمزور ہونا	أَلِدُ لَعْبَابًا
الاجتماع	أَلِدُ دُرْهَمًا	نکاح کمزور ہونا	أَلِدُ شَمْحَرًا	بہت گرم ہونا	أَلِدُ سَلْحَابًا
بڑی عمر والا ہونا	أَلِدُ لَهْمًا	بہت گرم ہونا	أَلِدُ كِفْهَرًا	طویل ہونا	راستہ کا سیدھا
سخت تاریک ہونا	أَلِدُ طَلْحَمًا	طویل ہونا	أَلِدُ مَدْقَرًا	سخت تاریک ہونا	واضح دراز ہونا
رنگ بدل جانا	أَلِدُ طَرِهَمًا	سخت تاریک ہونا	أَلِدُ صِرْعَاطًا	سخت تاریک ہونا	تیز چلنا
غور کرنا	أَلِدُ صِلْحَدًا	سخت تاریک ہونا	أَلِدُ تَمْهَلًا	سخت تاریک ہونا	غصہ سے بھر جانا
سیدھا قد کا ہونا	أَلِدُ سَبْعَلًا	سخت تاریک ہونا	أَلِدُ بَدْعَرًا	سخت تاریک ہونا	پاؤں پر کھڑا ہونا
سیدھا کھڑا ہونا		سخت تاریک ہونا	أَلِدُ بَشْعَرًا	سخت تاریک ہونا	بہت کھٹا ہونا
		سخت تاریک ہونا		سخت تاریک ہونا	متفرق ہونا
		سخت تاریک ہونا		سخت تاریک ہونا	گھوڑوں کا دوڑ میں



المشكلة
فصحة



الطلبية
امتحان

علم صرف کا مقصود صیغہ کی پہچان ہے اور صیغہ کی صحت وزن کی صحت پر موقوف ہے اور وزن کی صحت حرفِ اصلیہ اور زوائد کی پہچان پر موقوف ہے اور حروفِ زوائد کی پہچان کے تین طریقے ہیں :

(۱) اشتقاق یعنی ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی فرع ہونا یہ طریقہ افعال اور اسمائے مشتقہ میں استعمال ہوگا جس کے لئے واحد مذکر غائب ماضی معلوم کے مجرد صیغہ کو معیار قرار دیا گیا ہے

(۲) عدم نظیر ! یعنی کسی حرف کو اصلی قرار دینے کی صورت میں کلمہ اور ان عرب سے خارج ہونا

ہو تو وہ حرف زائد ہوگا جیسے قرئفیل کا نون۔

(۳) غلبہ ! یعنی حروفِ زوائد میں سے کوئی حرف ایسے موقع میں واقع ہو کہ وہ اس موقع میں اکثر زائد ہوتا ہے تو وہ زائد قرار دیا جائے گا۔ بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو جیسے حمانا کا الف۔

یہ دونوں طریقے اسمائے جواد میں استعمال ہوتے ہیں لیکن عدم نظیر کا استعمال قلیل ہے اور غلبہ کا استعمال کثیر اور اسمائے جواد میں حروفِ زوائد کے لئے مفرد کے صیغہ کو اور مفرد کے لئے تصغیر کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ : جو حروف بطور غلبہ کے زائد ہوتے ہیں ان کا مجموعہ "سَأَلْتُمُونِيهَا" ہے ترتیب از زائد ہونے کے مواقع درج ذیل ہیں :

(۱) سین : کی زیادتی باب استفعال کے ساتھ قیاسی ہے۔ البتہ جواد میں تا زائدہ سے قبل زائد آتی آتی ہے جیسے اسْتَبْرَقَ بِرُوزَانِ اسْتَفْعَلَ

(۲) ہمزہ : شروع کلمہ میں زائد ہوتا ہے جبکہ ہمزہ کے علاوہ صرف تین حرف اصلی ہوں جیسے اصْبَحَ اَفْعَلْ لیکن اگر ہمزہ کے علاوہ دو یا چار یا پانچ حرف ہوں تو ہمزہ اصلی ہوگا جیسے اِبِلٌ، اصْطَبَلٌ

(۳) لام : ابتدا اور درمیان میں زائد نہیں ہوتی البتہ بہت ہی کم چند الفاظ کے آخر میں ملی ہے۔
جیسے زَئِدٌ سے زَئِدَالٌ بروزن فَعَلَلٌ۔

(۴) تا : مطوٰلہ (ت) آخر کلمہ میں زائد ہوتی ہے جبکہ ما قبل واو۔ یا مدہ زائد ہوں جیسے عَفْرُوتٌ
عَفْرُوتٌ بشرطیکہ اس کے سوا تین حرف اصلی موجود ہوں وگرنہ اصلی ہوگی جیسے هَرُوتٌ، هِرْنِيتٌ،
النبتہ تامدورہ (ة) ہمیشہ کلمہ کے آخر میں زائد ہوتی ہے جیسے جَنَّةٌ، شَاةٌ
فَعْلَلٌ ۱۲

(۵) میم : شروع کلمہ میں اکثر زائد ہوتی ہے جیسے مَدِينٌ، مَنَحْرَةٌ۔ البتہ کبھی کبھی درمیان کلمہ
اور آخر میں بھی زائد ہوتی ہے جیسے دَلَامِصٌ، شَرْقَةٌ۔
فَعْلَلٌ ۱۲

(۶) واو : جب ساکن ہو اور اس کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں تو او زائد ہوگی خواہ مدہ ہو
یا غیر مدہ جیسے عَمُودٌ، جَوْهَرٌ۔ البتہ کہیں کہیں واو متحرکہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے جَدْوَلٌ اور
ابتداء کلمہ میں اصلی ہوگی جیسے وَرَنْتَلٌ بروزن فَعَنْتَلٌ۔
فَعْلَلٌ ۱۲

(۷) نون : درمیان میں جب تیسری جگہ پر ساکن واقع ہو یا آخر کلمہ میں مدہ زائدہ کے بعد ہو تو زائد ہوگا
جیسے قَرْنَفِيلٌ، سَلْطَانٌ، سَرِيْمٌ، غَسَلِيْنٌ، بشرطیکہ نون کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں
وگرنہ نون اصلی ہوگا جیسے دُجَانٌ، لَسَانٌ۔ البتہ کبھی کبھی نون ساکن دوسری جگہ پر بھی زائد ہوتا
ہے جیسے جَنْدَبٌ بروزن فَنْعَلٌ
فَعْلَلٌ ۱۲

(۸) یا : ساکنہ اکثر تین حرف اصلی کے ساتھ زائد ہوتی ہے خواہ مدہ ہو جیسے دِيْسَاخٌ یا غیر مدہ
ہو جیسے دَيْسِمٌ اور اگر یا کے علاوہ تین حرف اصلی نہیں تو اس وقت یا اصلی ہوگی جیسے دِيْسَاخٌ
مَيِّدَانٌ۔ نیز یا متحرکہ شروع کلمہ میں زائد ہوتی ہے جیسے يَلْمَعٌ، يَلْمَعٌ۔ بشرطیکہ اس کے بعد
الف نہ ہو وگرنہ یا اصلی ہوگی جیسے ياقُوْدٌ، ياقُوْدٌ بروزن فَاغُوْلٌ
فَعْلَلٌ ۱۲

البتہ غیر ثلاثی کے اول میں اصلی ہوگی جیسے يَسْتَعُوْدٌ بروزن فَعَلَلُوْلٌ

(۹) ہا : جوامد میں اس کی زیادتی نہیں پائی گئی۔ البتہ اسماء مشتقہ و افعال میں کبھی زائد ہوتی ہے جیسے هُفُوْدٌ يُوْ يَهْرُوْدٌ

(۱۰) الف : ہمیشہ زائد ہوتا ہے خواہ درمیان کلمہ میں ہو جیسے كِتَابٌ یا آخر میں ہو جیسے طُوْبِي
بشرطیکہ الف کے علاوہ تین حرف اصلی موجود ہوں وگرنہ اصلی ہوگا جیسے دَاوُدٌ، عَصَا
فَعْلَلٌ ۱۲

فائدہ : جب کسی کلمہ میں ابتدا اور آخر والی زیادتی کا تعارض آجائے تو آخر والی زیادتی معتبر ہوگی ، کیونکہ زیادتی کا اصل عمل آخر کلمہ ہے ۔ جیسے اِنْسَانٌ بِرُوزِنٍ فِعْلَانِجٌ ، مَمِيْدَانِجٌ بِرُوزِنٍ فِعْلَانِجٌ سے واضح ہے

فائدہ جلیلہ

واضح ہو کہ اہل فن نے جستجو کر کے اس مسئلہ پر کافی تحقیق کی ہے کہ کبھی حرف زائد فاعلہ سے پہلے ہوتا ہے جیسے اِصْبَحَ بِرُوزِنٍ اِفْعَلٌ اور کبھی فاعلہ کے بعد ہوتا ہے ، جیسے كُوْكِبَ بِرُوزِنٍ فَوَعَلٌ اور کبھی عین کلمہ کے بعد جیسے حِمَارٌ بِرُوزِنٍ فِعَالٌ اور کبھی لام کلمہ کے بعد جیسے فِرْسِيْجٌ بِرُوزِنٍ فِعَالِيْجٌ چاہے شش اقسام میں کلمہ ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی ۔ لیکن طلبہ کی آسانی کے لئے چند متعل اور غریب الاوزان صیغوں کو شش اقسام کی ترتیب سے نقل کیا جاتا ہے

صیغہائے جواد از ثلاثی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
اِصْبَحَ	اِفْعَلٌ	انگلی	عَدُوْدَانٌ	فَعْوَعَلٌ	نیند
اَفْعَلٌ	اَفْعَلٌ	کپکی	خَفِيْفَةٌ	فَعِيْعَلٌ	ایک پرندہ
يُرْمَعُ	يَفْعَلٌ	پھر کی	حِرْيَالٌ	فِعْيَالٌ	شراب
تُفْعَلُ	تُفْعَلُ	لوٹری	ذَهْيُوْطٌ	فِعْيُوْلٌ	ایک جگہ کا نام ہے
مِنْعَرٌ	مِفْعَلٌ	ناک	فِرْنَانَسٌ	فِعْنَالٌ	چوہدری
نَرَجِسٌ	نَفْعَلٌ	دخیل	عَقْمَقَلٌ	فَعْمَعَلٌ	ریت کا بڑا ٹیٹہ
زَيْنَبٌ	فَعِيْعَلٌ	ایک خوشبودار درخت	هَبِيْجٌ	فَعِيْلٌ	بے وقوف
شَامَلٌ	فَاعَلٌ	باد شمالی	فِرْسِيْجٌ	فِعْلِيْجٌ	اوپٹ کے گھر کا کنارہ
حَدَبٌ	فِنْعَلٌ	ٹڈی	طَرَفَاءٌ	فَعْلَانِجٌ	ایک درخت

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
جَدَوَلٌ	فَعْلَانٌ	انسان	ناله	فَعْوَلٌ	نالہ
عَرْنَدٌ	فَعْلُجٌ فَعْلُولٌ	سَلْطُوعٌ	سخت پیٹھ	فَعْمَلٌ	سخت پیٹھ
زُرْقَمٌ	فَعْوَلٌ	حَيُّوتٌ	سانپ	فَعْلَمٌ	سانپ
تَرْقُوتَةٌ	فِعْلِيَّتٌ	عِفْرِيَّتٌ	ہنسل کی ہڈی	فَعْلُوَةٌ	ہنسل کی ہڈی
خَنَافِسٌ	فِعْلِيْنٌ	غَسْلِيْنٌ	شیر	فُنَاعِلٌ	شیر
خَيْشُومٌ	اِفْعِلَانٌ	اِسْحَمَانٌ	ٹاک کی جڑ	فَيْعُوْلٌ	ٹاک کی جڑ
فِنَعَاسٌ	تَفْعَلَاءُ	تَرَكَضَاءُ	موٹا اونٹ	فِنَعَالٌ	موٹا اونٹ
قَصِيْرِي	اَفْعَلُوْتُ جھ	تَرَمُوْتُ	بغیر دم کا سانپ	فُعَيْلِي	بغیر دم کا سانپ
تَعَضْرُضٌ	فَوْعَلَاءُ	حَوْصَلَاءُ	سیاہ زیادہ میٹھا کھجور	تَفْعُوْلٌ	سیاہ زیادہ میٹھا کھجور
تِمَّشَالٌ	فَعْلَانٌ	قَمَّحَانٌ	صورت	فِعْعَالٌ	صورت
حِنَطَاوٌ	فَعْفَعِيْلٌ	مَرْمَرِيْسٌ	پیٹو	فِنَعَلُوٌ	پیٹو
جَلَاوِيْحٌ	فَيْعَلَاءُ	دِيكْسَاءُ	گہری وادی	فَعَاوِيْلٌ	گہری وادی
كِرَائِيْسٌ	فَنَعْلِيْلٌ	خَفَقِيْقِيٌ	بھت کے اوپر کا پائے خانہ	فَعَايِلٌ	بھت کے اوپر کا پائے خانہ
بُرْحَايَا	يَفَاعِلَاءُ	يِنَايِعَاءُ	ایک جگہ کا نام ہے	فُعَلَايَا	ایک جگہ کا نام ہے
رَهَبُوْتِي	فَنَعْلُوْلِي	خَنَدَقُوْتِي	خوف	فَعْلُوْتِي	خوف
اَسْطُوَانَةٌ	فَعْلَعَايَا	بَرْدَرَايَا	کھمبا	فُعْلُوَانَةٌ	کھمبا
اَبَابِيْلٌ	فَعْلَانٌ	مَرَجَانٌ	پرنندوں کا ایک گروہ	فَعَايِلٌ	پرنندوں کا ایک گروہ
مُكُوْرِي	اِفْعِيْلَاءُ	اِهْجِيْرَاءُ	کمینہ	مَفْعَلِي	کمینہ
مُرَيْقِيَاءُ	فَعْلَعْلَانٌ	كُذْبُدَانٌ	نام ہے ایک دشاہ کا	فُعَيْلِيَاءُ	نام ہے ایک دشاہ کا
فَوْضُوْضِي	يَفْعِيْلٌ	يَقْطِيْنٌ	شریک	فَعْلُوْلِي	شریک

سیغہائے جوامد از رباعی مزیدیہ

موزون	وزن	ترجمہ		موزون	وزن	ترجمہ
حُنْبَعَثَةٌ	فُعَلَلَةٌ	جرط		قَرَبُوسٌ	فَعَلُولٌ	زین کے آگے بلند حصّہ
كَنْهَبٌ	فَعَلَلٌ	ایک درخت		كَنْهَوْدٌ	فَعَلُولٌ	تہ بہ تہ بادل
دَوْدِمَسٌ	فَوَعِلٌ	خطرناک سانپ		قِرْطَاسٌ	فِعْلَالٌ	کاغذ
شُمَّخَرٌ	فَعَلَلٌ	تکب مرد		قِنْطَارٌ	فِعْلَالٌ	کثیر مال
عِلْكَدٌ	فِعْلَلٌ	موٹا		حَبْرُكِي	فَعَلَلِي	چھپڑی
بِحَادِبٌ	فُعَالِلٌ	ایک قسم کی ٹڈی		سِبْطَرِي	فِعْلَلِي	متکبر ادجال
حَبَارِجٌ	فُعَالِلٌ	زرِ سِخَاب		هَيْدَلِي	فِعْلَلِي	ایک سبزی کا نام ہے
سَمَيْدِعٌ	فَعَيْلٌ	فیاض سردار		سَلْحَفِيهٌ	فُعَلِيهٌ	کھجوا
فَدَوَكْسٌ	فَعَوْلٌ	شیر		فَمَحْدَوَةٌ	فَعَلْلَوَةٌ	سرکے پھل جس میں اٹھی ہوئی جگہ موٹا
قَرْنَفٌ	فَعَنْلٌ	لونگ		هَنْدَوِيلٌ	فَعَلْوِيلٌ	مکڑی
قِنْدِيلٌ	فَعَلِيلٌ	فانوس		عَنْكَبُوتٌ	فَعَلْلُوتٌ	کیر
عُرْنِقٌ	فُعَلِيلٌ	ایک آبی پرندہ		زَرْعَفْرَانٌ	فَعَدْلَانٌ	ایک سبزی کا نام ہے
فِرْدَوْسٌ	فَعَلُولٌ	سرسبز وادی		خَنْدَقُوفٌ	فَعَلْلُولٌ	ابن آدم
يَعْسُوبٌ	فَعَلُولٌ	شہد کی کھیون کا بادشاہ		بِرْنَسَاءٌ	فَعَدْلَاءٌ	چمک
هَبْوَكْرِي	فَعَوْلِي	میدان بولاز اختتام جگہ		خَيْتَعُورٌ	فَيْعَلُولٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے
مَنْجِنِيقٌ	فَعَلِيلٌ	جنگ میں قلعوں کی دیوار پر پتھر پھینکنے کی مشین		شَمَنْصِيرٌ	فَعَلِيلٌ	ایک جگہ کا نام ہے
بِحَادِبِي	فُعَالِلِي	ایک قسم کی ٹڈی		كُنَابِيلٌ	فُعَالِيلٌ	ایک خوشبو دار بوٹی ہے
عَرَيْقَصَانٌ	فُعَيْلَانٌ	ایک قسم کی نباتات		عَبُوْتَرَانٌ	فَعَوْلَانٌ	ٹڈی
رَنْبُورٌ	فَعَلُولٌ	بھڑ		بِحَادِبَاءٌ	فُعَالِيَاءٌ	

صیغہ کے جوہر از خماسی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
غَضْرُ فُوطٍ	فَعْلَلُولٌ	گر گٹ	خَزَعَبِيلٌ	فَعْلَلِيلٌ	باطل
قِرْطَبُوسٌ	فَعْلَلُولٌ	ناقہ بزرگ	قَبَعَثْرَى	فَعْلَلَلِي	بچہ شتر لاغر
دُرْدَاقِسٌ	فُعْلَالِيكٌ	گڈی پڑھری ہونی پڑی	مِغْنَا طَيْسٌ	فِعْلَالِيلٌ	ایک ہم کا باجہ
قَرَعَبْلَانَةٌ	نَعْلَلَانَةٌ	ایک قسم کا کپڑا	مَرَزْ مَحُوشٌ	فَعْلَلُولٌ	ایک ہم کی سبزی
سَمْرَطُولٌ	فَعْلَلُولٌ	طویل مضطرب	خَنْدَرِيْسٌ	فَعْلَلِيلٌ	پرانی شراب
سَلْسِيلٌ	فَعْلَلِيلٌ	نرم	اَبْرِيْسَمٌ	فِعْلَلِيْلٌ	ریشم

صیغہ کے ثلاثی مجرّد صحیح

كَمَا يَعْرِفُونَ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ كَرِهْتُمُوهُ اِيَّاكَ تَقْدِرُ

فعل مضارع معلوم فعل مضارع معلوم فعل مضارع معلوم فعل مضارع معلوم

از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲

يَا اَدْمًا سَلِّمْ مُطْمَئِنِّةً اِرْجِي سَجَدًا لَنْ اَبْسَطَتْ

فعل امر معلوم فعل مضارع معلوم اسم فاعل فعل مضارع معلوم

از باب نذر ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲

وَاَدْخُلُوا الْبَابَ مِنْ قَرِيْبِي يَا اَرْضُ اَبْلِعِي خَالِدِيْنَ

فعل امر معلوم اسم فاعل فعل امر معلوم اسم فاعل

از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲ از باب ضرب ۱۲

وَأَهْرَجَهُمْ

فعل امر حاضر معكروم
أزباب نهر ١٢

وَلَا تَحْمِلْنَا

فعل أمر حاضر معكروم
أزباب نهر ١٢

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

فعل أمر حاضر معكروم
أزباب نهر ١٢

فَادْخُلِي

فعل أمر حاضر معكروم
أزباب نهر ١٢

لَيْنٍ بَسَطْتَ

فعل ماضى معكروم
أزباب نهر ١٢

يَسْفِكُ الدِّمَاءَ

فعل مضارع معلوم
أزباب نهر ١٢

بِمَا كَانُوا يَلْبِسُونَ

فعل مضارع معكروم
أزباب نهر ١٢

أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا

اسم مفعول - أزباب نهر ١٢

قَبَائِلَ

صيغة جمع كات
صفت مشبهة

لِأَقْتَلَنَّكَ

فعل مضارع معلوم
أزباب نهر ١٢

وَالْتُرَعْتَ

صيغة جمع مؤنث سالم
أزباب نهر ١٢

زَلْفَى

اسم تفضيل الموصوف
أزباب نهر ١٢

وَأَعْلَمُ بِغَيْرِ

فعل مضارع معلوم
أزباب علم حالت وقف ١٢

لَنْسَعَا

صيغة جمع متكلم فعل مضارع معلوم
أزباب نهر ١٢

لَا تَجْعَلْنَا

صيغة واحد مذكر فعل أمر
أزباب نهر ١٢

مِحْرَابٍ

اسم مذكر
أزباب نهر ١٢

وَأَرْكَعُوا

صيغة جمع مذكر حاضر
أزباب علم ١٢

مَعَ السَّاعِيْنَ

صيغة تذكير
أزباب علم ١٢

خَزَنَتَهَا

اسم فاعل
أزباب نهر ١٢

حَامِدَ اَزِيدٍ

اسم فاعل
أزباب نهر ١٢

أَنْ لَا تَقْدُوا

صيغة جمع مذكر
أزباب نهر ١٢

عَصْفًا بَعِيدًا

صيغة اسم مصدر
أزباب نهر ١٢

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

صيغة واحد مذكر
أزباب علم ١٢

فَرَهَبُونَ

صيغة جمع مذكر
أزباب نهر ١٢

سَرَعَانَ

اسم مذكر
أزباب نهر ١٢

صیغہ از ثلاثی مزید فیہ

يَتَرَيِّنَنَّ

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم از باب تفعیل ۱۲

فَانْفَجَرَتْ

ماضی معلوم از باب انفعل ۱۲ صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل مضارع

لَا نَقْصَامَ لَهَا

لام زانیہ صیغہ مصدر از باب انفعل ۱۲

مَسْلَمُوا مِصْرَ

صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل از باب انفعل ۱۲

مَدَّهَا مَتَانِ

صیغہ شنیہ مؤنث اسم فاعل از باب انفعل ۱۲

وَلِيَتَلَطَّفَ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم اصل میں لیتلطف تھا از باب تفعیل ۱۲

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل جہد معلوم اصل میں يدببروا تھا از باب تفعیل ۱۲

إِضْرَبْ

فعل مضارع معلوم صیغہ واحد متکلم اصل میں اضرب تھا از باب انفعل ۱۲

عَقَدْتُمْ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم از باب تفعیل ۱۲

أَظْهَرَ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں اظهر تھا از باب تفعیل ۱۲

الْمَزْمَلِ

صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں المزملة تھا از باب تفعیل ۱۲

فَأَصْدَقَ

صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم اصل میں اصدق تھا از باب تفعیل ۱۲

إِنَّا قَتَلْنَا

صیغہ واحد مذکر غائبات فعل ماضی معلوم اصل میں اننا قتلنا تھا از باب تفاعل ۱۲

أَسْتَقْفِرْتُ

فعل ماضی معلوم اصل میں استغفرت صیغہ واحد مذکر غائب کی وجہ سے مجزوءہ وصلی حذف ہوا از باب استفعال ۱۲

قَالَ أَسْتَدِلُّونَ

فعل مضارع معلوم صیغہ جمع مذکر غائبین ہمزہ استفہام کا ہے از باب استفعال ۱۲

أَوْاعْتَمَرَ

صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم از باب انفعل ۱۲

إِنْصَرَمَ

صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں انصرموا از باب انفعل ۱۲

أَوْلَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم از باب معاغلة ۱۲

أَكْرَمَنْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم نون وقایہ از باب انفعل ۱۲

تَدْرِكُ

صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم اصل میں تدركنھا از باب انفعل ۱۲

صَارِبُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر معلوم از باب معاغلة ۱۲

مَزَّحَرُوا

صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اصل میں مزحروا تھا از باب انفعل ۱۲

وَلَخَشَوْشِبُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین ماضی معلوم از باب انفعل ۱۲

لِيَسْمَعُونَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع اصل میں لسمعوا تھا از باب تفعیل ۱۲

فَاشْبَهَا

معلوم صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر
اشتبہتہن بنون خفیضہ اصل میں
تھا از باب افتعال ۱۲

وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ

غائب صیغہ واحد مذکر
از باب افتعال

هَمْ اَمْلَقِحُونَ

صیغہ جمع مذکر اسم فاعل
از باب افتعال ۱۲

وَاسْتَغْفِرِي

معلوم صیغہ واحد
مؤنثہ فعل امر حاضر
از باب استفعال ۱۲

مَدَّهَامَتَانِ

صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل
از باب افتعال ۱۲

وَ اَلْكَرْمِي

صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر
از باب افتعال ۱۲

اَنْ تَفْنِدُونَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم
از باب تفعیل ۱۲

لَوْ اَطْلَعْتَ

غائب صیغہ واحد مذکر اصل میں
لو اطلعتت تھا از باب افتعال ۱۲

مُصَدِّقِينَ

صیغہ جمع مذکر اسم فاعل اصل میں
مصدقون تھا از باب تفعیل ۱۲

اِذَا دَارَكُوا

فعل امر حاضر معلوم میں تدا
از باب افتعال ۱۲

وَ اَقْرَبُوا اللّٰهَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر حاضر معلوم
از باب افتعال ۱۲

قَسَدَتْ

غائب صیغہ واحد مذکر اصل میں
اقسدت تھا از باب افتعال ۱۲

اِصْرَفْنَا

صیغہ واحد مذکر غائب امر حاضر معلوم اصل میں
تصرفنا تھا از باب تفعیل

اِضْرَابُوْ

صیغہ مصدر اصل میں تضرابوا
تھا از باب افتعال ۱۲

يَضْرَعُونَ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل مضارع معلوم
اصل میں یضربون تھا از باب تفعیل ۱۲

وَلِيْمَحِّصْ

غائب صیغہ واحد مذکر از باب تفعیل ۱۲

صیغہائے مثال

لَمْ يَلِدْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل جہد معلوم اصل میں
لم یولد تھا از باب ضرب ۱۲

لَمْ يُولَدْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل جہد معلوم اصل میں
لم یولد تھا از باب ضرب ۱۲

نِمَا

صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر حاضر معلوم
نموا تھا از باب تفعیل ۱۲

تَتَرَا

صیغہ مصدر اصل میں تترابوا
تھا از باب تفعیل ۱۲

وَيَنْعَه

صیغہ مصدر مثال یا ہی تضاد نسبی غیر
حالت دفعی از باب تفعیل ۱۲

لِدُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
اؤڈرڈ تھا از باب ضرب ۱۲

سَعَةً

واحد اسم مصدر
اصل میں وَسَعٌ وَتَسَعٌ تھا ضلالت قانون
شاذ طور پر عیدۃ جہادی ہوا ۱۲

وَذَرُوا الْبَيْعَ

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
اؤڈرڈ تھا از باب ضرب

أَوْثَرًا

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم الغائبین
وجہ سے پیدا ہوا از باب انتقال ۱۲

وَالِدَيْ

صیغہ تثنیہ مذکر
اسم فاعل اصل میں والدین
تھا حالت جری سے چون اضافی کی
وجہ سے حذف ہوا از باب ضرب ۱۲

فَعِظُوهُمْ

صیغہ جمع مذکر
غائبین فعل امر حاضر
معلوم اصل میں اَوْعِظُوا
تھا از باب ضرب ۱۲

سَيِّمَهُ

صیغہ جمع متکلم
فعل مضارع معلوم اصل میں
اؤڈرڈ تھا از باب ضرب ۱۲

لَا تَذَرْنِي

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ہی حاضر معلوم
از باب ضرب

نَدِمَ

صیغہ جمع متکلم
معلوم اصل میں اَنْزَلُوا
تھا از باب ضرب ۱۲

وَعَانِي بَنِي قَتَصِ

صیغہ تثنیہ مذکر
غائبین فعل امر حاضر
معلوم اصل میں اَوْعِظُوا
تھا از باب ضرب ۱۲

أَنْ تَرْتَوِيَ النَّسَاءَ

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل مضارع معلوم
اصل میں تَوَدُّونَ تھا
از باب حسب ۱۲

مَتَّعْ

صیغہ جمع متکلم
مضارع معلوم اصل میں
تھا از باب انتقال ۱۲

وَأَوْصُولَ

صیغہ واحد متکلم
فعل مضارع
معلوم از باب انتقال ۱۲

ذَرُونِي

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل مضارع معلوم اصل میں
اؤڈرڈ تھا از باب
ضرب ۱۲

إِنِّي أَعْظُكَ

صیغہ واحد متکلم
مضارع معلوم اصل میں
اؤڈرڈ تھا از باب ضرب ۱۲

عَلَجِدَ

علی حرف جار
جذۃ اسم مصدر ہے اصل میں
واحد تھا از باب ضرب ۱۲

إِنَّ أَوْهَنَ

صیغہ واحد مذکر
اسم تفضیل الکر اصل میں
اَوْهَنٌ تھا از باب ضرب ۱۲

هَبْ لِي

صیغہ واحد مذکر فعل
اصل میں اَوْهَبْتُ تھا از باب
منع ۱۲

عَآلِدُ

صیغہ واحد متکلم
فعل مضارع
از باب ضرب ۱۲

أَقْبَتَ

صیغہ واحد مذکر
فعل ماضی مجهول اصل میں
وَقَبْتُ تھا از باب تفضیل ۱۲

نَقَلْ

صیغہ جمع متکلم
فعل مضارع معلوم
اصل میں نَوَقَلْنَا تھا
از باب انتقال ۱۲

عِدَّةَ

دو صیغہ ہیں پہلا صیغہ واحد
مذکر غائب امر حاضر معلوم
اصل میں اَوْعِدْنَا تھا دوسرا صیغہ
واحد مذکر غائب فعل ماضی مجهول
اصل میں وُعِدْنَا تھا
از باب ضرب ۱۲

تَرَاتِ

صیغہ مصدر از مثال واوی واو کو
تعلق قانون تاس سے تبدیل کیا
ہے۔ از باب حسب ۱۲

الْحَادِي

اصل میں اَوْأَحَدُ
تھا نقل مکانی کے فاکہ کو
لام کلک کا تالیف میں منتقل کیا
ابتداء میں سکون
کے ان لام سے عین کلک کی
ماضی مجسوم ہونے کی وجہ سے
واو کو یا سے بدلا
تو اَلْحَادِي ہوا۔

سَتَيَقِنُ

صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل مضارع معلوم از باب علم ۱۱

تَقَاةٌ

صیغہ مصدر اصل میں و کثرت غا و او کو تاسے یہ لا اور تاجیہ گرد اول میں لازم ہوگی یعنی غیبی ۱۲

اِذَا تَسَقَّى

صیغہ واحد مذکر غائبہ فعل ماضی معلوم اصل میں اَوْ تَسَقَّى تھا۔ ۱۲

وَأَتَمَّتْ

صیغہ جمع مؤنث غائبہ فعل ماضی معلوم اصل میں اَوْ تَمَّتْ تھا۔ ۱۲

فَقَالَدَا

صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم نون خفیہ اصل میں قَالَا تھا۔ ۱۲

يُؤَسِّرُ

فعل ماضی مجهول مثال یانی از باب مقاعلہ ۱۲

فَقَعُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں وَقَعُوا تھا۔ ۱۲

أَوَّاعِلٌ

صیغہ جمع مذکر اسم تفضیل اصل میں اَوَّاعِلٌ تھا۔ ۱۲

صیغہ تے اجوف

لَمَنَّكَ

فعل بہرہ معلوم اصل میں لَمَنَّكَ تھا و او کو ہر نون کو بھی بر لاء تحقیق صحت کیا از باب نعر ۱۱

فأده : لَمَنَّكَ إِنْ يَكُّ لَمَّ أَكُّ أصل میں لَمَنَّكَوْنُ إِنْ يَكُونُ لَمَّ أَكُونُ

نون کو حذف کر کے لَمَنَّكَ الخ پڑھتے ہیں۔ جنون افعال ناقصہ کے آخر میں واقع ہو دخول جوازم کے وقت اس کا حذف کرنا جائز ہے اما سیبویہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ نون کے بعد حرف ساکن نہ ہو ورنہ حذف جائز نہ ہو گا جیسے لَمَّ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا۔

لَمَّتَنِي

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم اصل میں لَمَّتَنِي تھا از باب نعر ۱۲

فَلْيَصْمُهُ

فعل امر غائب صیغہ واحد مذکر غائب میں لِيَصْمُهُ تھا۔ ۱۲

يَتَصَرَّنُ

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل مضارع معلوم اصل میں يَتَصَرَّنُ تھا از باب افعال ۱۱

ثُمَّ ارْدَادُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم اصل میں ارْدَادُوا تھا۔ ۱۲

أَنْ تَطْوَفَ

صیغہ واحد معلوم از باب نعر ۱۱

لَنْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر حاضر معلوم اصل میں لَنْ تھا۔ از باب علم ۱۲

لَمْ تَسْطِعْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں لَمْ تَسْطِعْ تھا۔ ۱۲

إِزَانَ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں إِزَانَ تھا۔ از باب افعال ۱۱

مَثَانًا

صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم اصل میں مَثَانًا تھا۔ از باب علم ۱۲

لَا يَمُ

صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اصل میں لَا يَمُ تھا۔ از باب نعر ۱۲

أَفْضَلُهُ قَوْلَ فِيهَا وَامْتَارُوا الْيَوْمَ لَا يُجِيرُ

فعل ماضی معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب

فَصْرَهُنَّ فَأَعْيَتُونِيْ أَعْيَتْنَا وَاسْتَعَيْنُوا

فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ أَطِيعُوا اللَّهَ نَسْتَعِينُ فَاسْتَعِذْ

فعل نفي معلوم مؤکر بلن ناصبه
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب

مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِيْ لَا تَمُوتُنَّ

فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ واحد مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب

لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لِيَكُونَنَّ الصَّغِيرَيْنِ لَمْ يَكُنْ

فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
صیغہ جمع مذکر غائب

يَكُونُ

صیغہ جمع تونث
ماضی معلوم -
از باب شرف ۱۲

قَبِيحٌ

جمع تونث، اصل میں قووس تھا۔ عین کلمہ کو
لام کلمہ کی جگہ اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ پر لایا گیا
تو قووس و قووسا ہوا و اذ زائد یہ دستور درمیان میں رہا
عین کلمہ (واو) پر لام کلمہ والے احکام جاری ہوئے
تو جمع کی طرح ہوا ۱۲

صیغہ ناقص

فِيهَا

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں
بھی تھا۔ از باب معلوم
فازندہ ہے ۱۲

رَاعِيْنَا الطَّاعُوْتُ (مبالغہ)

صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر
معلوم، اصل میں راعينا تھا۔
از باب مفاعله ۱۲

قَوْلُوا بغير امر

فعل ماضی جمع
قوولوا تھا۔ از باب مفاعله ۱۲

قَالُوا بغير ماضی

مذکر مخاطبین فعل
امر حاضر معلوم
اصل میں قالوا تھا
از باب مفاعله ۱۲

مَتَشَقَّقْتَنِي

دو صیغے ہیں
دو تون و واحد مذکر غائب
ماضی معلوم، اصل میں
متشققني انتشقی تھا
از باب انتحال ۱۲

اَرَجِدُ وَاخَاهُ

صیغہ واحد مذکر
مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں ارجد و ہوا جس سے
مفہم مفعول کالاتی ہوا تو جید و ہوا جس سے
مفہم مفعول کوساکن
از باب انتحال ۱۲

اَلتَّنَادُ

صیغہ مصدر کا ہے
اصل میں تنادى تھا
از باب تفاعل ۱۲

تَفَادَوْهُمْ

صیغہ جمع مذکر
مخاطبین فعل مضارع
معلوم۔ اصل میں تفادوا
تھا۔ از باب مفاعله

تَدْعُونَ

صیغہ جمع مذکر مخاطبین
فعل مضارع معلوم، اصل میں
تدعون تھا۔ از باب انتحال ۱۲

مِنَ الْقَالِيْنَ

صیغہ جمع مذکر الماسم فاعل
اصل میں قائلون تھا۔
از باب ضرب ۱۲

مَقْضِيَا

صیغہ مذکر اسم مفعول
اصل میں مقضون تھا۔
از باب ضرب ۱۲

حَفِيَّتَا

صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ
اصل میں حفييتو و تھا۔

مَرَجُونَ

صیغہ جمع مذکر
اسم مفعول
اصل میں مرجون تھا
از باب انتحال ۱۲

لَمْ يَقَالَ

فعل صيغة واحد مذکر غائب
اصل میں یہ فعلی تھا۔
از باب مفاعله ۱۱

مَنْ يَعْشُ

فعل صيغة واحد مذکر غائب
اصل میں مضارع معلوم
از باب نعر ۱۲

مَحْلُولِينَ (بغير اسم مفعول)

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل منفی
ماضی مجہول، اصل میں مآ محلولین تھا
از باب افعال ۱۱

عَنْتِ الْوَجُوهَ

صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل ماضی معلوم
اصل میں عنقت تھا۔
از باب نعر ۱۳

وَمَا أَسْنِيَهُ

فعل صيغة واحد مذکر غائب
اصل میں ماضی معلوم
از باب افعال ۱۱

لَا يَهْدِيْ

فعل نفي معلوم، اصل میں
لا يهتدي تھا۔ از باب افعال ۱۲

إِهْدِنَا

صیغہ واحد مذکر غائب
اصل میں اهدنی تھا۔ تازہ دست
از باب نعر ۱۲

تَعَالَوْا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر حاضر معلوم
اصل میں تعالوا تھا۔ از باب نعر ۱۲

وَأَكْسُوهُمُ

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اكسووا تھا۔ از باب نعر ۱۲

فَاقْضِ

فعل امر حاضر معلوم، اصل میں افاض
از باب نعر ۱۲

حَبَّتْ

صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی معلوم
اصل میں حبوت تھا۔
از باب نعر ۱۲

الْجَوَارِ

صیغہ جمع مکسر اسم فاعل
اصل میں جوارى تھا۔
از باب نعر ۱۲

وَأَسْتَوْتُ

صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی معلوم
اصل میں استوت تھا۔
از باب افعال ۱۲

أَلْمَهْتَدِ

صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
اصل میں مهتدى تھا۔
از باب افعال ۱۲

لَا تَرْكُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل نهي
اصل میں تركوا تھا۔ از باب تفعیل ۱۲

يَدْعُ الدَّاعِ

واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم
دو سر صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
از باب نعر ۱۳

نَصَلَهُ

صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم
اصل میں نصليو تھا۔ از باب افعال ۱۲

سَلَوْنَ

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل امر حاضر معلوم
از باب نعر ۱۲

أَلْمَاعُونَ

اصل میں معون
تھا۔ او کہ خلاف قانون عین سے پہلے لاسٹا تو معون کی ہے۔
از باب نعر ۱۲

قَوْرِينَ

صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مجہول
از باب مفاعله ۱۲

إِذَا دَعَانِ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، اصل میں
دعوا تھا۔ قانون وقایہ مکسورہ
از باب نعر ۱۲

أَتَلُّ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں اتلو تھا۔ از باب نعر ۱۲

صیغہ لقیف

يَتَّقِه

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل مضارع معلوم اصل میں یوتقی تھا
یا جزم سے حذف ہوا اور قاف کو کثرت سے
تشبیہ دی اور ساکن کیا، یا ضمیر پر وصل
کی وجہ سے کسرہ آیا ۱۲

رَيَّيْتُ

یہاں یا پھر یا میں بلا جو کہن کلوت
بدل کر آیا ہے مثلاً یا جو کہ اصل میں لام کلوت
مثلاً یا جو الف تائید سے مختلف ہے مثلاً یا جو الف
تثنیہ سے مختلف ہے مثلاً یا جو الف اصل میں
دو زبان تھا۔ از باب ضرب ۱۲

لَيْلِيَّ

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، بنیٰ ثقیف
اصل میں لیلول بنیٰ تھا۔
از باب حسب ۱۲

تَقَوَى

اصل میں وقیٰ تھا
واو کو تاء سے بدلا اور یا کو
واو سے بدلایا۔ یہ تم جنس ہے
از باب ضرب ۱۲

اِسْتَلْزِمًا

صیغہ جمع متکلم
فعل مضارع معلوم
اصل میں اِن تَوَلَّى
تھا۔ از باب حسب ۱۲

اَوْفَوْفَا

صیغہ جمع مذکر مخاطب
فعل ماضی مجہول، اصل میں
اَوْفَوْفِيًّا تھا۔ از باب
اضیعال ۱۲

قَوَا

صیغہ جمع مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
اَوْفَوْفِيًّا تھا۔ از باب ضرب ۱۲

تَوَرَّوْنَا

صیغہ جمع مذکر مخاطب
فعل مضارع معلوم اصل میں
تَوَرَّوْنَا تھا۔ از باب افعال ۱۲

مَوْصِي

صیغہ واحد مذکر نام فاعل
اصل میں مَوْصِيٌّ تھا۔
از باب افعال ۱۲

لَا تَنِيَا

صیغہ تشبیہ مخاطب
فعل ہی حاضر معلوم،
اصل میں لَا تَوْنِيَا تھا۔
از باب ضرب ۱۲

تَوَعَّوْنَا

صیغہ جمع مذکر مخاطب
فعل مضارع معلوم، اصل میں
تَوَعَّوْنَا تھا۔ از باب افعال ۱۲

وَتَعَّيَهَا

صیغہ واحد مؤنث
فعل مضارع معلوم
اصل میں تَوَعَّيْتُ تھا نصیب
یا تکی ۱۲

لَيَوْلُونَ الْأَدْبَارَ

صیغہ جمع مذکر مخاطب
فعل مضارع معلوم اصل میں
لَيَوْلُونَ تھا۔ از باب
تفخیر ۱۲

لَنَا

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
اَوْفَوْفِيًّا تھا۔ از باب حسب ۱۲

وَأَسْتَحْتِ

صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معلوم
بانون ثقیف اصل میں اَسْتَحْتِيَّا
تھا۔ از باب استفعال ۱۲

فِي

صیغہ واحد مؤنث
فعل مضارع معلوم
اصل میں اَوْفِيِّيًّا تھا
از باب ضرب ۱۲

يُوسِفِ

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
اَوْفِيِّيًّا تھا۔ از باب ضرب ۱۲

تَوَلَّى

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
تَوَلَّى تھا۔ از باب تفضیل ۱۲

تَوَلَّى

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم اصل میں
اَوْفَوْفِيًّا تھا۔ از باب ضرب ۱۲

صیغہائے مہموز

سَلَوِيٌّ صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم
 اصل میں اسٹکلو تھا۔
 از باب فتح ۱۲

اَلْمَتَر صیغہ واحد مذکر مخاطب
 جہد معلوم، اصل میں لمتر توئی تھا
 از باب منغ ۱۲

اِمَّا تَرِيْنَ فعل ماضی معلوم واحد مذکر مخاطب
 فذل منفار معلوم، باذن ثقیلہ
 امسئل میں قر و یین تھا۔ از باب فتح
 ہر تو لام ہائیک یا اما شرطیہ ابتدا میں
 اتاسیہ ۱۲

اَرِنَا صیغہ واحد
 مذکر مخاطب فعل امر حاضر
 معلوم اصل میں ادرئی تھا
 از باب افعال ۱۲

اَلنَّسْتَه صیغہ جمع مذکر مخاطبین
 فعل ماضی معلوم، اصل میں و انستم تھا
 از باب مفاعلہ ۱۲

خَطَايَا **خَطِيئَةٌ** صیغہ جمع مذکر مکسر، صفت شیعہ، اصل میں
 خطایہ تھا بروزن خطایہ بقانون شراہف
 خطایہ ہوا قانون ائمہ خطایہ ہوا بحدہ ۱۲

سَدَقَ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل ماضی معلوم اصل میں استصدق تھا
 از باب افعال ۱۲

اَلْحَمْرُ اسم جامد اصل میں
 صیغہ واحد مذکر
 الاحمر تھا ۱۲

يَقْرِيْمَنْ یہ دو صیغہ ہیں یقریو اور یقریمن
 پہلا صیغہ واحد مذکر مخاطب منفار معلوم
 رباعی ہمز لا ہے، دوسرا صیغہ
 واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم
 اصل میں اء منی تھا۔ از باب یام ۱۲

لَمَرِيٌّ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل امر حاضر معلوم اصل میں لمردئی تھا
 از باب فاعلہ ۱۲

قَوْلٌ بَغِيْرٌ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل ماضی معلوم اصل میں اقشونک تھا۔
 از باب افعال ۱۲

لَمَّا كَلَّ فعل تہجد معلوم اصل میں
 صیغہ واحد متکلم
 لمواوئی تھا۔ از باب رزب ۱۲

سَوَّلَ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل ماضی معلوم اصل میں اسوول تھا
 از باب افعال ۱۲

لَنْ لَنْ صیغہ واحد متکلم متکبر
 فعل نفی معلوم اصل میں
 لن اللئن تھا۔ از باب یلم ۱۲

لَمَسَ (بغیر ماضی) صیغہ واحد متکلم
 فعل تہجد معلوم اصل میں
 لمراشئی تھا۔ از باب منغ ۱۲

بَرَّ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل ماضی معلوم اصل میں بربرو تھا
 از باب علم ۱۲

اَلْمَمْنَعُ صیغہ واحد متکلم فعل جہد معلوم
 اصل میں ان لم امنع تھا۔
 از باب منغ ۱۲

نُوْنٌ صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل
 ماضی معلوم، اصل میں نوون
 تھا۔ از باب نصر ۱۲

فَاَزَرَهُ صیغہ واحد مذکر مخاطب
 فعل ماضی معلوم، اصل میں
 اء زر تھا۔ از باب افعال ۱۲

اَتَوَا صیغہ جمع مذکر مخاطبین
 فعل ماضی جمہول، اصل میں
 اتوا تھا۔ از باب نصر ۱۲

لَمَرَ بِغَيْرِ مَضِي

صیغہ واحد متکلم فعل مجہد معلوم
اصل میں لَمَرَ اَرَوَى تھا
از باب منع ۱۲

رِمَ رِمًا

اس میں اَرَمَ سے دوسرا صیغہ واحد متکلم
نقل مضارع معلوم ارباعی فرد
از باب منع کی طرح حالت وقت میں ۱۲

رِمَ رِمًا

یہ دو صیغے ہیں پہلا صیغہ
طرح امر سے دوسرا صیغہ واحد متکلم
مضارع اصل میں اَرَمَ تھا
از باب افعال ۱۲

لَتَرَى

صیغہ واحد متکلم فعل نفی معلوم
مؤكد بلین ناصب اصل میں لَتَرَى اَرَوَى
تھا از باب افعال ۱۲

لَمَّ لَمًّا

صیغہ واحد متکلم
فعل مجہد معلوم، اصل میں
لَمَّ لَمًّا لَمًّا تھا۔
از باب فضائل ۱۲

رَحَلًا

صیغہ واحد متکلم امر حاضر
معلوم اصل میں اَرَوَى تھا
از باب منع ۱۲

نَبَى نَبِيًّا

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر
معلوم اصل میں نَبَى تھا۔
از باب تفہیل ۱۲

أَنَيْسَ

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں أَنَيْسَ تھا۔
از باب علم ۱۲

مَرَّوًا

صیغہ جمع متکلم مخاطب
فعل امر حاضر معلوم، اصل میں
مَرَّوًا تھا۔

لَمَّ لَمًّا

صیغہ واحد متکلم مجہد مجهول
اصل میں لَمَّ لَمًّا تھا۔ از باب فتح ۱۲
نوز قرب غرض سے لام ہے (اعلام ہوا) ۱۲

إِلْمًا

صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم
اصل میں إِنْ أَلْمَمْتَ تھا۔ از باب م
نوز قرب غرض سے لام ہو کر ادغام ہوا۔

هَيَّ

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر
اصل میں هَيَّ تھا۔ ۱۲

هَوًّا

صیغہ واحد متکلم مخاطب
فعل امر مجہول اصل میں
هَوًّا تھا۔ ۱۲

يَلْقَى يَلْقَى

یہ دو صیغے ہیں اصل میں يَلْقَى يَلْقَى
تھے پہلا صیغہ واحد متکلم مخاطب
مضارع معلوم اصل میں يَلْقَى تھا۔ دوسرا
صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر
اصل میں يَلْقَى تھا۔

عِدَلِيَّ

یہ دو صیغے ہیں پہلا صیغہ واحد متکلم
مضارع مخاطب فعل امر حاضر معلوم
تھا۔ از باب ضرب ۱۲

أَيُّ أَيًّا

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں أَيُّ تھا۔ از باب علم ۱۲

مَنُورِيَّتَیْنِ

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر معلوم
تفہیل اصل میں مَنُورِيَّتَیْنِ تھا۔
از باب افعال

أَوْ أَوْ

صیغہ جمع متکلم مخاطب فعل امر حاضر مجہول
اصل میں أَوْ أَوْ تھا۔
از باب افعال ۱۲

أَنَسَا

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں أَنَسَا تھا۔ از باب افعال ۱۲

لَمَّا

صیغہ واحد متکلم مخاطب فعل امر حاضر معلوم
اصل میں لَمَّا تھا۔
از باب ضرب ۱۲

صیغہ تہ مضاعف

لِنَفَضُوا

صیغہ جمع مذکر غائبی
فعل ماضی معلوم اصل میں
لِنَفَضْتُمْ تَحَا۔ لام زائدہ
از باب انفعال ۱۲

لَمَنْصَبَ

صیغہ واحد تکلم فعل بہر معلوم
اصل میں لَمْ نَنْصَبْ تَحَا۔
از باب انفعال ۱۲

سَكَسَلْنَا

صیغہ جمع مؤنث غائبات
فعل مضارع معلوم اصل میں
سَكَسَلْنَ تَحَا۔ از باب تفعلة ۱۲

أَتَمْنَا

فعل مضارع معلوم
صیغہ جمع مذکر غائبی
اصل میں أَتَمْنَا تَحَا۔ ان بابہ
از باب تفعلة ۱۲

إِنَّ آتَى

صیغہ جمع مؤنث غائبات
فعل ماضی معلوم۔ اصل میں
إِنَّ آتَيْنَّ تَحَا۔ از باب انفعال ۱۲

إِبْلَحًا دِمًّا

صیغہ واحد مذکر مخاطب
فعل امر حاضر معلوم ہے میں
إِبْلَحْ تَحَا۔ از باب علم ۱۲

دَسَّهَا

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل ماضی معلوم اصل میں دَسَّتْ تَحَا
دوسرے سین کو حرف علت سے تبدیل کیا
از باب تفصیل ۱۲

فَطَلَّتْ

صیغہ جمع مذکر غائبی
فعل ماضی معلوم اصل میں
فَطَلَّتْنَ تَحَا۔ لام ثانی کو حذف
کیا تو فطلتتہ ہوا۔ باب ۱۲

فَرَنَ

صیغہ جمع مؤنث غائبات
فعل امر حاضر معلوم اصل میں افردن
تَحَا۔ ہا را کی حرکت نقل کر کے ق کو دی
اور ر نہ کو حذف کیا، ہمزہ کی حذف ہوا
از باب علم ۱۲

أَتَمُّوا

صیغہ جمع مذکر غائبی فعل امر حاضر
معلوم اصل میں أَتَمُّوا تَحَا۔
از باب انفعال ۱۲

فَلْيَكْبُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین
فعل ماضی مجہول۔ از باب فعلہ ۱۲

أَعَدَّتْ

صیغہ واحد
مؤنثہ فعل ماضی مجہول
اصل میں أَعَدَّتْ تَحَا۔
از باب اضلال

هَرَّى

صیغہ واحد مؤنثہ
فعل امر حاضر معلوم
از باب تفصیل ۱۲

أَعَزَّ

صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل
اصل میں أَعَزَّ تَحَا۔ از باب ضرب ۱۲

أَضَلَّنَا

صیغہ تشبیہ مذکر غائبین فعل ماضی
معلوم، اصل میں أَضَلَّلْنَا تَحَا۔
از باب انفعال ۱۲

فَمَنْ اضْطَرَّ

صیغہ واحد مذکر
غائب فعل ماضی مجہول
اصل میں اضْطَرَّ تَحَا۔
از باب انفعال ۱۲

نَصَبَ

صیغہ واحد مذکر غائب
فعل مضارع مجہول اصل میں
نَصَبْتُ تَحَا۔ از باب نظر ۱۲

لَمْ يَسْتَهْ

صیغہ واحد مذکر غائب فعل مجہول معلوم
لام کو یوں خلات دادہ ہو حالت تہم میں ہوتی
ہوایا وقف کو وصلہ نام کو
اب یہ (۲) اور (۳) الحقیقت اس کو
ظہر ایسا کہ اصل میں
مضاعف ہا ہے ان تارت کو باطن
کو مضاعف تھا ان کو باطن
پیدا اور باطن کو باطن
میں اس کو حذف کیا
از باب تفضیل ۱۲

عَصُوا

صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی
معلوم، اصل میں عَصَوْا تَحَا۔
از باب علم ۱۲

لَوْ سَوْسِ

صیغہ واحد
مذکر غائب فعل
مضارع معلوم مضاعف
رباعی۔ از باب فسللة ۱۲

صیغہ مکبات

قِلَر

یہ تین صیغے ہیں امر حاضر کے
ق۔ ی۔ ی۔ ر۔ کی طرح ۱۲

لَمَوَدَا

صیغہ واحد متکلم مشترک فعل معلوم
مثال دادی و ہبوز اللام ہیں
لہر اوڈوڈو تھا از باب فتح ۱۲

فَاثْمَرَّتْ

یہ دو صیغے ہیں ایک ارتکاب اصل میں ارتکاب
تھا صیغہ واحد متکلم غائب فعل امر حاضر معلوم
مضارع ثلاثی و ناقص وادی، دوسرا صیغہ ہے موزن
مضارع معلوم متوکلہ بنون تفضیل۔
امر حاضر معلوم متوکلہ بنون تفضیل۔

شَهَابًا

یہ دو صیغے ہیں ایک شہاباً اصل میں
شہابی تھا، دوسرا ابازتیبہ حبات
کی طرح۔ دونوں واحد متکلم غائب
فعل ماضی معلوم کے صیغے ہیں۔

قِيَا عَنِ الْفِ

یہ تین صیغے ہیں ایک قیا صیغہ تنہا متکلم
غائبین فعل امر حاضر معلوم و قی یعنی ہے،
دوسرا عنی اصل میں اعتراف تھا۔ تیسرا الف
اصل میں الفی تھا اجبت کی طرح۔ آخری
دونوں صیغے واحد متکلم غائب فعل امر حاضر معلوم
کے ہیں ۱۲

شِيَا

صیغہ متکلم غائب فعل امر حاضر
معلوم متوکلہ بنون تاکب خفیفہ
لفظ متصرف، اصل میں او شین
تھا نون خفیفہ کو بصورت تنوین نکھالی
لنستغفالی طرح ۱۲

شِ

صیغہ جمع متکلم غائبین فعل امر
حاضر معلوم یہ شت کی طرح ہے
نون خفیفہ بصورت نون تنوین نکھا
ہوا ہے ۱۲

رَحَصَ

یہ دو صیغے ہیں ایک رح اصل
میں ارادہ تھا خفت کی طرح۔ دوسرا
اصحی واحد متکلم فعل مضارع معلوم
ہو کر بعد از قلبیات رخصت ہوا۔

شِي

صیغہ واحد لوتنہ غائب فعل امر حاضر معلوم
متوکلہ بنون تاکب خفیفہ اصل میں او شین
تھا۔ بعد از تفضیل شت کی طرح ہوا،
نون خفیفہ بصورت تنوین نکھا ہوا ہے ۱۲

فَلَنَكَلِكَنَّكَ

یہ تین صیغے ہیں ایک انک
پس فاکے آنے کے بعد ہمزہ وصلی گر گیا
ہمزہ اولی حرکت نقل کر کے ماضی کو دی گئی
اور نون خفیفہ کو الف سے بدلا ۱۲

شَشْ

یہ دو صیغے ہیں ایک شش
خفت کی طرح دوسرا شش
اصل میں اشش تھا بصورت اجتامی
ادغام ہو کر شش ہوا ۱۲

تصدیقاتِ اساتذہ عظام

رئیس الحدیثین یادگار سلف شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد شریف اللہ مدظلہ جہ اساتذہ شمس العلوم

حکیم یارخان

عزیز القندوز حکیم مولوی عبید اللہ صاحب سلمہ۔ التسلام علیکم وبرکاتہ۔ بعد آئکہ کنز التوادری
القوانین المصادر کو دیکھ کر مترت ہوئی۔ انشاء اللہ توقع سے زیادہ مفید ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ اس کو
آخرتہ کا ذخیرہ کنزی بنائے اور دنیا میں بھی اسی کنز کا فیض عام فرماوے۔ والسلام

محمد شریف لکھنؤ

حامی سنت شیخ القرف والتمو حضرت مولانا نصر اللہ خان مدظلہ مدرسہ عربیہ بکرا العلوم

توحید آباد تحصیل صادق آباد

احقر نے کنز التوادری فی القوانین والمصادر کا مسودہ پورے استیعاب سے سنا اور عزیزم مولانا
صاحب کو اجازت میں دی کہ چھاپائی کرا میں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرما کر اجر عطا فرماوے۔ میں اپنے شاگردوں
اور احباب کو کہوں گا کہ دعا بھی کریں اور کتاب خرید کر فیضیاب ہوں

دعا گوئے ودعا جوئے

نصرتہ مفی عنہ

جامع المقبول و المنقول حضرت مولانا قاضی عبدالرحمان مدظلہ امیر جمعیت علماء اسلام

قلات

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب زید علمہ کی کتاب کنز النوادر فی القوانین و المصاویر جو کہ محترم مولانا کی نہایت محنت و عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ آج بروز جمعرات بذریعہ مولانا نور احمد صاحب مدرسہ جامعہ مالکیہ میں موصول ہوئی۔ اگرچہ کتاب کو مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملا مگر سرسری نظر سے معلوم ہوا کہ مولانا نے بڑی محنت سے کتاب لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا صاحب کو اجر جزیل عطا فرمادیں اور امید ہے کہ علم العرف کے شائقین اس سے ضرور استفادہ فرمائیں گے کیونکہ مولانا نے بہت سہل اور سلیس عبارت میں ہر قانون کی توضیح فرمائی ہے۔ اور ایشیہ سے کتاب ہذا کو منور کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ اگرچہ بندہ اس قابل نہیں کہ کسی کتاب کی تقریظ کرے تاہم مولانا کی وجہ سے تقریظ کرنا پڑا۔ فقط

عبداللہ بن علی عنہ تقریظ

بحر ذکار شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد مدظلہ جامعہ عربیہ دار القرآن

کرخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اہا بعد مولانا محمد عبید اللہ صاحب کی تالیف کنز النوادر کو مختلف مقامات سے دیکھا اور اس سے استفادہ کیا۔ ماشا اللہ ارشاد اللہ صرف پر بہتر تلخیص و تشریح و اضافات مفیدہ پر مشتمل پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمادے۔ اور طلبہ علوم دینیہ کو اس سے استفادہ کی توفیق سے نوازے۔ آمین

احقر نیک محمد

مدرس دار القرآن کرخ

حال نزہیل جامعہ معارف شرعیہ نال

شیخ التفسیر تاز العلماء محترم مولانا علامہ سید محمد حسین شاہ صاحب نیلومی سابق مدرس مدرسہ امینیہ (صلی بنہند)

حال جامعہ ضیاء العلوم سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ .

آما بعد: کتاب مسمیٰ بہ کنز السنواد و تالیف کردہ حضرت مولانا ابوالحسن محمد عبید اللہ صاحب

زادہ اللہ علما و فہما و عملا و افادۃ للطلبۃ و اهل العلم

کا کچھ حصہ میں نے دیکھا۔ ساری کتاب ضروریات کی وجہ سے نہ دیکھ سکا۔ بہر حال مشتمل نمونہ از خرواک ملتے حصتے سے معلوم ہو رہا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ و منہ و کرمہ یہ کتاب طلبہ علوم عربیہ کے لیے نہایت مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ کیلئے مفید بنائے اور مولف کتاب کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے اور ان کی محنت کو بار آور فرمائے

اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

وانا الاحقر الافقر المدعو بمحمد حسین ماہ اللہ عن اشین المدرس بالجامعہ

ضیاء العلوم الواقعہ ببلاک ۱۵ بلدہ سرگودھا پاکستان

امام العقول و الفنون حضرت مولانا شمسیر احمد مدظلہ، صدر مدرس دارالعلوم

اسعدیہ کوٹ سبزل

نحمدہ و فصلی علی رسولہ الکریم۔ آما بعد محترم مولانا محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ شیخ فن حضرت استاذم مولانا نصر اللہ خان صاحب و امت برکاتہم العالیہ کے خصوصی شاگرد ہیں اور خود کئی سالوں سے بقاعدگی کے ساتھ ارشاد و صرف کا دورہ پڑھا رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب کنز السنواد ان کی تالیف ہے۔ میں نے کتاب ہذا کا اکثر مقامات بخور دیکھے اور کتاب کو مفید پایا۔ زبان نہایت سادہ اور سلیس استعمال کی گئی ہے۔ احترازی و اتفاقی مثالوں کی خوب وضاحت کر کے قرآنین کے اجراء کی مشق کرائی گئی ہے۔ امید ہے کہ علماء و طلباء مولانا کی کاوش کو نظر تحسین دیکھیں گے اور کتاب ہذا سے افادہ و استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں گے۔ وما ذلک علی اللہ بھزیز

شمسیر احمد

مدرس دارالعلوم اسعدیہ کوٹ سبزل

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۵	قانون تنصرف تنصاری الخ (۲۴)	۲۴	بحث قوانین	۳	پیش لفظ
۴۶	قانون استیع اشبہ (۲۵)	۲۵	(۱) قانون ضربین اول و دوم	۴	مقدمہ
۴۶	قانون اظلم اظلم (۲۶)	۲۶	(۳) قانون ضرب تم انتم	۵	مقام علم الصرف
۴۷	قانون ادغم ازجر (۲۷)	۲۷	(۴) قانون ماضی مجہول	۵	تعریف علم الصرف
۴۹	قانون اثبت (۲۸)	۲۷	(۵) قانون مضارع مجہول	۵	موضوع علم الصرف
۴۹	قانون خصم کظم (۲۹)	۲۷	(۶) قانون اسم فاعل	۵	غرض علم الصرف
۵۰	قانون حروف شسی و قری (۳۰)	۲۸	(۷) قانون مده زائدہ	۵	واضع علم الصرف
۵۲	قانون لم یحمر (۳۱)	۳۰	(۸) قانون اسم مفعول	۵	مہینف کتاب
۵۳	قانون عدہ (۳۲)	۳۰	(۹) قانون نون ثنیہ جمع	۶	چند اصطلاحات مستعملہ
۵۴	قانون اقامہ استقامہ (۳۳)	۳۱	(۱۰) قانون نون تنوین	۷	بدان استعدک اللہ الخ
۵۵	قانون اتقد اثر (۳۴)	۳۲	(۱۱) قانون نون خفیفہ	۸	اقسام اسم
۵۶	قانون وعدت (۳۵)	۳۲	(۱۲) قانون نون اسرابی	۹	میزان در کلام عرب الخ
۵۷	۳۶ قواعد اشاح (۳۶)	۳۳	(۱۳) قانون یرملون	۱۰	اقسام حروف
۵۸	قانون یعد (۳۷)	۳۳	(۱۴) قانون اخفاء اظہار	۱۱	حروف زائدہ کی پہلی تقسیم
۵۹	قانون اواعد (۳۸)	۳۳	(۱۵) قانون مر حاضر معلوم	۱۱	حروف زائدہ کی دوسری تقسیم
۶۰	قانون یاصل یجبل یجبل (۳۹)	۳۴	(۱۶) قانون الف فاصلہ	۱۲	پہچان قسم اول و دوم
۶۰	قانون یوسر (۴۰)	۳۴	(۱۷) قانون اسم طرف	۱۲	فائدہ
۶۳	قانون قال باع (۴۱)	۳۸	(۱۸) قانون ضورب و مضاریب	۱۳	تعریف ثلاثی رباعی خامسی
۶۶	قانون القاتے ساکنین (۴۲)	۳۸	(۱۹) قانون الف مقصورہ و مدودہ	۱۴	فائدہ
۶۷	نقشہ علی غیر حدیم (۴۳)	۴۰	(۲۰) قانون حلقی العین	۱۵	اوزان اسم جامد
۶۹	قانون قلن یلن (۴۴)	۴۱	(۲۱) قانون اعلم تعلم نعلم	۱۶	تشریح ہفت اقسام
۷۰	قانون خضن یعن (۴۵)	۴۱	(۲۲) قانون شرافت	۲۱	تشریح اسم جامد و مصدر مشتق
۷۰	قانون یقول یبوع (۴۶)	۴۳	(۲۳) قانون ہمزہ وصلی و قطعی	۲۲	باب اول صفہ سفیر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۱۹	مصادر باب افعال تفعیل	۹۵	قانون سول مستمزینون (۴۳)	۴۲	قانون یقال بیاع (۴۷)
۱۲۰	مصادر باب مفاعله تفعیل	۹۶	قانون الحسن (۴۴)	۴۳	قانون قائل بائع (۴۸)
۱۲۱	مصادر باب تفاعل مفعول	۹۶	قانون متجانسین (۴۵)	۴۴	قانون قیام قیال (۴۹)
۱۲۲	مصادر باب افعال	۱۰۱	معین الطلاب فی خواص الابواب	۴۵	قانون قول قولتہ (۵۰)
۱۲۳	مصادر باب استفعال	۱۰۲	ابواب ثانی مجرد و غیر ثلاثی مجرد میں مشرق	۴۴	قانون قولتہ (۱۵۱)
۱۲۴	مصادر باب افعال	۱۰۵	مجرد کو مزید بنانے سے فوائد	۴۴	قانون دعاء (۵۲)
۱۲۵	مصادر باب افعال	۱۰۸	خواص باب افعال	۴۸	قانون دعوی (۵۳)
۱۲۵	مصادر باب افعال	۱۰۹	خواص باب تفعیل	۴۸	قانون یدعوی (۵۴)
۱۲۵	مصادر باب فعلتہ	۱۰۹	خواص باب مفاعله	۸۰	قانون یدعی (۵۵)
۱۲۶	مصادر باب تفعیل مفعول	۱۱۰	خواص باب تفعیل	۸۰	قانون ادل یتن اول (۵۶)
۱۲۷	مصادر باب افعال	۱۱۰	خواص باب تفاعل	۸۲	قانون اول یتن دوم (۵۷)
۱۲۸	امتحان الطلبة فی الصیغ المشکله	۱۱۱	خواص باب افعال	۸۳	قانون لم یدع ادع (۵۸)
۱۳۸	تفہیرات	۱۱۱	خواص باب افعال	۸۴	قانون لت دعوت لت دعیت (۵۹)
۱۵۱	فہرست	۱۱۱	خواص باب استفعال	۸۵	قانون دعوی فتوی (۶۰)
		۱۱۲	خواص باب افعال	۸۶	قانون رخایا ادوا (۶۱)
		۱۱۳	خواص باب افعال	۸۷	قانون رخی رخی (۶۲)
		۱۱۳	خواص باب افعال	۸۸	قانون قویہ قویان (۶۳)
		۱۱۳	خواص باب افعال	۸۸	قانون رموز (۶۴)
		۱۱۳	خواص باب تفعیل	۸۹	قانون یامن یومن (۶۵)
		۱۱۴	خواص باب فعلتہ	۹۰	قانون آمن امن (۶۶)
		۱۱۴	خواص باب افعال	۹۱	قانون علام یحمد (۶۷)
		۱۱۴	خواص باب افعال	۹۲	جاء شاء (۶۸)
		۱۱۵	بحر الجواهر فی کشف المصادر	۹۳	یسل (۶۹)
		۱۱۶	مصادر باب فعل یفعل	۹۴	قانون ایتس خطیہ (۷۰)
		۱۱۷	مصادر باب فعل یفعل	۹۵	قانون قرری (۷۱)
		۱۱۸	مصادر باب فعل یفعل	۹۵	قانون سال (۷۲)

